رسالہ

حج

یعنی مفصل حالاتِ سفر حرمین شریفین

مع

ادعیۂ ماثورہ و مروجہ از وقتِ روانگی تا آخر سفر

و

مختصر نقشۂ کرایۂ ریلوے و جدول یادداشت جمع و خرچ وغیرہ و جنتری

سنہ ۱۸۹۲ء

مؤلفہ

حاجی علیم الدین صاحب مقیم جدہ (عرب)

بار اول

مطبوعۂ مفید عام پریس لکھنؤ

عرض مصنف

قبل ازان کہ مین اس تحریر کی نشا پر آجاؤن ناظرین سے امید رکھتا ہون کہ مجھے الزام خودغرضی ونکتہ چینی سے معذور رکھین گے - ان اوراق کی فراہمی سے اظہار فصاحت وطلاقت لسانی یا حصول زر مقصود نہین ہے نہ استغفار و مسائل پر بحث منظور ہے بلکہ نہایت سادہ طور اور صاف الفاظ مین مختصراً اون معاملات و ضروریات کا انکشاف منظور خاطر ہے جو عازمان بیت اللہ کو قبل از روانگی ہندوستان لائق بہم رسانی ویاد داشت و ہنگام سفر منفعت انگیز وایام قیام کعبۃ اللہ و دوران آمد ورفت مدینہ منورہ باعث راحت وآرام ہین -

جسقدر مطالب ان اوراق مین بیان کیے گئے ہین وہ سب ذاتی مشاہدے اور تجربے پر مبنی ہین - اس کتاب کو تین حصون مین تقسیم کیا گیا ہے - حصہ اول مین ہدایات سفر حصہ دوم مین کل دعاہاے مروجہ حصہ سوم مین جنتری ۱۸۹۲ء مع چند نقشجات کار آمد -

اگر منظور خدا ہے تو اس کتاب کی اشاعت سالانہ تجویز کی گئی ہے اور اس عرصے مین جو نئے معاملات قابل اطلاع حجاج پیش آیا کرین گے وہ دوسرے سال کی جلد مین داخل کر دیے جاوین گے -

چونکہ انسان خطا و نسیان سے خالی نہین ہے لہذا بنظر احتیاط اس کتاب مین جگہ جگہ سادے اوراق لگا دیے ہین تاکہ ناظرین اگر کوئی مضمون قابل اصلاح پاوین یا حجاج کو جنکے ساتھ سفر حج مین یہ کتاب ہو کوئی موقع کمی بیشی بیان کا ملے تو اون سادے ورق پر بطور یادداشت یا تصحیح فوراً قلمبند کر لین - ایسی تصحیح شدہ جلد اگر مصنف کے پاس بھیجدی جاوے گی تو وہ مضمون نہایت مشکوری کے ساتھ مع نام تصحیح کنندہ کے سال آئندہ کی جلد مین طبع کر دیا جاوے گا -

جدہ (عرب)
۵ - نومبر ۱۸۹۱ء

عرض گستر
علیم الدین

حصۂ اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرض حج

احکام الٰہی کے بموجب حج ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن اس فرض کے ادا کرنے مین عاقل بالغ آزاد اور تندرست نیز مستطیع بھی ہونا شرط ہے اسیطرح رستہ بلا خوف او پر امن وحاکم وقت مانع نہو۔ استطاعت سے اس مقدمے مین صرف اسیقدر مراد ہے کہ آمدورفت و کرایہ سواری اور حفاظت بدنی اور دیگر ضروری احتیاج کے پورا کرنے کی مقدرت رکھتا ہو اور اپنی غیر موجودگی مین اہل وعیال کی پرورش تامد سے اطمینان حاصل ہو۔

عورتون کے واسطے ایک شرط یہ زیادہ ہے کہ اونکا خاوند یا محرم جس سے شرعاً حجاب درست نہین ہے ہمراہ ہو۔

غالباً میرے ہم وطن مسلمانون کو جو بیشتر کار خیر کی طرف مائل اور رجوش اسلام سے قوی دل ہین اس گذارش کے قبول کرنے مین تامل نہو گا کہ فی زمانناجو راحت وسہولت امن واستقامت حاصل ہے اوسکو بہت غنیمت سمجھین اور حتی المقدور اس رکن اسلام کے پورا کرنے سے قاصر نرہین۔

اسی سلسلے مین یہ بیان کرنا بھی غیر مناسب نہو گا کہ جو حضرات ہندوستان مین اہل کے سفر اور بمبئی سے جدہ تک کرایہ جہاز وآمدورفت مدینہ منورہ مین سواری کا انتظام اور ایام قیام مکہ مکرمہ مین ضروری احتیاج کا بندوبست اور عرب سے ہندوستان کی واپسی کا براحت انصرام نکر سکتے ہون اونکے واسطے نہایت مناسب یہی ہے کہ اپنے گھر سے جنبش نکرین اور عرب مین جاکر ناحق پریشان اور رسوا نہین۔ عرب مین ہر چیز گران ہے

اور بہ نسبت ہندوستان کے یہان بجاے پیسہ کے روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے اسلیے اپنے سرمایہ کیطرف اول نظر ڈالنا اور قبل از روانگی نہایت سیرچشمی کے ساتھ اخراجات کا تخمینہ ضرور ہے۔

ہم اپنے ذاتی مشاہدے کے وثوق پر کہہ سکتے ہین کہ ہر سال ہندوستان سے بہ تعداد کثیر ایسے آدمی آتے ہین جنپر شرعاً حج درست نہین - یہ آدمی جدّہ مین جہاز سے اوترتے ہی اپنے آپکو لفظ مسکین سے مخاطب کر لیتے ہین اوس حج کے بعد مکہ مکرمہ اور جدہ کی گلیون مین پریشان پھرتے ہین اور بمشکل شب و روز گدائی کرکے زندگی کے دن پورے کرتے ہین اور ہر روز تین چار بلکہ کبھی اس سے بھی زیادہ گرسنگی اور موسم سرما مین سردی سے مرجاتے ہین جنکی تجہیز و تکفین ٹرکی گورنمنٹ کرتی ہے۔

اور ممالک سے اول تو مساکین کم آتے ہین اور جو آتے ہین اونکو اونکے ملک کے جہاز بلا کرایہ لیجاتے ہین لیکن ہندیون کے واسطے کوئی بندوبست کامل نہین ہے حج سے چار مہینے کے بعد کہ اوسوقت جہاز کا کرایہ کم ہوتا ہے ہندوستانی تجار جنمین بیشتر قوم میمن ہین اپنی فیاضی سے جدہ و مکہ مکرمہ مین ان مفلسون کی واپسی کے واسطے چندہ جمع کرتے ہین تو ایسی امداد اوس وقت اونکو فائدہ مند ہوتی ہے جبکہ نصف بھوک اور سختی موسم سرما سے اپنے وطن کی حسرت لیے ہوے مرجاتے ہین اور نصف نیم جان پڑے ہوتے ہین ہر طور حج کے بعد ہندیونکی مفلسی اور اونکی قوم کی بے ہمتی صاف مشاہدہ ہوتی ہے - ان غریبون پر بلا تامل رحم آتا ہے لیکن ایک بلکہ ایکہزار آدمی کے بھی رحم و امداد سے جو ایک ایک ہزار روپیہ لیکر اپنے وطن سے چلے ہون ان مصیبت زدون کی تکلیف دور نہین ہو سکتی۔

بلا مدد سرکار یا کسی مسلمان ریاست یا ایک کثیر قومی چندے کے ان بیکسونکی راحت غیر ممکن ہے۔

موسم سفر بحری

بہ نسبت اور ممالک کے باشندون کے اہل ہند سفر بحری سے بہت کم واقف ہین اور عادی بھی نہین ہین اسلیے اونکو سامان سفر کی ترتیب مشکل ہوتی ہے اور مرض بحری بھی ہے۔

سفر بحری کے واسطے ماہ مارچ و اپریل مخصوص ہین - عموماً ۱۵- جون سے بحر ہند
مین برسات و طوفان شروع ہوتا ہے اور ۱۵- اگست تک رہتا ہے سپٹمبر مین کم ہو جاتا ہے
اور پھر روز بروز گھٹتا ہی رہتا ہے - اگرچہ ہر شخص سے یہ انتظام خاص یعنی مارچ و اپریل مین
حج سے کئی مہینے پہلے طوفان سے محفوظ رہنے کے واسطے اپنے وطن کو چھوڑنا اور اخراجات
گوارا کرنا مشکل ہے لیکن خوشحال حضرات اگر عزم کرین تو اونکو ہر گونہ انہین مہینون مین
دریائی سفر موجب راحت ہوگا -

فی الحال کئی سال سے حج ایسے وقت مین واقع ہوتا ہے اور آئندہ بھی چند برسون
ایسے ہی موسم مین آ جاوے گا کہ ہندوستان سے آنے والے حاجیون کو بحر ہند مین مطلق
طوفان کا موسم بالکل نہ ملیگا -

گو واپسی کے وقت عموماً حجاج کو مرض بحری سے فاقہ ہوتا ہے کیونکہ یکدفعہ مکہ معظمہ
کے سفر سے کسیقدر طبیعت متحمل ہو جاتی ہے لیکن فی الحال جو حضرات قبل از حج زیارت
مدینہ منورہ سے فیضیاب ہو چکین گے اور فوراً بعد حج ہند کو واپس ہون گے اونکو طوفانی
موسم ملیگا اور کسیقدر ضرور ستاویگا مگر نہ ایسا کہ طوفانی حالت مین آتے وقت تکلیف دیتا
بعد حج جو صاحب مدینہ منورہ کو جاوین گے اور آخر اگست یا شروع سپٹمبر مین واپس ہونگے
وہ بہت آرام پاوین گے اور اکتوبر مین لوٹنے والے تو بالکل ہی طوفانی اثر سے محفوظ رہین گے -

اسباب ضروری ہمراہی

اے عازمان بیت اللہ و مشتاقان زیارت روضہ حبیب صلعم جس وقت باری تعالی آپ کو اس ارادہ
پاک کی توفیق دے تو علاوہ اون فرض واجبات کے مثلاً حصول رضامندی والدین ادائے
قرض اور انتظام خورد و نوش حفاظت متعلقان جو ہر انسان کو ضروری ہین اسباب
و سامان مصرحہ ذیل بہم پہونچانا غالباً باعث راحت ہوگا -

مین کچھ صلاح دینا غیر مناسب جانتا ہون کہ اگر آپ عرب کا سفر کرین تو لباس بھی
عربی ہی اختیار فرماوین بلکہ ہر شخص کو وہی لباس آرام دیتا ہے جو اوسکا اصلی ہو یا جسکے

استعمال کی ایک مدت دراز سے طبیعت عادی ہو گئی ہو بالخصوص جہاز پر لمبے دامن اور لٹکتے ہوئے کپڑے ضرور تکلیف دہ ہوتے ہین اور نجاست سے بھی پاک رکھنا مشکل ہے۔

ملک عرب مین چونکہ ہندوستان کیطرح دھوبی کی قوم مخصوص کپڑے صاف کرنیکے واسطے نہین ہے بلکہ یہان کے باشندے جنکو مقدرت ہے کپڑا دھونے والی عورتین اپنے گھر مین رکھتے ہین اور عوام کی بیبیان اس کام کو انجام دیتی ہین تمام شہر مکہ مین دو یا تین ہندی ہین جو کپڑا دھونے کا پیشہ کرتے ہین لیکن وہ مثل ہند کے صاف وارزان نہین دھوتے اور ایام حج مین اونکو اسقدر زیادہ کام مل جاتا ہے کہ ہر شخص کو وقت مناسب پر کپڑے دھوکر نہین دیسکتے اسلیے مناسب ہے حجاج متعدد جوڑے کپڑے اپنے ساتھ لاوین اور اگر چند جوڑے رنگین مثل خاکی زین یا آلپکا کے ہون تو بہتر ہوگا۔

بالفعل جو حج کا موسم ہے اسمین سردی کم بلکہ بالکل ہی نہین ہوتی لہذا سرمائی لباس کی بہت زیادہ تشویش بیکار ہے صرف بانات وغیرہ کا کپڑا یا شال و لوئی جسکی ضخامت زیادہ نہو ساتھ ہونا کافی ہے۔ جوتیان البتہ دو جوڑے ضرور ساتھ ہون اور ایک جوڑہ جوتا ایسا ہونا چاہیے کہ جسکا پنجہ چھوٹا ہو اور احرام مین جائز ہو سکے۔

عورتون کے واسطے لازم ہے کہ حالت سفر مین تنگ پائجامہ کا استعمال کرین اور ایڑی والا جوتا پہنین پیر مین کوئی زیور نہونا چاہیے اور پاتابہ ضرور ہوتا کہ پیر کھلا نرہے برقع جیسا یا جس وضع کا پسند ہو ضرور ہر عورت پردہ دار کے ساتھ ہو۔

کمبل کو چاہے ہندوستانی ہو یا انگریزی ہمنے ہمیشہ سفر مین مفید پایا اس سے بہت آسائش ملتی ہے اور ہر جگہہ کچھ نہ کچھ کام ہی آتا ہے۔

اب ہم ایک مختصر فہرست جسکا شروع اس باب مین ذکر کیا ہے پیش کرتے ہین۔

۱- سامان نوشت وخواند جسمین حسب مطلوب کاغذ و لفافہ چاقو و قلم کتاب تحریر حساب و یادداشت ہو اور مناسب ہوگا کہ اسکے ساتھ ایک مقراض و رشتہ و سوزن و استرہ و مسواک و شانہ و سرمہ اور ایک چھوٹا سا آئینہ بھی رکھ لیا جاوے۔

۲- سجادہ و قرآن شریف۔

۳۔ کھانا پکانے اور کھانا رکھنے کے برتن حسب ضرورت مثل دیگچی و رکابی و لوٹہ و طشت و گلاس و چمچہ وغیرہ ساتھ ہوں۔ انھیں برتنوں کے ساتھ ایک تانبے کا گھڑا یا ٹین کا برتن جہاز پر پانی رکھنے کے واسطے اور ایک چلمچی و حاجتی یعنی پیشاب دانی کا بھی خیال رہے۔ ٹین کے برتن بمبئی مین حسب ضرورت و کارآمد ارزان ملتے ہین اور دریائی سفر مین بہت کام آتے ہین۔ ایک آہنی چولھا بھی ساتھ ہونا اچھا ہے۔ چولھا بھی بمبئی مین ملیگا اور گو یہ جہاز پر بہت مفید نہو لیکن قیام قرنطینہ (جسکا بیان آئندہ آوے گا) اور دوسرے سفر مین ضرور کارآمد ہوگا حتی المقدور چولھا مختصر اور مضبوط ہونا چاہیے۔

۴۔ اشیاء خوردنی یعنی روغن زرد اور برنج و آرد و مصالحہ وغیرہ جسکا ہر آدمی خود تخمینہ کر سکتا ہے بہتر ہو کہ ضرورت سے زیادہ ہمراہ نہ لے صرف اسیقدر لیا جاوے کہ ایام سفر بحری کو کافی ہو سکے اور اوسکو بھی بمبئی سے خرید کر انتظام کے ساتھ صندوق یا تھیلے مین رکھ لے۔ ایسی چیزون کے گھر سے ہمراہ لانے مین ریل پر اوتارنے چڑھانے کی تکلیف کے سوا کرایہ بھی دینا پڑے گا۔

بالفعل بمبئی سے دریائی سفر مین مع قیام قرنطینہ جدہ پہونچنے تک اکثر ۲۵ روز صرف ہوتے ہین۔ بمبئی سے روانگی کے وقت کسیقدر بسکٹ و شیرمال جو وہان اس سفر کے واسطے مخصوص ملتے ہین ساتھ رکھے دو تین دن کے صرف کے لائق گوشت تازہ اور دس پانچ مرغیان اور کچھ انڈے لے لیے جاوین (انڈے اگر اوبال کر رکھے جاوین تو چند روز تک خراب نہین ہوتے) اگر منیر و سارڈین کھانے کی عادت ہو تو کسیقدر اسکا بھی ساتھ رکھنا باعث راحت ہی ہوگا۔ کاغذی لیمو و تمر ہندی و پیاز وغیرہ بھی حسب ضرورت ساتھ رکھنا اچھا ہے نہ کہ بہت زیادہ۔ کاغذی لیمو و شربت لیمو یا شربت بزوری بخار اکثر جہاز مین دافع متلی و دوران ہوتا ہے اور چٹنی و اچار کھانے کے ساتھ بہت ذائقہ دیتا ہے اسلیے اہتمام کے ساتھ ان شربت و اچار وغیرہ کا خانہ ساز ہونا اچھا ہوگا۔ آلو ایسے سفر مین غذا کے واسطے جلد تیار ہو جاتا ہے اور اوسکو ہوشیار آدمی کئی طرح فوراً بنا لیتے ہین ہندوستان ایک خانہ ساز چیز جسکو بڑی کہتے ہین یقینی اس سفر مین رکھنے کے لائق

ہے لیکن اوسکی احتیاط بھی ضرور ہو تا کہ سمندر کی ہوا سے خراب نہو جاوے۔

۵- بستر و فرش - ایک گدا بمبئی جو ڈھائی فٹ و تین فٹ عرض و طول مین ہو
بہت زیادہ روئی بھروا کر گھر سے ساتھ لینا چاہیے اور مناسب ہے ایسے کپڑے یا چھینٹ
کا ہو جسکا یک میلا نہو جاوے - یہ گدہ ریل و جہاز و سفر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ ہر مقام
مین آرام دیگا - بمبئی مین جہاز کے استعمال کیواسطے تیار گدے ملتے ہین لیکن اونمین روئی
نہایت کم اور پھٹے پرانے کپڑے و چیتھڑے بھرے ہوتے ہین اور وہ دو تین روز کے
استعمال کے بعد خراب ہو جاتا ہے - فرش کے واسطے علاوہ کمل کے جسکو ہم نے بہت مفید
سمجھا ہے ایک مختصر دری یا جاجم بھی ہونی چاہیے - دری یا جاجم جو کچھ ہو
تین گز و چار گز عرض و طول کی اگر ہو گی تو زیادہ کارآمد ہو گی (اسکی
تفصیل آئندہ کسی باب مین ملے گی) نیز ایک چھوٹی چٹائی جو بمبئی مین دو تین آنے کو ملے گی
ساتھ ہونا اچھا ہے تاکہ جہاز مین کمرے کے علاوہ اگر کہین فرش بچھایا جاوے یا دوسرے
و تیسرے درجے مین سفر کیا جاوے تو چٹائی اول بچھا کر اوسپر بستر لگانے سے
گدا جلد میلا نہو گا۔

چاء کا سامان اگر اوس کے پینے کی عادت ہو ساتھ رکھنے سے جہاز مین ایک دل لگی
رہتی ہے - دوران مین بھی چاء مفید ہے اور کھانے کا بھی کسیوقت مین بسکٹ وغیرہ
کے ساتھ پینے سے بدل ہو جاتا ہے -

ہم نے جو سامان اوپر بیان کیا ہے یہ ایسے آدمی کیواسطے مناسب ہے جو تنہا یا ایک دو
رفیق کے ساتھ سفر کرنا چاہتے ہون ان چیزونکو اول باہتمام رکھ لیا جاوے تاکہ کام کرتے وقت تکلیف نہو -

ہم نے مداسی و جاویون کو سامان سفر کی ترتیب مین عموماً ہوشیار دیکھا
وہ اکثر تمام چیزین جو جدہ تک کافی ہون کئی کئی آدمی ملکر ٹین کے مختلف ضخامت کے
ڈبون مین بند کر کے ایک صندوق مین رکھ لیتے ہین مثلاً نمک مرچ مصالحہ چھوٹے ڈبہ
مین گھی چاول آٹا بڑے مین رکھتے ہین اور اسی صندوق مین جو جگہ خالی رہتی ہے
وہان رکابی گلاس چمچہ وغیرہ چھوٹی چیزین لگا دیتے ہین - یہ لوگ اول ایسا انتظام

کرنے سے تمام سفر بہت آرام پاتے ہونگا۔

امراء جنکے ساتھہ متعدد ملازم اور باورچی ہون وہ خود اس بیان سے اخذ کرلین گے کہ اونکو کسقدر اسباب کی ضرورت ہے اور اگر ترتیب سے رکھین گے تو راحت ہوگی ورنہ بے ترتیبی کی حالت مین گو سب سامان موجود ہو مگر وقت پر جلد نہ مل سکیگا اور ممکن ہے کہ حالت بے احتیاطی مین خراب بھی ہو جاوے - امراء ہند کو اپنی ضرورت کے لائق فرش اور ایک کم وزن خیمہ و پاخانہ اور آہنی تہ ہو جانے والا پلنگ و کرسی یا کپڑا لگی ہوئی کرسی ساتھہ ہونا موجب آسائش ہوگا۔

حج کے واسطے جب عرفات پر جاتے ہین تو وہان خیمے مین رہتے ہین اسلیئے اگر ہندوستان کا بنا ہوا عمدہ خیمہ مع پاخانہ ساتھہ ہو تو ضرور کارآمد ہوگا اس موقع کیواسطے کابل ٹینٹ یا ہل ٹینٹ بہت مناسب ہین کیونکہ یہ خیمے چھوٹے اور کم وزن ہوتے ہین اور انکا سفر مدینہ منورہ مین بھی ساتھہ رکھنا چندان بار نہین ہوسکتا - سفر مدینہ منورہ مین امراء او خصوص مستورات کے واسطے ایک مختصر خیمے اور پاخانے کا ساتھہ ہونا بہت ضرور ہے سفر مدینہ منورہ مین دھوپ سے محفوظ رہنے کے واسطے تو شغدف (جسکا بیان آئندہ آوے گا) مین بھی بسر ہو جاتی ہے لیکن پاخانے کا ساتھہ ہونا ہر فرد بشر اور بخصوص عورات کے واسطے ایک لازمی بات ہے -

مکہ مکرمہ مین بھی خیمے اور پاخانے فروخت ہوتے ہین اور کرایہ پر بھی ملتے ہین اور گو ہمارے کابل ٹینٹ کے مقابلے مین آرام دہ نہین ہوسکتے تاہم ہلکے اور اچھے ہوتے ہین - اگر خیمہ ہمراہ نہو اور سفر مدینہ منورہ مین اوسکی احتیاج متصور ہو تو مکہ مکرمہ مین بہ نسبت کرایہ کے خریدنا بہتر ہوگا اور قبل از استعمال یہ سفر مکمل کرلینا چاہیے - اگر تلاش سے کرایہ پر عمدہ اور مضبوط خیمہ مع پاخانہ دستیاب ہو جاوے تو خریدنے کی نسبت بہر نوع تخفیف بھی ہوگی -

پلنگ آہنی اور کرسی جسکو ہمنے ابھی بیان کیا ہے جہاز پر بھی کام دے گا اور ایام قیام قسطنطنیہ مین بہت ہی مفید ہوگا اور سفر مدینہ منورہ مین اگر ساتھہ ہو تو

تھوڑی دیر کی استراحت منزل بھر کی تکان کو دور کر دے گی - یہ دونوں چیزیں بمبئی میں مختلف نرخ و قیمت کی بآسانی مل سکتی ہیں -

الغرض جو چیزیں ہم نے اس باب میں بیان کی ہیں غالباً عازمان بیت اللہ کو کافی اور مفید ہونگی لیکن سوا اسکے اگر کوئی دوا یا اور کوئی چیز حسب تجویز کسی تجربہ کار کے معلوم ہو تو اوسکو ضرور رکھنا چاہیے - بعض حجاج کا تجربہ ہے کہ سمندر میں جو کچھ صدمہ طوفان سے دوران سر اور استفراغ ہوتا ہے تو سوڈا واٹر بہت تسکین بخشتا ہے - لہذا اگر گرانباری کا خیال نہو تو ایک دو درجن بوتلیں بمبئی سے ساتھ لے لینا مناسب ہے ورنہ جہاز پر بھی مہتمم باورچیخانہ فروخت کرتا ہے لیکن وہ حالت سفر کی وجہ سے ایک بوتل کی قیمت چار آنے لیتا ہے اگر خیال گرانباری یا زیادتی مصارف بوتلیں ساتھ رکھنے کو مانع ہو تو سوڈا اور ٹارٹرک ایسڈ کا سفوف بھی قریب قریب یہی کام دے گا ایسے سفوف کے بکس بمبئی میں ہر جگہ بہت ارزان ملتے ہیں -

پاسپورٹ

قبل از روانگی ہر شخص کو اپنے حاکم ضلع سے پاسپورٹ حاصل کرنا ضرور ہے جو ہندوستان کی ہر کلکٹری سے بلا ادائے کسی قسم کی فیس کے ملتا ہے یہ پاسپورٹ گویا اس بات کی سند ہے کہ اسکا حاصل کرنے والا رعایائے انگلش اور ادائے حج کی غرض سے عرب کو جاتا ہے اور اگر اوسکو کوئی ضرورت ایام قیام عرب سرکار انگریزی سے مدد لینے کی ہو تو کانسل انگریزی مقیم جدہ کو اوسکی نسبت زیادہ تحقیقات کرنے کی حاجت نہو گی

اگر بوجہ نا واقفیت یا بعجلت روانگی کے اپنے ضلع سے پاسپورٹ نہ لیا گیا ہو تو بمبئی میں کمشنر پولیس کے آفس سے حاصل کیا جاوے - یہاں بھی یہ کاغذ مفت ہی ملیگا - بائی کلہ پولیس اسٹیشن جہاں کمشنر پولیس کا دفتر ہے بھنڈی بازار اور جائے قیام مسافران سے قریب ہے -

پاسپورٹ چاہے اپنے ضلع سے لیا ہو یا بمبئی سے حاصل کیا ہو بعد لینے

ٹکٹ جہاز کے مع ٹکٹ پاسپورٹ آفس مین پیش کرنا چاہیے تاکہ کلرک جہاز او سپر نمبر ٹکٹ لکھدے اور نیز اپنے رجسٹر مین درج کرلے۔

پاسپورٹ کے دو ورق ہوتے ہین اور اونکی پشت پر عربی اردو اور بنگالی مین دیباچہ اجراے پاسپورٹ اور اوسکے استعمال کی ہدایتین تحریر ہوتی ہین۔ بندر جدہ مین پہونچکر جب جہاز سے اوترین تو پاسپورٹ ساتھ رہنا چاہیے کیونکہ کنارہ سمندر پر جو ان حاجی اوترتے ہین وہان ملازمان کانسل انگریزی موجود ملینگے ایک ورق اونکو دیدیا جاوے اور دوسرا اپنے پاس رکھا جاوے اگر کنارے پر پاسپورٹ دینے مین کسی وجہ سے تامل یا دیر ہو تو محل اقامت پر پہونچکر اوسکا ایک ورق دفتر کانسل مین بھجوا دیا جاوے۔

یہ بھی خیال رہے کہ یہ پاسپورٹ جو آپ اپنے ضلع [illegible] لینگے صرف حج اور ایام قیام عرب کے واسطے ہے۔ اگر سوا [illegible] بیت المقدس یا استنبول وغیرہ کو جانا ہو تو دوسرا اوسکا [illegible] پاسپورٹ [illegible] وہ پروانہ راہداری ہے سکرٹریٹ یعنی دفتر گورنمنٹ سکرٹیری سے لینا چاہیے اور اگر عرب مین آکر دوسری ولایت کا قصد ہو تو کانسل مقیم جدہ سے درخواست کرنے پر بھی ہو سکتا ہے ممالک تحت دولت عثمانیہ مین بغیر پاسپورٹ کسی باشندہ رعایا سے انگریزی کو سفر کرنا نہ چاہیے۔

تخمینۂ مصارف زر راہی

بالفعل ہم اوس طرف متوجہ ہونے سے پہلے اس بات کو بیان کرنا مناسب سمجھتے ہین کہ حجاج صرف کے واسطے روپیہ ہمراہ لانے یا بھیجنے کا کیونکر انتظام کرین۔ عام حجاج کو سرسری تخمینے کے بموجب علاوہ اون اشیاء و سامان کے جو گھر سے لیکر چلین کم از کم تین سو روپیہ کی فکر کرنا چاہیے اسلیے کہ قریب ڈیڑھ سو روپیہ کے تیسرے درجے کے کرایہ جہاز کے آنے و جانے اور کرایہ شتر از جدہ تا مکہ مکرمہ و عرفات و آمد و رفت مدینہ منورہ مین صرف ہونگے۔ ایکسو روپیہ خورد و نوش قیام مکہ مکرمہ و مدینہ معظمہ و کرایہ مکان

قربانی اور خیرات کے واسطے سمجھنے چاہیئں باقی بچا ہوا روپیہ خرید تبرکات و اخراجات
نامعلوم کے واسطے جنکا تخمینہ اول سے کوئی بھی نہیں کر سکتا اپنی جیب میں موجود رہنا
ورنہ اطمینان نہیں ہے۔

یہ تخمینہ تین سو روپیہ کا ادنےٰ درجے کا ہے جسمیں بمشکل اور کفایت شعاری
سے سب خرچ پورے ہونگے۔

حجاج قلیل یا کثیر مقدار روپیہ مکہ معظمہ کے اخراجات کے واسطے بنظر احتیاط بہتر ہے
کہ حتی المقدور اپنے ساتھ ہی بحفاظت رکھیں۔

مسرس طامس کوک اینڈ سن نہایت کم فیس لیکر محض فائدہ و راحت حجاج کیواسطے
بمبئی میں روپیہ جمع کرلیتے ہیں اور اپنے اجنٹ مقیم جدہ کے نام چک دیدیتے ہیں جسکا
روپیہ جدہ میں فوراً وصول ہوجاتا ہے بہرطور روپیہ کے لین دین میں اس کمپنی سے
معاملہ رکھنا ہر طرح قابل اطمینان ہے۔

میں حجاج کو کبھی اسے ندونگا کہ وہ کسی بمبئی تجارت پیشہ جدہ یا مکہ معظمہ یا کسی اور
غیرمشہور دوکاندار کے نام بمبئی سے ہنڈوی لکھوا کر لاویں کیونکہ یہ لوگ یہان کے
مختلف مروجہ سکون میں ہر ہنڈوی ایسے حساب سے ادا کرتے ہیں کہ بیشتر چھ روپیہ
فیصدی خسارہ ہوجاتا ہے اور پھر اہل ہند کو ان سکون کے سمجھنے اور ضرورت
کے وقت انکو صرف کرنے میں مشکل ہوتی ہے۔

ہم مدت سے دیکھتے ہیں کہ یہان کے جسقدر مروجہ مختلف سکے ہیں سبکی قیمت
کم و بیش ہوتی رہتی ہے مگر ہندوستان کا روپیہ ہمیشہ ایک بھاو پر چلتا ہے۔
میری رائے میں مناسب ہوگا کہ حجاج بیشتر ہندوستان کا ہی روپیہ ساتھ لاویں یا
اوسکے ہی ملنے کا عرب میں بھی بندوبست کرین۔

ہندوستان کا کرنسی نوٹ بھی یہان ہراجاہے کا چل جاتا ہے لیکن تین روپیہ
سے پانچ روپیہ تک بٹا ان دینا ہوتا ہے لیکن جدہ میں واپسی کے وقت کرایہ جہاز میں
بلانقصان کے لیا جاتا ہے اور اوسوقت میں دوسرے نوٹون کا بھی اگر روپیہ درکار ہو

تو بلا نقصان خسارے کے ملجاتا ہے الغرض اپنا روپیہ ساتھ لانا سب سے اچھا ہے یا ضروری
مصارف کے لائق ساتھ ہو اور باقی نوٹ ہوں۔

روپیہ لانے کو یہ تدبیر بھی غیر مناسب نہوگی کہ مثلاً تمام ماں حج اپنے وطن میں اگر
کسیکو معتبر جانتے ہوں اور اوسکے اقارب کی بود و باش یا تجارت جدہ یا مکہ مکرمہ میں ہو
تو اوس سے روپیہ کا بندوبست کر لیا جاوے جیسا کہ شیخ عبد الرشید و عبد الحمید صاحب
ساکنان دہلی ابناء حاجی علی جان صاحب مرحوم جنکی تجارت اونکے وطن اور مکہ مکرمہ
دونوں جگہوں میں کمال عروج پر ہے اونسے بندوبست کرنا عین مصلحت وقت ہے
اسیطرح مراد آباد کے کارخانہ تجارت ظروف کا بھی ہزارہا روپیہ کا لین دین مکہ مکرمہ سے
ہر سال ہوتا ہے اور ہم ہرآئینہ یقین کرتے ہیں کہ اس کارخانے کو حاجیوں کی مدد میں
دریغ نہوگا نیز ممکن ہے کہ مختلف اضلاع ہند کے سوداگر اور کارخانے مکہ مکرمہ سے
اپنا حساب رکھتے ہوں (؟) اور وہ حاجیوں کے بھی روپیہ کا انتظام کر دیں۔ بہرطور
کسی مشہور سوداگر یا کارخانے سے بندوبست کرنا نہایت بہتر ہے ورنہ نوٹ ہمراہ ہوں
اسبات کو حاجی خوب ذہن نشین کر لیں کہ جدہ یا مکہ مکرمہ سے منی آرڈر کا قاعدہ
نہیں ہے یہاں کوئی داد و ستد غیر ممالک سے بوساطت ڈاک خانہ نہیں ہوتی
اور نہ کبھی اسوقت تک ہوئی ہے۔ اسیطرح جدہ میں انگریزی کونسلات سے بھی
کوئی سلسلہ داد و ستد کا نہیں ہے نہ وہاں منی آرڈر آتا ہے نہ وہاں سے جاتا ہے نہ
کسیطرح وہاں سے نوٹ کا روپیہ مل سکتا ہے۔

مجھے بہت تعجب ہے کہ اکثر حاجی جنھوں نے مکہ مکرمہ کا سفر کیا ہے اپنی کتابوں
میں کیونکر بلا تحقیق لکھا ہے کہ عرب کو منی آرڈر جاتا ہے اور انگریزی کونسلات سے
نوٹ وغیرہ کا روپیہ ملتا ہے حالانکہ عرب میں اسکی کوئی اصل نہیں ہے۔

تجویز سفر

بتوفیق ایزدی جبکہ آپ کو انتظام خانہ داری و فراہمی اسباب ضروری سے

اطمینان حاصل ہو جاوے تو اول یہ اندازہ ضرور ہے کہ آپ قبل حج کے زیارت مدینہ منورہ سے فیضیاب ہونا چاہتے ہین یا بعد۔

اگر قبل از حج زیارت روضہ منورہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونا منظور ہے تو بمبئی سے اوس جہاز مین روانہ ہونا بہتر ہوگا جو ماہ شعبان کی پہلی دوسری تاریخ روانہ ہو تاکہ ماہ رمضان المبارک آپ کو مکہ مکرمہ مین نصیب ہو۔ اکثر آخر ہفتے شوال مین قافلہ مدینہ منورہ کو جاتا ہے اور آخر ذیقعدہ مین واپس مکہ مکرمہ آجاتا ہے جو لوگ اول مدینہ ہو آتے ہین اون کو حج سے ایک ہفتہ بعد جدہ مین ہندوستان آنے کو جہاز تیار ملتا ہے اور عموماً اول ہفتہ محرم مین بمبئی پہونچ جاتا ہے۔ اگر آپ مکہ مکرمہ کے رمضان کی فضیلت حاصل کرنا چاہتے ہین تو پانچ مہینے آپ کے کل سفر حج کو درکار ہون گے۔

اگر آپ کو بعد از حج مدینہ منورہ جانا منظور خاطر ہے تو ممکن ہے کہ آپ ہندوستان سے ذیقعدہ کے اول ہفتے مین چلنے والے جہاز پر روانہ ہوکر بسہولیت حج سے چند روز پیشتر مکہ مکرمہ مین پہونچ سکتے ہین اور بعد از فراغ حج آخر ذی الحج مین مکہ مکرمہ سے روانہ ہوکر اور زیارت مدینہ منورہ سے فیض یاب ہوکر آخر ماہ محرم مین مکہ مکرمہ واپس آجاوین گے اور اسوقت بھی آپ کو ہندوستان واپس لانے والے جہاز جدہ مین موجود ملین گے اگر آپ ان جہازون مین ہندوستان کو واپس آوین گے تو انشا اللہ قریب قریب ۲۰ صفر تک بمبئی پہونچ جاویگا۔ اس حساب سے حج و زیارت دونون کے واسطے چار مہینے سے بھی کم صرف ہون گے۔

تجربہ اس بات کے ظاہر کرنے کو مجبور کرتا ہے کہ حتی المقدور بمبئی سے سب سے آخر جہاز مین روانہ ہونا قرین مصلحت نہین ہے کیونکہ جو لوگ آخر جہاز مین آتے ہین وہ حج سے عموماً دو چار روز یا غایت درجہ ایک ہفتہ اول جدہ مین پہونچتے ہین اور فوراً جدہ سے روانہ ہوکر داخل مکہ مکرمہ ہوتے ہین وہان سے صرف ایک ہی دو دن بعد عرفات پر جاتے ہین نتیجہ حاصل اونکو سلسلہ وار سفر ہی رہتا ہے اور کچھ بھی

نہیں [illegible] جہاز میں آنا موجب آرام نہیں ہے - علاوہ ازیں ایام قرنطینہ کا بھی لحاظ
ضرور ہے اگر [illegible] جہاز میں آئیگا اور کسیوجہ سے ایام قرنطینہ میں افزائش ہوگئی تو
[illegible] ہو جانے کا اندیشہ رہے گا -
قرنطینہ کا بیان آئندہ سلسلہ وار بترتیب گوش گذار ناظرین ہوگا -

بمبئی داخل ہونا

جس وقت آپ کا مصمم عزم حج و زیارت رسول اکرم کا دل نشین ہو جاوے
دل از صفحہ تعلقات دنیاوی و محبت وطن اور دیگر وساوس کو دل سے نکالکر خویش
و اقارب و اہل و عیال سے بخوشی رخصت ہو کر پنجشنبہ کے دن گھر سے روانہ ہونا
مستحب ہے - جس وقت گھر سے باہر آیئے مساکین کو کچھ صدقہ دیجیے اور محلہ کی
مسجد میں دو رکعت نماز نفل ادا کرکے بشادمانی تمام ہمراہیون سے الوداع کہتے ہوے
اونکو خدا حافظ کہکر روانہ ہو جیے -

اس موقع پر ہم کرایہ ریل اور راستے کی تفصیل کہ کہان کے باشندے کو کس
راستہ سے سفر کرنا چاہیے خالی از طول نہین سمجھتے اور اسلیے اس امر کو اونھیں کی
راے پر موقوف رکھتے ہین یعنے اب ہندوستان کے قریب قریب ہر قطع مین
ریل جاری ہے اور مسافر خود دریافت کرسکتے ہین کہ کس راستے سے اونکو کمی مسافت
اور تخفیف کرایہ ہوگی -

بمبئی مین ریل کے چند اسٹیشن ہین اور مسافر جس اسٹیشن سے اونکی جاے
قیام نزدیک ہوتی ہے اوتر لیتے ہین ہماری راے مین جو اصحاب جبلپور اور جھانسی
کے راستے سے آوین اونکو بائیکلہ اسٹیشن پر اوترنا اور جو حضرات احمد آباد ہو کر
آوین اونکو گرانٹ روڈ اسٹیشن پر اوترنا بہتر ہے یہ دونون اسٹیشن حجاج کی جاے قیام
اور بھنڈی بازار جہان عموماً مسافرونکو راحت ملتی ہے قریب ہین -
بمبئی مین مسلمان مسافرون کے قیام کیواسطے صرف دو مسافر خانے ہین لیکن

پہ دونون تعداد حجاج کو کافی نہین ہین - ایک بھنڈی بازار مین واقع ہے دوسرا ساحل دریا سے قریب ہے - بھنڈی بازار کا مسافرخانہ کسیقدر تنگ ہے اور کشادہ ہوادار مقام پر واقع نہین ہے لیکن بوجہ نزدیکی بازار مسافرون کو بہم رسانی سامان مین سہولت ہوتی ہے - دوسرا ہوادار اور جہاز پر سوار ہونیکی جگہ سے قریب ہے لیکن بازار سے دور ہے کرایہ دونون مین کچھ دینا نہین ہوتا لیکن بہت زیادہ آرام بھی نہین ملتا ہے - بھنڈی بازار کے مسافرخانے مین پانی کا نل بھی جاری نہین ہے مسافرونکو پانی خریدنا پڑتا ہے - اور پائخانے بھی تعداد مسافرون کے لحاظ سے کم اور برے ہین کھانا پکانیکی کوئی علٰحدہ جگہ نہین ہے - دوسرے مین پانی کا نل برابر جاری ہے کوٹھریان عمدہ اور صاف ہین صحن مین مسجد بھی بنی ہوئی ہے اور پائخانے بھی متعدد اور صاف ہین اور کھانا پکانے کی بھی جگہ علٰحدہ ہے - کوٹھریون مین مستورات کے پردہ کا بھی اچھا انتظام ہوسکتا ہے لیکن اوپر کی کوٹھریون مین پانی لیجانے مین ایک گونہ تکلیف ہوتی ہے -

بھنڈی بازار مین حجاج کی آمد و رفت کے زمانے مین ہر وقت ہر قسم و ہر کرایہ کے مکان ملجاتے ہین لہذا برائے نام مسافرخانے مین اسباب اوتار کر اگر تلاش کیا جاوے تو اوسی وقت مکان حسب خواہش ملجاویگا - ایسا مکان جو چھ سات آدمیون کے رہنے کو کافی ہو اور اوسمین پانیکا نل اور پائخانہ وغیرہ سب ضروریات کا آرام ہو عموماً دس سے پندرہ روپیہ ماہوار تک ملجاتا ہے اور جتنا بڑا اور عمدہ مکان مطلوب ہو گا ویسا ہی کرایہ بھی زیادہ ہوگا - بمبی مین ایک مہینے سے کم پر مکان نہین دیتے اور کرایہ پیشگی لیلیتے ہین - جن صاحبونکو کسی سوداگر یا دوست احباب ساکن بمبی سے معرفت حاصل ہو وہ قبل از روانگی اپنے وطن کے اونکو لکھکر مکان کا انتظام کرسکتے ہین -

حجاج کی آمد کے زمانے مین بمبی کے دلال ریلوے اسٹیشن پر موجود رہتے ہین اور مسافرون کے قیام و آسائش کے انتظام مین مدد دیتے ہین لیکن اپنا بھی کسیقدر نفع مد نظر رکھتے ہین تاہم اونسے اکثر کام نکلتا ہے اور مختلف حالات بھی معلوم

ہو جاتے ہین لیکن انکی باتون مین آکر اپنا معاملہ بالکل انکے سپرد کر دینا عمدہ بات نہین ہے۔
بمبئی مین فکر احتیاط سے سبکدوش ہو کر آپ بسہولت تمام اون اشیاے
خورد و نوش اور ضروریات کو خوب دیکھ بھال کر خرید کر سکتے ہین جو آپ گھر سے
نہین لائے اور جنکا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ جبکہ آپ بمبئی مین سامان ضروری
خرید فرماوین تو احرام کے واسطے نئے اور سفید کپڑے کی بھی فکر رکھیے گا جسکی
عنقریب سمندر مین ضرورت واقع ہوگی۔

احرام کے واسطے ایک عمدہ کی بغیر سی ہوئی دو چادرین چاہئین کہ ایک سے
تہبند کر کے ستر کو پوشیدہ کیا جاوے اور دوسری کو شانون سے اوڑھ لیا جاوے۔ ہماری
راے مین اگر دو احرام ساتھ رکھیے تو مناسب ہوگا ایک کو راستے مین باندھیے اور دوسرا
نیا مکہ مکرمہ مین داخل ہونے کے دن استعمال کیجیے۔ بعض صاحبونکی راے ہے
کہ احرام کی تبدیلی اوسکی فضیلت کو گھٹاتی ہے اور چونکہ ہمکو اس بابت بحث منظور نہین ہے لہذا
اس معاملے کو خود حاجیونکی راے پر چھوڑ دینا مناسب ہے وہ خود اپنا اطمینان کرلینگے۔

عرب کے امراء اور ترکی علی العموم سادہ کپڑا احرام مین استعمال نہین کرتے وہ ترکی
احرام کام مین لاتے ہین جو ایک عرض سفید رنگ ہوتا ہے اور اوسپر باریک دھاگے
مثل روئین کے کھڑے ہوتے ہین جیسے کہ آپ نے ترکش تولیہ منھ ہاتھ پوچھنے
کے دیکھے ہونگے۔ یہ احرام بھی ہر قسم اور ہر قیمت کے بمبئی مین استنبول کے بنے
ہوے جامع مسجد کے قریب کے بازار مین ملتے ہین قیمت فی جوڑہ پانچ سے سات
روپیہ تک ہوتی ہے۔ اگر استنبولی نملے تو انگلستان کا بنا ہوا بھی ملتا ہے
اور قریب قریب وسیع ورت کا ہوتا ہے۔

بمبئی مین پہونچکر یہ بھی ضرور ہے کہ اسباب کے صندوق جو نا اندہ آپکے ساتھ ہون
اور جنکا سفر بحری مین کھولنا ضرور نہین ہے اونکو قفل وغیرہ سے مستحکم کرلیجیے اور
جنکی اور بھی زیادہ احتیاط لازم ہے اونپر ٹاٹ سلوا دیجیے تاکہ جہاز پر چڑھانے
اور اوتارنے کے صدمے سے حفاظت رہے۔ اس کام کے واسطے جو سوے

اور ستلی آپ خریدین اوسکو بھی ساتھ رکھیے کہ وہ پھر بھی آپکو کام دے گی۔

اگر بمبی مین کچھ قیام ہو اور کاروبار سے مہلت اور جہاز کی روانگی مین تاخیر ہو تو وہان کے مشہور بازار اور مکانات وباغات وکارخانہ ہاے تجارت کو بھی دیکھیے کہ خالی از لطف نہو گا۔

جہاز پر جو صندوق آپ کے ساتھ ہون اور جنکو قریب رکھنا منظور ہو اونکے واسطے بہتر ہو گا کہ نیچے کونون پر پائے لگے ہون یا دونون عرض والی طرف مین لکڑی جڑی ہو تاکہ صندوق کے نیچے کا حصہ اونچا رہے اور جبکہ جہاز دھویا جاوے یا خود پانی گرجاوے اور صندوق کے نیچے چلا جاوے تو اوسکا اثر صندوق کے اندر نہ پہونچے جہاز اکثر ہر روز دھویا جاتا ہے اگر صندوق بوجہ پایون کے سطح جہاز سے اونچا ہو گا تو آپ کو اوسکی حفاظت کی زیادہ فکر نہو گی نہ پانی سے اوسکو نقصان پہونچیگا ورنہ یا تو آپ کو اوٹھانا پڑے گا یا پانی اوسکے اندر جاکر کپڑے یا جو چیز اوسمین ہوگی اوسکو خراب کرے گا۔

کرایہ جہاز

اب آپ کو جہاز کا ٹکٹ حاصل کرنا گویا ایک معاملہ عظیم درپیش ہو گا آپکو اسٹیشن پر اوترتے ہی بہت سی نئی صورت اور شیرین باتین سے گفتگو کرتے ہوے آدمی ملین گے اور اسباب اوٹھانے گاڑی کرایہ کرنے مین مدد دین گے اور ہر طرح اپنا مفید وکار آمد ہونا آپ کے ذہن نشین کرین گے۔ یہ سب دلال ہین۔ اور اپنی معرفت جہاز کا ٹکٹ خریدوانا چاہتے ہین۔ گو اب چند سال سے ان کیواسطے سرکار سے قواعد مقرر ہو گئے ہین اور یہ لوگ علانیہ فریب دہی سے روکے گئے ہین تاہم جو ان کا شیوہ اور جبلی عادت ہے اوس سے مسافر کو مفر مشکل ہے لہذا بالکل اپنے آپکو انکے حوالے کر دینا اور انکے قول کا اعتبار کرنا قرین مصلحت نہین ہے۔

بمبی مین محض بمبی کی نگرانی اور اوسکے جان ومال کی حفاظت اور دلالو

جہاز والون کے فریب سے محفوظ رہنے کے واسطے سرکار انگریزی نے ایک محکمہ موسوم بہ صیغہ حفاظت حجاج قائم کر رکھا ہے اور خوش قسمتی سے آغا عبدالحسین صاحب اس صیغے کے افسر اور محافظ حجاج ہین - آغا صاحب موصوف بالکل خلق مجسم اور پاک مزاج اور اپنی قوم کے نہایت ہی ہمدرد ہین اور حاجیون کے معاملات مین بیحد کوشش اور پوری پوری اونکی حفاظت کرتے ہین سب جسے آپ اس عہدہ پر مامور ہوے ہین تمام ایسی باتونکا جن سے حاجیون کو نقصان ہوتا تھا کامل انسداد کر دیا ہے لہذا اگر کسی حاجی کو کوئی بد معاملگی دلال یا مالک جہاز کی طرف سے پیش آوے تو ضرور ہے کہ آغا صاحب موصوف کو اطلاع دی جاوے تاکہ اوس بے ضابطگی کا فورًا بندوبست ہو جاوے -

بالفعل حاجیون کے جہاز مین حسب ذیل چار درجے ہوتے ہین -

اول - فسٹ کلاس - اسمین کوٹھریان ہوتی ہین - ہر کوٹھری مین تین سے پانچ تک مثل ریل کے بنچ لگے ہوتے ہین اور ایک بنچ ایک آدمی کے واسطے ہوتا ہے یہ کمرہ ہر طرح محفوظ اور لائق آرام اور عورتونکے پردے کیواسطے نہایت مناسب ہے پاخانہ بھی ان کمرون کے قریب ہوتا ہے ہر کمرے کے ایک دو بنچ یا پورا کمرہ جسقدر ضرورت ہو مل سکتا ہے -

دوم - سیلون - یہ جگہ فسٹ کلاس کے کمرون کا صحن ہے عورتین بھی گو چادر وغیرہ کی آڑ کر کے بیٹھ جاتی ہین لیکن ضعیف مرد یا جنکو مرض بحری کا زیادہ اندیشہ ہو اور کرایہ کی بھی تخفیف منظور ہو اونکے واسطے اچھا ہے پاخانہ اس درجے کا بھی وہی ہے -

سوم - چھتری - اول درجے کی کوٹھریون اور سیلون کی چھت ہوتی ہے یہ ایک مسطح کھلی ہوئی جگہ ہے دھوپ سے بچنے کے واسطے اوپر شامیانہ لگا ہوتا ہے مردون کے واسطے بہت مناسب ہے چہار طرف سے ہوا آتی ہے دن کو سمندر کا نظارہ اور رات کو شب ماہ یا ستارون کا لطف عجب مزا دیتا ہے لیکن بارش مین یہان تکلیف بھی ہوتی ہے - پاخانے کیواسطے نیچے فسٹ کلاس کو

اتنا ہوتا ہے کرایہ اسکا گاہ سیلون کے برابر کبھی کچھ کم ہوتا ہے۔

چہارم - تتی سیاڈک جو نیچے ہوتا ہے اور اوسمین ایک سطح زمین پر کئی سو آدمی بالالحاظ اقطار شمار کے بہان ٹل جاتا ہے اور جگہ بلجاوے بیٹھ جاتے ہین اس درجے مین ہوا پہونچنے کے وسائل بہت کم ہین اور پردہ بھی مشکل ہے مسافرون کی زیادتی اور حالت بیماری بہت تکلیف دہ ہوتی ہے اور دو چار دن کے بعد ضرور اسمین بدبو پیدا ہوجاتی ہے اس درجے مین جہاز کی بالائی سطح سے بوسیلۂ زینے کے نیچے اوترتے ہین - پاخانے اس درجے والون کے بالائی سطح مین ایک گوشے پر بنے ہوتے ہین حالتِ ضعف اور مرض مین وہا تک جانا سخت تکلیف کا باعث ہے کرایہ اسکا سب سے کم ہوتا ہے۔

فی زمانا بمبئی سے حاجیون کے جہاز روانہ کرنے والے تین حسب ذیل مشہور کارخانے ہین اور گو انکے علاوہ اور بھی ایک دو آدمی کوئی جہاز کرایہ کے مسافرونکو بھیجتے ہین مگر اونکا کام معمولی نہین ہے اور نہ قابل اعتبار۔

اول - مسٹر طامس کوک اینڈ سن انکو گورنمنٹ انگریزی نے اس کام کیواسطے مقرر کیا ہے اور یہ حسب ہدایت سرکار کام انجام دیتے ہین۔

دوم - حاجی قاسم یوسف یہ بزرگ اکابران بمبئی سے قوم کے میمن ہین اور بہت دن سے اس کام کو کر رہے ہین - انکا ایک دو جہاز ہمیشہ بمبئی سے جدہ آتا جاتا رہتا ہے۔

سوم - حاجی عبدالحسین شیرازی - انکے جہاز بھی اگرچہ عرصہ دراز سے حاجیونکا کام کرتے تھے لیکن فی الحال دو تین برس سے اونکی توجہ اس کام کے طرف مخصوص مبذول ہے اور کاروبار مین ترقی بھی ہے جہاز بھی بمبئی و جدہ کے درمیان مین جلد جلد آتے جاتے رہتے ہین - بعضے جہاز ان کے چھوٹے اور بعضے بہت اچھے خاص حاجیون کے سفر کے لائق ہین۔

فی الحال قواعد سرکاری کی پابندی کے لحاظ سے طامس کوک اینڈ سن کا

معاملہ صاف اور قابل اطمینان ہے - جہاز کی روانگی کی تاریخین جزو اول سے چھاپ کر مشتہر کردیتے ہین عموماً اوسپر پابند رہتے ہین اگر اتفاقیہ کبھی ایک دو دن کی تاخیر ہوجاتی ہے تو حجاج اور مسافرون کو بلکہ تمام ہندوستان مین اوس تاخیر کی خبر کردیتے ہین تاکہ مسافرونکو تکلیف نہو کرایہ جہاز بھی طامس کوک اول سے ظاہر کرتے ہین اوسا وسمین فرق نہین ہوتا ان کے ٹکٹ ہندوستان کے ہر سرکاری خزانے سے ملتے ہین اور ہندوستانی ریاستون کے اجنٹ وریذیڈنٹ کے دفتر مین موجود رہتے ہین نیز ہندوستان کے تمام بڑے شہرون مین اونکی اجنٹ بھی مقرر ہین جنسے سب حال معلوم ہوسکتا ہے اور ٹکٹ بھی مل سکتا ہے-

طامس کوک کو بمبئی سے درخواست کرنے پر مسافر کی جاے قیام سے مع ریل اور جہاز جدہ تک اور پھر جدہ سے بمبئی اور وطن تک ایک ٹکٹ مل سکتا ہے ایسے ٹکٹ کو وہ تھرو ریٹرن ٹکٹ کہتے ہین - اسیطرح مقام روانگی سے جدہ تک ٹکٹ دیسکتے ہین جسکا نام سنگل ٹکٹ ہے - اور صرف جہاز کا سنگل یا ریٹرن ٹکٹ جیسا منظور ہے مل سکتا ہے-

ریٹرن ٹکٹ مین جہاز کے کرایہ مین بہت مناسب تخفیف دیتے ہین - نیز انکا ٹکٹ سرکاری خزانے یا کسی جگہ سے خریدنے مین کوئی بے اطمینانی نہین ہے کیونکہ اگر ٹکٹ خرید کر جانا ملتوی ہوجاوے تو روانگی جہاز سے چند روز پہلے فسخ ارادہ کی اطلاع دینے پر وہ روپیہ واپس دیدین گے اسیطرح اگر کسی کے پاس ریٹرن ٹکٹ ہو اور خدانخواستہ مکہ معظمہ مین مر جاوے تو اوسکے باقی ٹکٹ کا روپیہ جہان کا وہ رہنے والا ہو اوس خزانہ کی معرفت اوسکے ورثا کو ملجاویگا -

جن صاحبون کے پاس طامس کوک کا ٹکٹ ہوتا ہے اونکو جدہ اور ہر مقام مین طامس کوک کے اجنٹ و کارپرداز ہر طرح مدد دیتے ہین نیز مثل اور کارخانون کے یہان مولال بھی حاوی نہین ہین جس آدمی کو جو بات استفسار کرنا ہو بذات خود اونکے اجنٹ واقع دفتر قلعہ بمبئی اور بھنڈی بازار سے زبانی یا بذریعہ تحریر معلوم کرسکتے ہین -

ہم ازراہ خیرخواہی اور اپنے ذاتی تجربے کے بموجب حجاج کو صلاح دیتے ہین کہ وہ جہانتک ممکن ہے طامس کوک یا کسی دوسری کمپنی کا ریٹرن ٹکٹ لیکر حجاز کا سفر کرین تاکہ واپسی کے وقت ٹکٹ خریدنے کی تکلیف سے نجات ملے۔

حاجی قاسم یوسف بھی واپسی ٹکٹ دیتے ہین لیکن اونکا واپسی کا انتظام کچھ فروغ پذیر نہین معلوم ہوا۔

حاجی عبدالحسین صاحب کے واپسی ٹکٹ پارسال بہت انتظام سے جاری ہوے لیکن جدہ سے واپسی کے وقت بے ترتیبی واقع ہوئی چونکہ اونکا شروع انتظام تھا یقین ہے اگر اسیطرح توجہ رہی تو انشاءاللہ رفتہ رفتہ معقول انتظام ہوجاوے گا۔

طامس کوک کو بوجہ پابندی احکام سرکاری حاجیون کی روانگی و واپسی مین مدد ملتی ہے اور چونکہ اونکو خود بھی ایک خاص کوشش ہے اسلیے اونکو سب جہاز والون پر ترجیح دیجاتی ہے۔

بمبئی مین حج کے موسم مین جسکو ماہ مارچ سے سمجھنا چاہیے کرایہ جہاز حسب ذیل ہوتا ہے

فسٹ کلاس ... [illegible] سے [illegible]

سیلون ..... [illegible] ″ [illegible]

چھتری ...... [illegible] ″ [illegible]

ـک .... [illegible] ″ [illegible]

کبھی کبھی حجاج کی کثرت اور جہازون کی قلت کے سبب سے رقوم مرقومہ بالا سے کرایہ زیادہ بڑھجاتا ہے اور اسکے خلاف حالت مین کم ہوجاتا ہے۔ ہم نے بارہا دیکھا کہ بعض آدمی روانگی جہاز سے صرف ایک دو روز پہلے بمبئی پہونچے یا آخر وقت تک اس امید مین کہ شاید کرایہ کم ہوجاوے ٹکٹ نلیا لہذا اونکو ٹکٹ کم رہجانیکی وجہ سے بہت زیادہ کرایہ دینا پڑا یہانتک کہ بعض آدمیون نے فسٹ کلاس کا ٹکٹ بمشکل سو روپیہ کو حاصل کیا۔

حاجیون کو خود بھی کسیقدر ہوشیاری کو کام مین لانا ضرور ہے دوسرے آدمی کی بات پر بھروسہ کر لینا عقلمندی نہین ہے۔
علاوہ ان درجون کے جو ہم نے اوپر بیان کیے ہین گاہ گاہ کپتان جہاز اور معلم وغیرہ بھی اپنے رہنے کے کمرے مسافرون کو کرایہ پر دیدیتے ہین ان کمرون مین بہ نسبت اول درجے کے بھی زیادہ آرام ملتا ہے لیکن کرایہ بھی حسب دلخواہ دینا ہوتا ہے اگر کپتان وغیرہ کا کمرہ لینا منظور ہو تو قبل از روانگی جہاز اون سے گفتگو کر کے فیصلہ کر لینا چاہیے۔
مکہ مکرمہ کے بعض مطوف بھی چند سال سے بکثرت ہندوستان مین آتے ہین اور اپنے حاجیون مین گشت لگا کر موسم حج کے قریب بمبئی پہونچ جاتے ہین اور ایام قیام بمبئی مین یہ بھی حاجیون کو اگر اونکی مطوفی مین ہون مدد دیتے ہین اور دوسرے حاجیون کو بھی اپنی سپردگی مین لینے کی خواہش کرتے ہین گو ہر آدمی آزاد ہے تاہم اگر اوس معلم کا جو آپ کو بمبئی مین ملے آپ پر کوئی حق نہو تو ضرور نہین ہے کہ آپ اوسکی خدمت کے لالچ سے اوسکو اپنا معلم قبل از پہونچنے عرب کے مقرر کر لین۔ نئے قواعد کے بموجب ہر ٹکٹ پر اوسکی قیمت یعنے جسقدر روپیہ اوسکی بابت دیا گیا ہے لکھی ہوتی ہے لہذا خریدنے کے بعد اوسکو دیکھ لینا چاہیے کہ جسقدر روپیہ دیا گیا اوتنا ہی لکھا ہے یا نہین۔

جہاز پر سوار ہونا

بمبئی سے ٹکٹ جہاز حاصل کرنے کے بعد مسافرونکو روانگی جہاز کی تاریخ تحقیق کرنا ضرور ہے اگرچہ ہر ٹکٹ پر تاریخ روانگی تحریر ہوتی ہے لیکن اتفاقیہ تاخیر و تغیر تاریخ ہونا ممکن ہے۔ روانگی جہاز سے ایکدن پہلے بھنڈی بازار و دیگر مقامات قیام حجاج کے سامنے بذریعہ منادی روز و وقت روانگی کا اعلان کر دیا جاتا ہے منادی سنکر حجاج کو لازم ہے اپنا سامان باندھکر درست کر لین اور ساعت مقررہ پر جہاز پر پہونچ جاوین۔

سفر مین جسقدر انبار و نہ فائدہ کم ہون راحت ملتی ہے - چند سال سے بنظر آسائش حجاج جہاز کو ڈاک یعنی گودی مین لاکر مسافرون کو سوار کرنیکا قاعدہ جاری ہو گیا ہے گودی وہ جگہ ہے جہان جہاز کنارہ سمندر پر آجاتا ہے اور مسافر اس طرح سوار ہو جاتے ہین جیسے ریلوے پلیٹ فارم سے ریل گاڑی مین چڑھ جاتے ہین لہذا اگر جہاز گودی مین ہو تو آپ تمامی تفکرات سے بچ جاوینگے اسباب گاڑی یا مزدورن پر میدان گودی مین لیجائیے اور بسہولت تمام سوار ہو جائیے -

اگر جہاز سمندر مین کھڑا ہے تو جس بندر سے قریب ہو یا جس بندر سے آپکا دل چاہے (بمبئی مین کئی جگہ کشتی پر سوار ہونے کے ہین جنکو بندر کہتے ہین ان سب مین پالو بندر بہت پر فضا مقام ہے) کشتی کرایہ کرکے سوار ہو لیجیے اور اسباب بھی اپنے ساتھ رکھکر جہاز پر چلے جائیے -

بمبئی مین کشتی کا کرایہ فی آدمی دو آنے مقرر ہے یا جو باہم فیصلہ ہو جاوے اور مزید بران پولیس نگرانی کو موجود رہتا ہے بس کوئی کشتی والا خلاف قانون زبان نہین ہلا سکتا -

کشتی کو ملاح جہاز کے برابر لیجا کر روک دیگا اگر خفیف سامان ہے تو خود مفت مین اوپر چڑھا دیگا ورنہ بھاری سامان کا کچھ کرایہ اور چڑھانے کی مزدوری لیگا -

دلال جسکے معرفت آپ نے ٹکٹ خریدا ہے یا جسنے آپکے قیام وغیرہ کا بندوبست کیا ہے وہ ہی عموماً جہاز تک بھی پہونچاتا ہے - ٹکٹ کے معاملے مین اب دلالون کی زیادہ چالاکیان کام مین نہین آتی ہین کیونکہ سرکاری قوانین مانع ہین لیکن حجاج کی جو کچھ وہ خدمت کرتے ہین اوسکے معاوضے مین کسیقدر انعام سے ضرور امیدوار ہوتے ہین -

جہاز کی نشست

جہاز مین سوار ہونے کے بعد لازم ہے کہ جس درجے کا ٹکٹ آپکے پاس

ہے اوسی درجے مین اپنا اسباب رکھیے اور بستر بچھائیے۔
سب مسافرون کے سوار ہو جانے کے بعد اہل جہاز اپنے اطمینان کیواسطے کہ کوئی آدمی بلا ٹکٹ سوار نہو گیا ہو ٹکٹ کا ملاحظہ کرتے ہین اور ڈاکٹر و اہل پولیس اس خیال سے کہ جہاز والے نے اوس تعداد سے زیادہ مسافر نہ بھر دیے ہون جو اوس جہاز کے واسطے سرکار سے مقرر ہے شمار کرتے ہین۔ بلا ٹکٹ والون کو اہل جہاز پولیس کی اعانت سے اوتار دیتے ہین اور اگر تعداد مقررہ سے زیادہ آدمی ہوتے ہین تو خود مزاحمت کرتے ہین۔

فسٹ کلاس یا اول درجے کے ٹکٹ پر بیشتر کوٹھری کا نمبر لکھا ہوتا ہے لہذا آپکو اوسی کوٹھری مین جانا چاہیے جو نمبر اوس ٹکٹ پر دیا گیا ہے - عام قاعدہ ایسا ہے کہ اگر پوری کوٹھری آپ کے پاس ہے تو اوسمین کوئی غیر آدمی نہ آوے گا ورنہ مرد ایک کوٹھری مین اور عورت دوسری کوٹھری مین بٹھائی جاوین گی۔ اول درجے کے ٹکٹ پر کوٹھری کا نمبر اگر نہو تو لکھوا لینا ضرور ہے۔

ضروری اسباب کھانے پینے کا قریب رکھنا چاہیے اور زائد صندوق جنکا سفر مین کھولنا لازم نہین ہے کپتان کے سپرد کر دیے جاوین تاکہ وہ مال کی جگہ مین رکھدے اور منزل مقصود پر آپکے حوالے کردے۔

ایک حاجی جسکی ہمراہی مین آٹھ دس آدمی مختلف رتبے کے ہون اونکے لیے یہ نہایت مناسب تدبیر ہوگی کہ اپنے اور عورات کے واسطے فسٹ کلاس کا ایک کمرہ لیا جاوے ایک دو ٹکٹ سیلون کے ہون کہ جس نوکر کی زیادہ ضرورت رہتی ہو وہ کمرے کے سامنے موجود رہے اسیطرح چھتری کا بھی انتظام ہو کہ جب ہوا کھانیکو دل چاہے تو وہان بیٹھ سکین باقی ڈک مین رکھے جاوین کہ اسباب وغیرہ کے ساتھ رہین۔

جہاز پر کھانے اور پانیکا انتظام

جبتک کہ مسافر اپنی اپنی جگہ پر قائم ہو جاوین اور اسباب ترتیب سے رکھ دیا جاوے

ایک عجب قسم کی وحشت اور پریشانی مانع ہوتی ہے لیکن تین چار گھنٹے بعد خاموشی شروع ہو جاتی ہے اور جہاز کی روانگی کے دوسرے روز شہر محموشان کا سمان معلوم ہوتا ہے
جہاز پر ہر مسافر کو پانی اور لکڑی ایک دن کے خرچ کے لائق ہر روز مفت ملیگا اور وقت معین اور جائے مقررہ پر جاکر خود لانا ہوگا۔

پانی و لکڑی کی تقسیم کے وقت ایک طوفان بے تمیزی برپا ہوتا ہے اور مسافروں کے انبوہ و ہجوم و اضطرابی سے بھی گونہ بدانتظامی ہو جاتی ہے اور اضطراب و جلدی کے سبب ضعیف آدمی اور خصوص عورتوں کو جو تنہا ہوں مشکل ہوتی ہے۔

جو آدمی ایسی کشمکش میں خود کام نکالنے کے عادی نہیں ہیں وہ جہاز پر کوئی رفیق تلاش کر لیتے ہیں اور اسکو کھانا یا کچھ زر نقد دیکر کار برآری ہو جاتی ہے۔

ملازمان جہاز یعنی خلاصی وغیرہ بھی اگر اونکی زر نقد سے مراعات کیجاوے تو پانی لانے اور ہر ضرورت میں مدد دیتے ہیں۔

کبھی کبھی کسی جہاز پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ملازمان جہاز کی بے پروائی یا پانی کی کمی کیوجہ سے کوئی روز پانی دینا ناغہ کر دیتے ہیں اسلیے بنظر احتیاط جن صاحبوں کے ساتھ بہت آدمی ہوں یا وہ خود پانی زیادہ خرچ کرنے کے عادی ہوں ایک لکڑی کا پیپہ جسقدر بڑا چھوٹا مطلوب ہو اور جو بمبئی میں مخصوص اس کام کے واسطے ملتے ہیں اور انمیں قفل لگانے کی بھی جگہ ہوتی ہے خرید کر پانی سے بھر لیں اور اسباب کے ساتھ جہاز پر لیجاویں تاکہ وقت ضرورت کام آوے۔

کھانا پکانے کے واسطے بھی ایک مقام خاص پر متعدد چولھے بنے ہوتے ہیں اور یکے بعد دیگرے مسافر اپنے ہاتھ سے پکاتے ہیں۔ بیشتر جہاز کے واسطے جو تجربہ کار لوگ چاول و دال ساتھ لینے کی فہمائش کیا کرتے ہیں وہ اس سبب سے ہے کہ جلد تیار ہو جاتا ہے ورنہ چاول سفر بحر میں کوئی مفید غذا نہیں ہے۔ چولھونکی قلت اور مسافرونکی کثرت اور کبھی ادنے ملازمان جہاز کی شرارت یہاں بھی وہ ہی تکلیف دہ ہوتی ہے جیسی لکڑی و پانی کی تحصیل میں پیش آتی ہے۔ اگر ان نوکروں سے ایک قلیل مراعات

ہوتی رہے تو ہر جگہ آرام ملتا ہے۔ اکثر چند آدمیوں کو شریک ہوکر کھانا تیار کرنیمیں آسانی ہوتی ہے اور جنکو شرکت منظور نہو وہ کوئی اجرتی رفیق کے مدد سے کاربرآری کرسکتے ہیں۔ باورچی یا جس آدمی کو کھانا پکانیکی عادت ہے وہ ان چولھوں پر بھی آگے پیچھے اپنا کام کرہی لیتا ہے تاہم اگر آپ کے ساتھ باورچی ہے تو بہتر ہوگا کپتان سے اجازت لیکر یا مہتمم باورچیخانہ کو کچھ دیکر یہ بندوبست کر لیجیے کہ جہاں افسران جہاز کا کھانا پکتا ہے وہاں آپ کا باورچی بھی پکا لیا کرے۔ یہاں کھانا ہر طرح صاف اور حسب دلخواہ تیار ہوگا اور اضطراب و دوسروں کے تقاضے سے بھی نجات ملیگی۔ جہاز کے باورچی بھی اگر اونسے کچھ بندوبست کیا جاوے یعنی اجرت دیجائے تو کھانا تیار کردیتے ہیں جو جنس آپ اونکو بھیجدینگے یا وہ خود اگر آپ سے لیجا دینگے فوراً مناسب طور سے پکا کر آپ کے پاس پہونچا دیں گے۔

عدن پہونچنا

بمبئی سے روانہ ہوکر آٹھویں یا نویں دن جہاز بندر عدن میں داخل ہوکر حسب قواعد قانون بحری لنگر کرتا ہے اگر سوائے مطابقت قانون کوئی اور کام مثلاً پانی یا کوئلہ لینا نہیں ہے تو صرف چند گھنٹے کے بعد لنگر اوٹھاتا ہے ورنہ حسب ضرورت ایک دن کبھی اس سے زیادہ قیام ہوتا ہے۔

جہاز کو دیکھتے ہی کشتیاں خالی کشتیاں لیکر پہونچتے ہیں اور سوداگر وغیرہ اسباب لاکر موجود ہوتے ہیں گوشت گھی ترکاری جو چیز مسافروں کے پاس کم ہو یا جسکی حاجت ہو یہاں سے خرید لیتے ہیں۔

مسافروں کو اگر عدن دیکھنے یا کسی ضرورت سے اوترنے کی حاجت ہو تو لازم ہے اول کپتان سے اجازت لے لیں اور ٹھیک وقت روانگی کا دریافت کرلیں تاکہ قبل اوٹھانے لنگر کے جہاز پر پہونچ جاویں۔

عدن میں جہاز سے کنارے تک کشتی پر جانیکا کرایہ جانے آنے کا کچھ تھوڑا ہے

لیکن کنارے پر پہونچکر اگر کشتی والا دریافت کرے کہ کشتی آپ کے واسطے موجود رکھون تو قبول نہ کرنا چاہیے ورنہ وہ کشتی کو لیکر آپکی واپسی کا منتظر رہے گا اور بحساب گھنٹہ اپنا کرایہ محسوب کر کے آپ سے لیگا۔ مسافرون کی واپسی کے واسطے ہر وقت کشتیان کنارے پر موجود رہتی ہین اور پولیس متعینہ بندر مسافرونکو ہر طرح مدد دیتا ہے۔

بندر عدن کے متصل ہی تار گھر اور ڈاک خانہ ہے - عدن سے ہندوستانکا محصول تار برقی فی لفظ دو روپیہ ہے اور جدہ و مکہ مکرمہ کو ڈیڑھ روپیہ ہے۔ پیام تار مین کاتب و مکتوب الیہ کے پتے پر بھی محصول لیتے ہین - خط کے لیے جسکا وزن چھ ماشہ ہو ہندوستان کیواسطے آدھ آنہ اور عرب و تمام یورپ کیواسطے آدھے اونس کے خط پر ڈھائی آنے ہین -

بندر کے پاس ہی ایک بازار ہے جہان کچھ سوداگرون کی دکانین اور ہوٹل ہین یہان صرف انگریزی سامان ملتا ہے - آبادی عدن یہان سے پانچ میل ہے بگھی گھوڑا کرایہ کیواسطے ہر وقت بندر پر موجود رہتا ہے - بگھیان یہانکی صاف اور عمدہ ہین ایک فٹن مین چار آدمی بیٹھاتے ہین تین روپیہ آبادی تک لیجانے اور واپس لانے کا لیتے ہین کئی آدمی ملکر اگر کرایہ کرین تو کفایت ہوگی -

آبادی عدن مین ہر قسم کی چیز ملتی ہے مگر گران - یہان عموماً ہندوستانی زبان بولی جاتی ہے اور دوکاندار بھی اکثر ہندی ہین -

انگریزی سکے یہان سب چلتے ہین لیکن خیال رہے تانبے کا سکہ یعنی ہندوستان کا پیسہ اگر زیادہ آپ کے پاس ہو تو یہان خرچ کر ڈالنا چاہیے ورنہ عرب مین تانبے کا سکہ نہ چلے گا -

آبادی کے آخر کنارے پر دامن کوہ مین ایک بزرگ سید ابوبکر عیدروس کا مزار ہے اکثر لوگ وہان فاتحہ خوانی کو جاتے ہین اور عمارات قدیم کے کچھ نشان پائے جاتے ہین لیکن ان پر کامل وثوق نہین ہوسکتا -

آبادی عدن میں مسافروں کو دیکھ کر سیاہ فام شمالی قوم کے بچے بھیک مانگنے اور دو کانوں پر لیجانے یا راستہ بتانے کے واسطے ساتھ ہو لیتے ہیں۔ ان بچوں سے ہوشیار رہنا چاہیے اگر ذرا بھی غفلت ہوتی ہے اور انکو موقع ملتا ہے تو صاف جیب کتر لیتے ہیں یا ہاتھ ڈالکر چرا لیتے ہیں۔

قرنطینہ کامران

عدن سے چلکر تیسرے دن جزیرۂ کامران ملیگا یہ مقام دولت عثمانیہ کی حکومت میں ہے ہندوستان کے رہنے والے جو حج کو آتے ہیں انکو اس جزیرے میں دس دن بغرض تبدیل آب وہوا قیام کرنا ہوتا ہے۔ اس قیام کا نام قرنطینہ ہے۔

اس جزیرے میں سمندر کے کنارے پر مکانات خس پوش مثل بارکوں کے ایک دوسرے سے جدا بنا دیے ہیں ان بارکوں میں بلا تمیز اور بغیر لحاظ پردہ وغیرہ زن ومرد ٹھہرنا ہوتا ہے۔ شریف پردہ دار عورتیں چادر جاجم جو کچھ انکے ساتھ ہو وہ اس سے آڑ کر لیتی ہیں۔ ایک بارک میں کم از کم پچاس آدمی آتے ہیں۔ ہر بارک پر ایک محافظ رہتا ہے جو بارک کو صاف رکھتا ہے اور رات کو لالٹین جلاتا ہے۔ ایسی سولہ یا اٹھارہ بارکوں کو ایک کیمپ کہا جاتا ہے اور بالفعل چھ کیمپ کل جزیرۂ کامران میں موجود ہیں ہر کیمپ کے واسطے ایک ڈاکٹر مقرر ہے جس ترتیب سے جہاز پہونچتے ہیں علیحدہ کیمپ میں مسافر رکھے جاتے ہیں ایک کیمپ کے مسافر دوسرے میں جانے نہیں پاتے خیمہ اگر ساتھ ہو اور ڈاکٹر متعینہ قرنطینہ مانع بھی نہو تو اسمیں رہنے کا انتظام ہو سکتا ہے۔

اس جزیرے میں دنکو بہت گرمی ہوتی ہے اکثر ہوا سے تند چلتی ہے اور خاک اڑتی ہے۔ رات کو گونہ خنکی ہوتی ہے لیکن باہر سونا مضر ہے۔ شبنم بہت گرتی ہے اور عموماً بخار پیدا کرتی ہے۔

مسافر جب اس جزیرے کے بندر میں پہونچیں اسباب باندھکر باحتیاط درست کر لیں اور تمام اسباب اگر مناسب ہو اور ڈاکٹر قرنطینہ بھی مانع نہو تو کسی ملازم جہاز کے

سپرد کردین اور ضروری سامان لیکر جزیرے مین چلے جائین۔ یہان دس روز قیام ہوگا لکڑی و پانی یہان بھی مفت ملیگا اور بھی اشیاے ضروری ملجاتی ہین اور جس چیز کی حاجت ہو اور قواعد قرنطینہ کے بموجب اوسکا استعمال ممنوع نہو تو ڈاکٹر ٹھیکہ دار فراہمی اجناس سے کہکر جو اکثر ہر کیمپ مین رہتا ہے منگا دے گا۔

جہاز سے اوترنے اور پھر چڑھنے کا کشتی کا کرایہ اور نیز اسباب کو کنارہ سمندر سے بارک قیام تک پہونچانے کی اجرت جہاج کے ذمہ نہین ہے اگر اسباب اوٹھانے والون کو بطور انعام کچھ دیدیا جاوے تو اپنی خوشی پر منحصر ہے۔

قرنطینہ کی فیس دس روپیہ یا جیسا حکم ہو دینا پڑتی ہے اور نادار و مفلس بعد تحقیقات معاف کردیے جاتے ہین۔

ہر جہاز کو جو ہندوستان سے آوے دس روز یہان قیام کرنا ضرور ہے گاہ گاہ اگر بدقسمتی سے ہنگام قیام قرنطینہ مسافرون مین مرض وبائی پھیل جاتا ہے تو بجاے دس روز کے قرنطینے کی مدت زیادہ کردیجاتی ہے اور اس زیادتی کا کچھ ایسا پیچیدہ حساب ہے کہ وہ بڑھتا ہی رہتا ہے اور بالآخر جہاز ہندوستان کو واپس کردیتے ہین۔ پہلے جو ہم تاکید کرچکے ہین کہ آخر جہاز مین آنا خلاف مصلحت ہے وہ اسی اتفاقیہ افزائش کے سبب سے ہے۔

کامران مین امسال جنوری سے قرنطینہ شروع ہوگا اور اگست تک رہے گا بعد اگسٹ جو جہاز آوین گے وہ جدہ مین قرنطینہ کیے جاوین گے۔

جدہ مین قرنطینہ کے واسطے آبادی سے پانچ میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا جزیرہ واقع ہوگیا تھا وہان پختہ مکانات بنادیے ہین بہ نسبت کامران کے یہان مسافر کسیقدر آرام پاتے ہین۔

کامران مین اگر لکڑی و پانی کی زیادہ ضرورت ہو تو اپنی بارک کے محافظ کو راضی رکھنے سے مل جاتا ہے۔

جبتک کامران مین قرنطینہ رہتا ہے انگریزی کانسل مقیم حدیدہ یہان

آجاتا ہے اور ہندی حجاج کی خبرگیری کرتا ہے۔

یلملم

کامران سے چلکر دوسرے کبھی تیسرے دن وہ جگہ آوے گی جسکو یلملم کہتے ہیں اعر ہندوستان سے آنیوالے مسافر حنفی مذہب یہان سے احرام باندھتے ہین۔

چونکہ اس سالے مین مسائل کی بحث منظور نہین ہے اسلیے ہم معافی چاہتے ہین کہ ہمارے سادے بیان پر نکتہ چینی نکیجاوے۔

یلملم ایک پہاڑی کا نام ہے جو لب سمندر واقع ہے اور اوس پہاڑی کے نیچے سعدیہ نام ایک چھوٹی سی بستی ہے جو اہل ہند و یمن کا میقات ہے حالت رفتار مین وہ پہاڑی جہاز سے نظر نہین آتی لیکن کپتان جہاز جو بارہا حاجیون کو لیجا چکے ہین وہ اوس مقام کو جانتے ہین اور قبل اسکے کہ جہاز اوسکے محاذی مین آوے حجاج کو مطلع کردیتے ہین۔

یلملم سے اگر براہ خشکی سفر کیا جاوے تو مکہ مکرمہ دو دن کی راہ ہے اور تیس برس پہلے جبکہ عموماً حجاج بادبانی جہازمین آتے تھے یلملم ہی پر جہاز سے اوترتے تھے اور احرام باندھکر کعبۃ اللہ کو جاتے تھے فی زمانناً اگبوٹ جدہ مین لنگر انداز ہوتے ہین اور یلملم گویا بالکل ہی ترک ہوگیا ہے۔

حضرات مذہب اثنا عشریہ ابتک وہین جاکر احرام باندھتے ہین یعنی وہ اول جدہ آتے ہین اور یہان سے بسواری شتر سعدیہ کو جاتے ہین اور وہان سے مکہ مکرمہ پہونچتے ہین۔

احرام کے واسطے جیساکہ ہمنے پہلے بھی بیان کیا ہے دو چادرین بغیر سی ہوئی چاہئین عرض و طول ہر ایک کا اسقدر ہو کہ کمر سے پنڈلی تک بدن چھپ جاوے اور چہار طرف سے بخوبی ڈھانک سکے اور دوسرے جو شانون سے اوڑھین ایک طرف سے دوسری طرف تک تمام جسم کو چھپا سکے۔

احرام باندھنے کے واسطے حتی المقدور غسل کرنا اچھا ہے اور اگر بوجوہ ممکن
نہو تو وضو ہی کرے اور خوب پاک صاف ہوکر احرام باندھنا چاہیے۔

احرام کی چار صورتین ہین یعنی قران و تمتع و افراد و عمرہ - انمین سے جو صورت منظور ہو یا جسکا
وقت ہو اول دو رکعت نماز نفل پڑھکر اوس قسم کے احرام کی نیت کرے اور لبیک کہے۔

اگرچہ تمام سفر حج مین سختی و درشتی ہاتھ و زبان سے منع ہے لیکن بعد احرام کے
یہ تمام چیزین یعنے محاربہ شکار دانستہ بال اوکھیڑنا ناخن کترنا جماع کرنا خوشبو
لگانا ناشائستہ کشی کرنا وغیرہ وغیرہ حرام ہین۔

۱- قران وہ ہے کہ حج و عمرے کا ایک ساتھ ہی نیت کرکے احرام باندھا جاوے۔
۲- تمتع وہ ہے کہ اشہر حج مین عمرے کی نیت سے احرام باندھے۔
۳- افراد وہ ہے کہ تنہا حج کی نیت سے ہو۔
۴- عمرہ- جو لوگ کہ قبل عید رمضان مکہ مکرمہ مین پہونچین انکو عمرے کا احرام باندھنا ہوگا۔

اگر آپ حج سے بہت دن پہلے مکہ مکرمہ مین پہونچنے والے ہین تو صورت
دوم مناسب ہے کہ مکہ مکرمہ مین پہونچکر طواف کعبہ وسعی و صفا و مروہ و سر مونڈنے
یا بال ترشوانے کے بعد احرام کھول دیا جاوے کیونکہ عرصہ دراز تک محرم رہنا
آداب احرام مین نقصان لاوے گا۔

اگر حج کسی قریب میقات سے گذرنا ہے اور آپ تخمینہ کر سکتے ہین کہ
دس پانچ روز پہلے حج سے داخل کعبہ ہون گے تو صورت اول اختیار کرنا اچھا ہے
اور اگر صورت سوم بھی اختیار کیجاوے تو ممکن ہے۔

صورت ثالث بیشتر وہ لوگ عمل مین لاتے ہین جو حدود میقات مین رہتے ہین کہ وہ حج سے
ایکدن پہلے یا حج ہی کے دن اپنے گھر سے چلکر عرفات مین پہونچ جاتے ہین۔

نیز حالت احرام مین سر کھلا رکھنا ہوگا اور جوتہ ایسا استعمال مین لانا چاہیے
کہ پیر کے اوپر کا انگلیون کے بعد سب حصہ کھلا رہے۔

حالت احرام مین نماز کی ترتیب اور تلاوت قرآن بہ نسبت فضول بیٹھکر

وقت گذارنے کے بہتر ہے۔

عورتوں کے احرام میں تغیر لباس میں ہوتا ہے انکو سر پر ایک رومال باندھنا چاہیے کہ بال تابو میں ہیں اور ٹوٹے نہ پاویں اور جب باہر نکلیں تو برقعہ کے اوس حصہ میں جو چہرے کو چھپاتا ہے تیلیوں کی بنی ہوئی کوئی چیز یا پنکھا لگالیویں کیونکہ کپڑا منہہ پر رکھنا یا ڈالنا منع ہے۔ عورتوں کے احرام کی چیزیں پنکھا وغیرہ بمبئی میں ملتی ہیں قبل از روانگی خرید لینا اچھا ہے۔

مطوفان مکہ مکرمہ

یلملم کی محاذات سے یا یوں کہیے کہ جس جگہ سے آپ نے احرام باندھا ہے اگر صبح کو گذرا ہے تو شام کو اور اگر ظہر و عصر کے درمیان واقع ہوا ہے تو دوسرے دن آپکا جہاز بخیریت تمام انشاء اللہ بندر جدہ میں داخل ہوگا یہاں آپ کو یہ امر تجویز طلب پیش آویگا کہ مکہ مکرمہ میں آپکا مطوف کون ہے یا کون ہوگا۔

مطوف وہ جماعت باشندگان مکہ مکرمہ سے ہے کہ حجاج کو جدہ سے آکر خود لیجاتے ہیں یا اپنا آدمی بھیج دیتے ہیں اور اکثر مطوفوں نے جنکے پاس زیادہ حجاج آتے ہیں ساکنان جدہ کو خدمت حجاج کیواسطے اپنا وکیل مقرر کر رکھا ہے لہذا وہ خود یا اونکے ملازم یا وکیل حجاج کے قیام جدہ و روانگی مکہ مکرمہ وغیرہ میں مدد دیتے ہیں اور مکہ مکرمہ میں مطوف بذات خاص یا اوسکے رشتہ دار یا ملازم طواف وغیرہ و ارکان حج ادا کراتے ہیں مقامات زیارت پر لیجاتے ہیں عرب کے رسم و رواج سے آگاہی دیتے ہیں مکان کرایہ دلانا نوکر کی حاجت ہو تو حسب لیاقت و ضرورت آدمی بہم پہونچا دینا اور جملہ ضروریات فراہم و مہیا کرنا گویا انکی خدمت ہے۔ حجاج حسب توفیق انکی خدمت و محنت پر نظر کرکے زر نقد سے معاوضہ محنت کر دیتے ہیں۔ ان لوگوں کی یہی معاش و آمدنی ہے اور حجاج بھی جہانتک از راہ سیرچشمی انکو زر نقد و پارچہ وغیرہ سے مدد دیں داخل ثواب ہے۔

ہندیون کے مطوف بھی اکثر ہندی ہی ہین اور خالص اہل عرب چندہی ہونگے لیکن سب ہندی زبان بولتے ہین۔

ہندوستان مین بکثرت ایسے خاندان ہین جنکا مطوف مکہ مکرمہ مین مقرری ہے مثلاً کسی خاندان کا ایک آدمی کسیوقت مین حج کو آیا اور اوسنے خود یا کسیکی سفارش سے ایک آدمی کو اپنا مطوف قرار دیا بعدازان گویا وہ مطوف اوس خاندان کا ہوگیا اسیلیے ہم خیال کرتے ہین بہت آدمی ایسے نکلین گے جو اپنے مطوف کو قبل پہونچنے مکہ مکرمہ کے جانتے ہون گے۔

یہ بھی قرین قیاس ہے کہ پُرانے حاجی اوس مطوف کے حال و اوصاف سے جسکو وہ جانتے ہین اپنے رفقاے یا اہل شہر کو جبکہ وہ حج کا ارادہ کرین مطلع کرسکتے ہین اور حاجیون کو اختیار ہے کہ عرب مین پہونچکر اوسی آدمی کو جسکی تعریف وہ اپنے دوست اور پُرانے حاجی سے سُن چکے ہین مقرر کرلین۔

قدیم الایام سے حسب مشورہ باہمی اور بمنظوری حضرت شریف صاحب مطوفون کے درمیان مین یہ بھی فیصلہ ہوگیا تھا کہ جس مقام کے حاجی جس مطوف کے پاس بکثرت آتے تھے اوس شہر کے تمام حاجی وہی مطوف لے لینے کا مجاز تھا اور اوسکی صراحت کے واسطے ہر مطوف کو ایک ایک سند دیدی گئی تھی تاکہ اوسکی تمیز ہوجاوے اور آئندہ کو کوئی مناقشہ پیدا نہو۔ یہ انتظام عرصہ دراز سے جاری تھا لیکن بیشتر اس بندوبست سے حاجی و مطوف دونون چندان خوش نتھے بارہا ایسا ہوا کہ ایک شخص کسی مطوف کے پاس جانا چاہتا ہے جسکو وہ اول سے جانتا ہے یا جسکی نسبت وقت روانگی اوسکے کسی دوست نے سفارش کی ہے لیکن عرب مین پہونچکر بموجب اوس رسم کے جو بیان حاجی بھی اپنی خواہش کے موافق مطوف کے پاس نہین جاسکتا تھا بلکہ فہرست کے حساب سے جس مطوف کے پاس بلحاظ سکونت اوسکو جانا چاہیے مجبوراً جانا پڑتا تھا۔ یہ معاملہ چندسال سے طرح طرح رنگ بدلتا رہا بالآخر دو سال سے ہمارے انصاف طبع اور آزادی پسند شریف صاحب نے حکم قطعی صادر فرمایا کہ ہر حاجی کو اختیار ہے

جسکو وہ خود جانتا ہو یا جسکو پسند کرے اپنا مطوف مقرر کرے۔

باوجودیکہ حضرت شریف صاحب نے حاجیون کو آزادی دیدی ہے تاہم بعض وقت مطوف کسی مالدار حاجی کو دیکھ کر بلا اوسکی رضامندی کے اپنے قبضے مین لانیکی خواہش کرتے ہین لیکن اگر حاجی کو اوس مطوف کے پاس جانا منظور نہو اور حاجی بھی اپنی ضد پر مضبوط ہو جاوے تو مطوف صاحب کو خاموش ہونا پڑے گا۔

ناواقف یا سادہ مزاج حاجی کو مطوف یہ دھمکی یا ڈرایا کرتے ہین کہ وہ اوسکو طواف نکرا وینگے پس اگر حاجی مین وقوف اور عقل ہے تو اونکو روک سکتا ہے اور صاف جواب دیسکتا ہے کہ وہ خود طواف کرے گا۔

طواف کی دعائین ناظرین اس کتاب کے دوسرے حصے مین پاوینگے اور نیز علیحدہ چھپی ہوئی بمبی و مکہ مکرمہ مین ہر کتب فروش کے پاس ملتی ہین پس ہر آدمی جو پڑھنا جانتا ہے خانہ کعبہ کے گرد سات بار پھر کر اون دعاؤن کو پڑھ سکتا ہے اور اگر دعا پڑھنے مین دشواری ہو تو صرف تسبیح و تہلیل و تکبیر پڑھتے ہوے سات پھیرے کر لینا کافی ہے اسیطرح سعی صفا و مروہ بھی پوری ہو سکتی ہے۔

جدہ مین جہاز سے اوترنا

جدہ کنارے سمندر پر آباد ہے اوس کے مکانات جہاز سے بہت خوبصورت نظر آتے ہین اور مسافرونکو یکایک دور سے دیکھنے مین ایک شہر پر رونق معلوم ہوتا ہے۔

جدہ کا بندر سیدھا اور صاف نہین ہے کشتی بڑی پیچ اور محنت سے اوس مقام تک پہونچتی ہے جہان جہاز لنگر انداز ہوتے ہین۔

لب ساحل قرنطینہ آفس اور ٹرکی پاسپورٹ کا دفتر ہے اہل قرنطینہ وقتاً فوقتاً دوربین سے جہازونکی آمد دیکھتے رہتے ہین جب کوئی جہاز آتا نظر آتا ہے فوراً زرد پھریرہ چڑھا دیتے ہین جس سے یہ مطلب ہے کہ کوئی مسافر تاحصول اجازت نیچے نہ آنے پاوے۔ بلا اجازت انسپکٹر قرنطینہ مسافر اوترنے نہین پاتے اور ملاح کشتیان جہاز تک نہین لیجا سکتے۔

جس وقت جہاز لنگر انداز ہوا فوراً کپتان کو کنارے پر آکر جہاز و مسافرونکا حال انسپکٹر قرنطینہ سے کہنا ہوگا اور انسپکٹر استفسار و تحقیقات حالات کے بعد مسافرون کو نیچے آنیکی اجازت دیتا ہے لیکن کامران سے چلکر اگر پھر کوئی حادثہ پیش آیا ہے یا مرض وبائی شروع ہو گیا ہے تو ممکن ہے کہ دوبارہ جہاز و مسافر قرنطینے مین رکھے جاوین لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے جو جہاز کامران مین دس روز رہ چلتا ہے وہ اکثر پاک و صاف ہی پہونچتا ہے۔

گاہ گاہ انسپکٹر خود جاتا ہے اور اپنی کشتی کو جہاز کے قریب ٹھہرا کر بعد از استفسار حال جیسا مناسب وقت ہوتا ہے حکم دیتا ہے۔

سال گذشتہ سے جدہ مین ایک نہایت تکلیف دہ قاعدہ قرنطینے کا جاری ہوا ہے یعنی ہر جہاز جو کامران سے وہان پہونچتا ہے باوجودیکہ اوسمین کوئی مرض یا خرابی نہو جہاز و مسافر دونون کو ۲۴ گھنٹے قرنطینہ مین رہنا ہوتا ہے۔ انسپکٹر کا حکم پاتے ہی کشتی والے فوراً جہاز پر آتے ہین اور نہایت بے ترتیبی سے جلد جلد اسباب و مسافرونکو لیکر قرنطینے کے جزیرے مین لیجاتے ہین وہان جاکر اسباب بدستور کشتیونمین لدا رکھتے ہین اور مسافر مکانونمین چلے جاتے ہین اور ۲۴ گھنٹے کے بعد کنارے پر لاتے ہین۔ فرض کیجیے اگر جہاز دوپہر کو پہونچا ہے تو کشتی مین بیٹھ کر دھوپ مین جزیرے تک جانا ہوگا کھانے پینے کی جدا تکلیف ہوگی اور دوسرے دن پھر دھوپ ہی مین واپس آنا ہوگا پھر احرام کی حالت تمام بدن دھوپ سے جلجاتا ہے۔ اس نئے حکم کی موقوفی کی بابت کوشش ہو رہی ہے۔

کشتیبان عموماً سیاہ فام غلام ہین اور بعض عرب بھی ہین زبان انکی عربی ہے۔

حجاج کو لازم ہے کہ ملاحون کی جلدی کا خیال نکرین بلکہ اپنے اطمینان کے موافق جس کشتی مین اونکے ہی ہمجنس سوار ہوتے ہون خود بھی بیٹھ لین۔ اکثر مسافر علیحدہ کشتی لینے کی خواہش کیا کرتے ہین لیکن یہ آرزو جدہ مین پوری نہین ہوسکتی یہان کی کشتیان بڑی ہین جنمین چالیس پچاس آدمی بیٹھ سکتے ہین لہذا کشتی والا دس پانچ آدمیون کو پوری کشتی نہین دے سکتا لیکن اگر

کوئی صاحب اپنے کسی دوست اہل جدہ کو پہلے سے اطلاع دیدین اور وہ اونکے واسطے مخصوص کشتی کا انتظام کردے تو ممکن ہے۔

جہاز سے فی مسافر مع اسباب کشتی مین بٹھاکر کنارے تک لانے کا سرکار ترکی سے پانچ قرش (آٹھ آنے سے کچھ کم) مقرر ہے لیکن عموماً ملاح آٹھ آنے لیتے ہین اور مسافر بھی غیر ولایت کے حساب سے ناواقف ہونی کی وجہ سے آدھا روپیہ ہی دیدیتے ہین۔

اگر جدہ مین نئے قاعدے کے بموجب مسافر قرنطینہ مین جاوین گے تو فی آدمی ڈیڑھ روپیہ دینا ہوگا۔

مسافر مع اسباب سے غالباً اصلی غرض یہ ہوگی کہ ایک آدمی کا ضروری سامان سفر ہو لیکن یہان ہم دیکھتے ہین حجاج بہت زیادہ اسباب لاتے ہین جسکے اوتارنے مین بلاشبہ ملاح کو تکلیف ہوگی اسلیے بیشتر جن آدمیون کے پاس اسباب زیادہ ہوتا ہے ملاح اوسکی اجرت علیحدہ لیتا ہے۔

قرنطینہ پلیٹ فارم پر سب مسافر زن و مرد کشتی سے اوتر آتے ہین اور اونکا اسباب اوسیطرح کشتی مین کھا رہتا ہے اور ملاح دوسرے جانب جہان اسباب اوتارا جاتا ہے کشتی کو لیجاتا ہے لہذا جسوقت آپ پلیٹ فارم پر آجاوین تو نقد وغیرہ اگر کسی محفوظ صندوق مین نہو یا اور کوئی چیز جسکی دست برد کا خیال ہو اور بلا تکلف ہاتھ سے اوٹھا سکتے ہون تو اوسکو ساتھ لے لینا مناسب ہے کیونکہ کبھی ایسی چھوٹی چیزین گم یا دوسرے مسافرون کے اسباب مین رلکر ضائع ہوجاتی ہین۔ حتی القدور کشتیبان باوجود سیاہ روئی چور نہین ہین لیکن قیمتی چیز کا بے احتیاطی سے چھوڑنا بھی خلاف مصلحت ہے۔

قرنطینہ پلیٹ فارم پر آنے سے پہلے یہ بھی التزام ضرور ہے کہ پاسپورٹ انگریزی جو آپ سنولینے ضلع یا بمبئی سے حاصل کیا ہے وہ ساتھ ہو جب ہی آپ پلیٹ فارم پر قدم رکھین گے کونسلات انگریزی کا سپاہی پاسپورٹ طلب کیگا

اور اوسکا ہر ایک پرت خود نکال لیگا دوسرا ورق آپ کو واپس دیدے گا۔ پاسپورٹ گویا اسبات کی علامت ہے کہ آپ رعایائے انگریزی ہین اور کوئی ضرورت ہو تو کونسل انگریزی سے اوسکے ذریعہ سے مدد مل سکتی ہے۔

پاسپورٹ لینے کے بعد آپکو ایک کمرے کی کھڑکی بتائی جائیگی کہ وہان جائیے اور ایک روپیہ سات آنے فیس داخلہ یا فیس قرنطینہ ادا کرکے ایک رسید لیجیے۔ اس رسید لینے کے بعد ایک دروازے کیطرف اشارہ ہوگا جہان پانچ چھ ترکی سپاہی بیٹھے ہونگے اور جسکے پاس وہ رسید ہوگی وہ رسید کا گوشہ چاک کرکے دروازے کے باہر نکال دینگے یہانسے نکلنے مین بھی احتیاط لازم ہے کہ سب ہمراہی زن و مرد بچے وغیرہ ایکدم ایک ساتھ ہی نکل جاوین اور اول ہی سب کرکے سب کے واسطے رسیدین لے لیجاوین جون ہی کہ آپ اس دروازے کی دہلیز پر (جسکا ابھی بیان ہوا ہے) قدم رکھین گے کہ آپکو دروازے سے لیکر قریب پانچ چھ گز تک دو طرفہ کرسیون پر آدمی بیٹھے ہوئے ملین گے اور ابھی آپ نے دونون قدم خوب جماکر زمین پر نہین رکھے ہین کہ ایک آدمی معقول صورت خوش لباس عمامہ عربی سر پر رکھے ہوئے آپسے سوال کریگا کہ آپکا مطوف کون اور مسکن کہان ہے اس سوال کا جواب آپ وہی دین گے جو ہمنے پہلے بیان کیا ہے یعنے مطوف کا نام بتایئےگا جو قبل از روانگی مقرر کر لیا ہے یا جو آپ کا خاندانی سالہا سال سے چلا آتا ہے۔ اگر کوئی مطوف مقرر نہین ہے اور آپ کسیکا نام بھی نہین بتلاتے تو ضلع و سکونت کی تمیز پر جو شخص آپکا مطوف ہوسکتا ہے کیا جاوے گا۔ سوال کنندہ اس جماعت موجودہ کا شیخ یا سردار ہے اور اس تشخیص کے بعد آپکو اوس مطوف یا اوسکے وکیل کے جو حاضر ہو حوالہ کریگا۔ اسوقت سے اس آدمی پر لازم ہوگا کہ آپکی ہر طرح خبر گیری کرے اور ہر جملہ ضروری مدد دے۔

یہ جگہ جہان آپکے مطوف کی تشخیص ہوتی ہے ایک چھوٹا سا میدان ہے جسکے چہار طرف لکڑیکا جنگلہ لگا ہے اور اوپر دھوپ کی حفاظت کے واسطے تختے سے پاٹ دیا ہے ایکطرف کو ایک تختے کی کوٹھری بنی ہے اور اوسمین ایک ترکی افسر کچھ کتابین اور صندوق لیے بیٹھا ہے۔ یہان آپکو فی آدمی چودہ آنے پاسپورٹ

ترکی کے بابت دینا ہونگے - عورتین جنکے شوہر ساتھ ہون اس فیس پاسپورٹ سے بری ہین - جب یہ فیس بھی آپ دے چکے تو ایک دروازے سے جو اوس کوٹھری کے متصل ہے اور جسپر ایک پیرانہ سال مگر غضبناک صورت کا ایک سپاہی کھڑا رہتا ہے باہر نکال دیا جاوے گا -

جو لوگ یہ قرنطینہ و پاسپورٹ کی فیس ادا نہین کرتے اونکو کچھ عرصے روک لیا جاتا ہے اور جب ادا کر نہ کرانے نکلواتے ہین تو سب کے بعد مساکین مین شمار کرکے چھوڑ دیتے ہین قرنطینہ و پاسپورٹ کی کشاکش اور مطوفین کے سوال و جواب کے بعد آپ اپنے آپ کو ایک کھلے ہوے میدان مین لب ساحل پاوینگے کہ کشتیان آپ کا اسباب بھرے ہوے کنارے پر لگی ہین اور مسافر جو پہونچتے جاتے ہین اونکا اسباب مزدور زمین پر لاکر بے ترتیب ڈال رہے ہین اور غریب مسافر خود بھی کشتی سے لاکر جمع کر رہے ہین جو اسوقت ایک طوفان بے تمیزی ہوتا ہے ادہر اسباب نکل رہا ہے اودہر اسیکی فکر ہے ایک طرف ملاح و حمال شور و غل مین مصروف ہین دوسری طرف عرب لڑکے شربت وغیرہ بیچتے پھرتے ہین غرض اسباب کی حفاظت اور اوسکا ایک جگہ جمع کرنا اور نگاہ رکھنا ضرور ہے - مطوف کا آدمی اکثر اپنے اپنے مسافرون کے ساتھ رہتا ہے اور اونکو ہر بات مین مدد دیتا ہے -

یہ جگہ جہان آپ کا اسباب کنارہ سمندر پر رکھا جا رہا ہے داخل شہر نہین ہے بلکہ دروازہ شہر اور کنارہ سمندر کے درمیان مین ایک میدان واقع ہو گیا ہے اسی میدان مین ایک قہوہ خانہ بھی ہے جہان بے ڈھنگی چارپائیان بچھی ہین اور عرب بیٹھے قہوہ و چاے پی رہے ہین - ایسے ہی اور سب قہوہ خانون مین ہر ایک بیٹھ سکتا ہے - ایک مسجد بھی اسی قہوہ خانہ کے قریب ہے جسکو سال گذشتہ مین اہل ہند مقیمان جدہ نے مرمت کرکے قابل ادا ے نماز کر دیا ہے اور نہر کا نل بھی اسکے پاس ہے جو ایک برج نما شکل خوبصورتی سے تعمیر کیا ہے اسکے بعد دروازہ شہر ہے -

کنارہ سمندر سے سب اسباب اوٹھا کر یا حمالون سے اوٹھوا کر اول کسٹم

ہوس مین لیجانا ہوگا کہ قابل محصول اشیاء پر کسٹم یا چنگی دیجاوے - حاجیون کے اسباب پر مال تجارتی کی نسبت نصف محصول لیا جاتا ہے - اہالیان کسٹم نہایت جلد عجیب بے عنوانی سے صندوق و بیگ کھول کر دیکھتے ہین اور چونکہ انبوہ کثیر کو جلد کم کر دینا ہوتا ہے اسلیے اتنی مہلت ملنا کہ کھلے ہوے اسباب کو دوبارہ ترتیب سے باندہا جاوے مشکل ہے لہذا اوسی حالت مین کچھ کھلا کچھ بندھا حمال اوٹھا کر کسٹم کے باہر ایک فراخ سڑک پر جہان کچھ دکانین اور چھوٹا سا بازار ہے لیجا کر ڈال دیتے ہین - قابل محصول اشیا پر حسب قانون ترکی محصول لیا جاتا ہے لیکن آپ کو یہ تحقیق ہونا کہ کس اسباب پر کس قدر محصول لیا گیا بہت دشوار ہے کیونکہ جلدی اور ناواقفیت زبان اس تحقیق کی مانع ہے - مطوف اس کام مین مدد دیتے ہین اور وہی محصول وغیرہ ادا کرتے ہین - کبھی کبھی بعض مطوفون کے نوکر اس ادائے محصول مین کچھ غبن بھی کر جاتے ہین - گاہ گاہ کسٹم کے چپراسی وغیرہ کو کچھ دیکر بھی لوگ اپنا کام نکال لیتے ہین اور ایک برائے نام دیکھ بھال ہو کر اسباب چھوڑ دیا جاتا ہے -

خشک تماکو و ناس و چرٹ کا لانا ممنوع ہے ان چیزونکو فوراً پکڑ لیتے ہین اور انپر اسقدر زیادہ مقدار محصول مقرر ہے کہ اوسکی اصل قیمت سے بھی بڑھ جاتا ہے لہذا حتی المقدور حجاج کو ان چیزون کا نہ لانا ہی اچھا ہے - حقے مین پینے کی بنی ہوئی تماکو کی ممانعت نہین ہے - ہتھیار و ن مین نہری مارٹنی بندوق لانیکی اجازت نہین ہے اگر کوئی لاتا بھی ہے تو وہ اوسکی واپسی تک کسٹم مین بطور امانت رکھی رہتی ہے - مطبوعہ کتابین ہر زبان و ہر فن کی ممنوع ہین اونکے واسطے خاص اجازت سلطانی کی درکار ہوتی ہے یہانتک کہ قرآن شریف بھی بہ تعداد کثیر بطور تجارت نہین لانے دیتے ایک دو کتاب کی کچھ روک ٹوک نہین ہے -

عورتون کے واسطے ضرور ہے کہ جب جہاز سے اوترین تو اپنا زیور اپنے پاس برقع کے نیچے ساتھ رکھین اور جہانتک پہننا ممکن ہو پہن لین کیونکہ اکثر ہم نے دیکھا ہے کہ عورتین سب زیور کو اکٹھا کر کے کسی صندوق مین رکھ دیتی ہین اور کسٹم والے اوسکو ایک رقم خیال کر کے قابل محصول سمجھ لیتے ہین - نقد روپیہ

چاہے کسیقدر ساتھ ہو کوئی محصول نہین ہے۔
اسباب کی مزدوری کنارہ دریا سے کسٹم مین ملاحظہ کرا کے تا محل قیام پہونچانا
فی بکس و گٹھری کلان چار قرش مقرر ہے مگر مطوف اپنے اپنے حاجیون کا اسباب بکفایت
پہونچ جانیکا بندوبست کردیتے ہین اور حمال بھی انھین سے راضی رہتے ہین۔

قیام جدہ

جدہ مین ترتیب اسباب و رفع تکان و دیگر سامان ضروری کی غرض سے
بعد اختتام سفر دریائی دو چار روز ضرور قیام کیا جاتا ہے۔ یہان قیام کیواسطے سرائے
یا ہوٹل یا مسافر خانہ نہین ہے بلکہ وکلاء مطوفین مکہ مکرمہ نے جو جدہ مین رہتے ہین اور
جنکا کسیقدر حال ہم آئندہ لکھین گے اس کام کیواسطے مکانات مقرر کر رکھے ہین ہر
وکیل یا اجنٹ اپنے مطوف کے حاجیون کو اپنے مکان مین لیجاتا ہے اور حسب خواہش
و ضرورت جگہ دیتا ہے ایک کمرے مین اگر چند آدمی رہین تو فی کس ڈھائی قرش یومیہ
اس قیام کی بابت دینا ہوتا ہے اور اگر علیحدہ بڑا کمرہ جسمین سب ضروریات بھی
مہیا ہون درکار ہو تو اوسکے واسطے وہ بلاشک زیادہ کا مستحق ہوگا۔ پلنگ پر سونے کا عرب مین
عموماً رواج نہین ہے لہذا یہان آپ کو پلنگ نہ ملیگا مگر جسکے مکان مین آپ فروکش ہین وہ
حسب خواہش آپکے پلنگ مہیا کرسکتا ہے اس سلسلے مین یہ بات ضرور قابل لحاظ ہے کہ کنارے
سمندر سے جب اسباب کسٹم مین جانا شروع ہو تو مستورات کو اگر آپکے ساتھ ہین اپنی جائے قیام پر یعنی
اوس مکان مین جہان آپکے مطوف کے وکیل نے آپکو ٹھہرانا مقرر کیا ہے بھیجدیجیے تاکہ جبتک آپ
کسٹم سے فارغ ہون عورات حیران نہ رہین اور دھوپ مین کھڑے رہنے کی تکلیف نہ اوٹھادین۔
یہان گاڑی پالکی کوئی سواری نہین ہے پس عورت مرد سبکو پیادہ چلنا ہوگا۔

بالفعل جو سالہا سال سے جدہ مین ہندی حجاج کے ٹھہرانے اور اونکی ضروریات
بہم پہونچانے اور مکہ مکرمہ کو روانہ کرنے کا انتظام کر رہے ہین وہ مفصل ذیل
چار آدمی ہین۔

۱ شیخ عبدالرحیم بخش۔ قدیم باشندہ آگرہ۔
۲ عبدالقادر بخش " "
۳ احمد بسیونی ساکن جدہ
۴ محمد علی ساکن بنگالہ

نمبر اول حسب منظوری حضرت شریف مکہ مکرمہ و کانسل انگریزی مقیم جدہ ان سب پر شیخ یعنے سردار ہین اگر انسے کوئی بے عنوانی یا غلطی ہو تو یہ اوسکی اصلاح کرتے ہین۔
علاوہ ان چار کے اور بھی دو تین آدمی ہین لیکن وہ مخصوص کسی فرقے کیواسطے ہین اور نہ اونکو کوئی شہرت حاصل ہے۔
عموماً ہندی و بنگالیون کو یہی چار آدمی اپنے مکانون پر ٹھہراتے ہین اور ہندوستان کی روانگی کے وقت کرایہ جہاز بھی بیشتر انھین کی معرفت ہوتا ہے لیکن انکا معاملہ بمبی کے دلالون سے بہر نوع اعلی درجے کا ہے۔
جدہ مین مثل بمبی کے جہاز کے دلالون کے واسطے کوئی قانون نہین ہے۔

حالات جدہ

جدہ شرقی کنارہ بحر احمر پر آباد ہے آبادی اسکی تیس ہزار نفوس سے زیادہ نہین ہے لیکن مکان خوبصورت ہین ہر قوم کے آدمی سوائے ہندو یہان رہتے ہین اور تجارت کرتے ہین حجاج کے نزول اور عرب کا تجارتی بندر ہو جانیکے سبب ایک رونق ہو گئی ہے سڑک وغیرہ کا کوئی معقول انتظام نہین ہے اکثر گلیان تنگ اور ناصاف رہتی ہین۔ بازار قریب ایک میل لمبائی مین دو طرفہ واقع ہے تمام دنیا کی چیزین ملجاتی ہین مگر از صد گران۔ ایک انگریزی دواخانہ بھی ہے جسمین ضروری و رواجی دواؤن کی بیحد قیمت دینا ہوتی ہے۔
ترکی گورنمنٹ کا ایک افسر مثل حاکم ضلع کے یہان رہتا ہے اور اب دو سال سے پولیس کا بھی انتظام ہوا ہے۔ شہر کے دروازون اور دیگر مقامات پر

حسب موقع سپاہیون کی چوکیان ہین۔
قابل دید و یادگار سواے مزار حضرت حوا کے اور کوئی چیز نہین ہے۔ حضرت حوا کا
مزار شہر سے باہر ہے۔ شہر کے اندر تین مزار بزرگون کے مشہور ہین۔
اول سید علوی۔ دوم ابوسریر۔ سوم حضرت عقیل۔
غیر ممالک کے کانسل یعنے سفیر بھی یہان رہتے ہین اور ہر ایک اپنی اپنی عایا کی
آرام وہی اور تدبیر رفع تکالیف کی کوشش کرتے ہین اور اونکو ہر طرح مدد دیتے ہین۔
برٹش کونسلات کا بہ نسبت دوسرون کے زیادہ اثر ہے اور اونکی ہی عایا
بکثرت یہان آباد اور تجارت کرتی ہے۔ برٹش کیطرف سے ایک کانسل دوسرا وائس کانسل
رہتا ہے۔ وائس کانسل کئی برس سے جناب خان بہادر ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب
ہین جنکی خاص توجہ راحت حجاج کے واسطے مبذول ہے اور ہمیشہ آسائش و آرام
ہندوستانی حجاج کے واسطے بہت تدبیر فرماتے ہین اور دائما ترکی گورنمنٹ سے
اسکی اصلاح مین مراسلت جاری رکھتے ہین چنانچہ جب سے حضرت خان بہادر یہان
آتے ہین اکثر بے عنوانیون کا قرار واقعی انسداد ہو گیا ہے اور وقتاً فوقتاً جو بات
راحت حجاج کے واسطے مناسب معلوم ہوتی ہے جناب ممدوح اوسکے اجرا مین
بدل وجان کوشش کرتے ہین۔ حضرت خان بہادر علاوہ کاروبار کونسلات کے ہر روز
صبح تین گھنٹے شفاخانے مین فروکش ہو کر مریضون کا ملاحظہ فرماتے ہین اور خصوص
حجاج مریضون پر بہت ہی عاطفت کرتے ہین علاوہ حجاج کے صدہا عرب بھی
حضرت کے دست مبارک سے شفا پاتے ہین۔
ہمارے ہندی ہموطن اگر کسی بات کی تکلیف پاوین یا اونکو اپنے معلوف یا وکیل
معلوف کی یا جس قسم کی شکایت ہو فوراً حضرت خان بہادر سے عرض کرنا نہایت ضرور
ہے اور تا ہنگام قیام عرب اسبات کا لحاظ رہے کہ جب کوئی بات پیش آوے جسمین
حاکم کی اعانت کی حاجت ہو تو بلا توقف کونسلات انگریزی کو اطلاع دینا چاہیے۔
جدہ بلکہ تمام عرب مین ساری دنیا کے مختلف سکے طلائی و نقرئی چلتے

ہین اور یہان کے باشندے اونکو بہت جلد سمجھ لیتے ہین - عموماً یہان کے نقرئی سکے رائج ہین
ہین روپیہ ہندی - ریال فرانساوی - ریال جاوی - اور ریال مجیدی استنبولی ہین
سکون کی تقسیم جیسی کہ ہندوستان مین آنون پر ہے یہان قرشون پر کی گئی ہے -
نقرئی سکے فی الحال حسب ذیل قرش پر چلتے ہین اور ان مین اکثر کمی و
بیشی ہوتی رہتی ہے - روپیہ ہندی - ریال فرانساوی - ریال جاوی یعنی فرنج - مجیدی استنبولی

روپیہ ہندی	ریال فرانساوی	ریال جاوی یعنی فرنج	مجیدی استنبولی
۱۴ قرش	۳۰ قرش	۳۱ قرش	۳۲ قرش

ہندوستانیون کو یکایک ان سکون کے سمجھنے مین تکلیف ہوتی ہے لیکن
ذرا غور کرنے سے جلد شناخت ہوجاتی ہے - روپیہ و مجیدی کا ہر حصہ یعنی آدھا پاؤ
آٹھوان حصہ ملتا ہے اور رائج بھی ہے دوسرے سکونکا نہین ہے - تجارتی بیع و شرع ریال کے
نام سے ہوتی ہے اور ایسی صورت مین ریال کے ۲۰ قرش فرض کیے جاتے ہین -
اوزان کا بھی یہی حال ہے یہان کے وزن ہندوستان کے بالکل خلاف ہین
چھوٹی اور سوز مرہ کی چیزین گوشت ترکاری چارشکر گھی تیل میوہ وغیرہ رطل کی مساوات
سے بکتا ہے رطل ۴۴ روپیہ بھر ہوتا ہے اور اوس سے حسب ذیل وزن بنا لیے گئے ہین -

۴۴ روپیہ = ایک رطل -
۱۱۰ روپیہ = ایک اوقہ -
۱۰۰ رطل = ایک قنطار -

غلہ ناپ پر فروخت ہوتا ہے ایک لکڑی کا پیمانہ جو ہندوستانی سیر سے قریب
تین سیر ہوتا ہے کیلہ کہلاتا ہے تمام اقسام اناج سے ناپ کر بیچتے ہین -

جدہ سے روانگی مکہ مکرمہ

جدہ مین ترتیب اسباب و انتظام قیام و سنع مکان کے بعد اوسی دن یا دوسرے
روز پہلا کام آپکو یہ کرنا چاہیے کہ سفر مکہ مکرمہ کی ضروریات بہم پہونچا لیجیے -
ضروریات سفر مین مقدم چیز شغدف ہے اور اوسکی خریداری مین اس امر کا

لحاظ ضرور ہے کہ مضبوط و عمدہ اور نیا ہو۔ جدہ سے مکہ مکرمہ جانے کو دو وسائل ہین اول شتر دوم گدہا۔ شتر دو رات مین یہ مسافت طے کرتا ہے اور گدہا مغرب کو جدہ سے چل کر دوسری صبحکو مکہ مکرمہ پہونچ جاتا ہے۔ حاجی عموماً اونٹ ہی پر جاتے ہین اور اونکو گدہے پر آرام بھی نہین ہو سکتا کیونکہ گدہے پر یہان کے طریقے کی موافق جبتک گدا و بچھونا نہ لگا ہو اور خرجی اسباب سے بھری ہوئی نہ کسی ہو مسافر آرام نہین پا سکتا اور یہ سامان ہندی حاجیون کے پاس نہین ہوتا۔

گدہے کا کرایہ جدہ سے مکہ مکرمہ تک ۳ ریال سے پانچ ریال تک ہوتا ہے۔

اونٹ پر سواری کی چار صورتین ہین اول تختِ روان دوم شغدف سوم شبری چہارم پشت شتر۔

تختِ روان ایک چیز مثل پالکی کے ہے جسمین دو اونٹ لگاتے ہین ایک آگے رہتا ہے دوسرا پیچھے اور تخت گویا دونون کے بیچ مین لٹک جاتا ہے اسمین سونے بیٹھنے کی بہت آسائش ملتی ہے جدہ سے مکہ مکرمہ تک کرایۂ تخت و شتران مین قریب چالیس روپیہ کے خرچ ہوتا ہے۔

شغدف کا نقشہ ناظرین کے روبرو پیش کرنا آسان نہین ہے یہ ایک چارپائی کی صورت اسطرح سے بناتے ہین کہ اپنی ٹکیون پر زمین سے اونچا رہتا ہے اور اوسکے اوپر خمدار لکڑیان لگا کر بگھی کے ٹپ کی طرح اس قابل کر دیتے ہین کہ اوسپر کپڑا یا ٹاٹ لگانے سے گونہ سایہ ہو جاتا ہے۔ ایک اونٹ پر دو شغدف ادہر اودہر اوسکی پسلیون پر باندھ دیتے ہین اور ان دونون مین دو آدمی سفر کر سکتے ہین یہ چیز اسقدر وسیع ہوتی ہے کہ آدمی اوسمین سو سکتا ہے۔

شغدف اچھے برے چند قسم کے بناتے ہین اور جوڑے کے حساب سے بکتے ہین اور اسیطرح قیمت بھی مختلف ہوتی ہے آٹھ دس ریال والا جوڑہ اس قابل ہوتا ہے کہ مکہ مکرمہ کے سفر و مدینۂ منورہ کی آمد و رفت برداشت کر سکتا ہے اور اوسمین لیٹنے کا بھی آرام ہوتا ہے کم قیمت والے کی ساخت ایسی ہوتی ہے کہ فراغت و

استراحت سے لیٹا نہیں جاتا اور اوسکے ٹوٹ جانے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔
شبری محض چھوٹی چارپائی ہے اونٹ پر اول خفیف ہلکا اسباب باندہ کر شبری
اوپر سے کس دیتے ہیں اسمین دو آدمی جاتے ہین لیکن تکلیف کے ساتھ سفر
ہوتا ہے شبری کی خریداری مین زیادہ فکر کی حاجت نہین ہے یہ عموماً ایک ہی
صورت کی ہوتی ہین صرف لکڑی کو سیدھا اور صاف دیکھ لینا چاہیے۔ شبری
کی قیمت ڈیڑھ روپیہ سے دو روپیہ تک ہوتی ہے۔

پشت شتر سے یہ مطلب ہے کہ جس اونٹ پر اسباب لدا ہوا اوسپر بچھونا
بچھا کر جیسا کہ اکثر غریب حاجی کرتے ہین یہ سفر پورا ہو جاتا ہے۔

شغدف گو جدہ مین کرایہ پر بھی ملتا ہے لیکن اپنا خریدنا بہتر ہے۔
شغدف کی سواری مین سوار ہم وزن ہونا چاہئین اگر اوزان کا فرق ہوگا تو ایک
شغدف دوسری طرف کو مائل ہو جاویگا جسمین بیٹھنے یا لیٹنے سے آرام نہ ملیگا اور
اوسکے پلٹ جانیکا بھی اندیشہ رہیگا۔ اگر وزن کا تھوڑا فرق ہو تو اوسکو کسیقدر
کپڑے یا چھوٹا اسباب رکھکر برابر کر لینا چاہیے۔ اگر راستے مین شغدف ایک طرف کو
جھک جاوے تو اونٹ والے کو آواز دیکر بتا دینا چاہیے تاکہ وہ رسیان
اگر ڈھیلی ہو گئی ہین کھینچ کر درست کر دے۔

شغدف کے اونٹ کا کرایہ پانچ چھہ روپیہ عموماً ہوتا ہے یعنی فی آدمی ڈھائی تین
روپیہ پڑے گا شبری کے اونٹ کے کرایہ مین کوئی آٹھ آنے کا فرق ہو جاتا ہے۔ پشت
اونٹ پر جو لوگ جاتے ہین وہ صرف ایک روپیہ سے دو روپیہ تک اونٹ والے سے
کرایہ ٹھہرا لیتے ہین لیکن وہ جہاز جو مسافرونکو لیکر حج سے بہت قریب پہونچتے ہین اس
حالت مین کرایہ شتر و قیمت شغدف مین زیادتی ہو جاتی ہے۔

حاجیون کو لازم ہے کہ شغدف معقول و مضبوط خریدین اور خود معلم کے ہمراہ
جاکر پسند کر لین چند قسم کے شغدف دیکھنے کے بعد انکی حقیقت خود معلوم ہو جائیگی
اور شغدف کے ساتھ ہی ایک سیڑھی بھی خریدنا چاہیے جسکو اونٹ کی گردن پر لگا کر

اوپر چڑھنا ہوگا۔ سیڑھی کی قیمت عموماً آٹھ آنے ہوتی ہے۔

شغدف کے اوپر ایک کپڑا دری ٹاٹ وغیرہ لگا لینا ضرور ہے تاکہ رات کی شبنم سے نجات ملے اور اگر دن مین چلنا ہو تو دھوپ نہ ستاوے علاوہ انکے عورتون کا پردہ بغیر کپڑا اوپر لگائے نہین ہوسکتا۔

شغدف کے اوپر لگانے کا کپڑا جیسا کہ ہمنے اوائل کتاب مین بھی بیان کیا ہے تین گز و چار گز ہونا چاہیے دری اس کام کے واسطے نہایت مناسب ہے درنہ دوہری جاجم ہو اور سب سے ادنی ایک ٹاٹ ہے جو شغدف کے پیمانہ کے لائق مکہ ہی مین ملتا ہے۔ ہلکا کپڑا اونٹ کے جھٹکے کو برداشت نکر سکے گا۔ اگر حاجیون کے ساتھ عورتین ہین تو اونکو اپنے وطن سے ہی ایک دری یا جاجم کا ساتھ لینا بہتر ہے۔ جدہ مین دری کمل قالین ہر چیز مل جاتی ہے لیکن ہندوستان کی بہ نسبت قیمت بہت زیادہ دینا ہوتی ہے۔

سفر کے وقت شغدف کے بیرونی کونون پر چٹائی کی زنبیل سی کر اوس مین دو صراحیان رکھ لینا چاہیے کیونکہ راستے مین ہر جگہ پانی نہین ملتا ہے زنبیل آدھ قرش کو ملے گی اور صراحی ڈیڑھ قرش سے تین قرش تک کو آتی ہے۔ صراحی کے واسطے اوسکی ڈاٹ بھی ضرور لینا چاہیے جو یہان لکڑی کی رنگین خوبصورت بنی ہوئی بہت ارزان ملتی ہین ورنہ بغیر ڈاٹ کے شتر کی رفتار سے پانی گر جاوے گا۔

شغدف کے اندرونی طرف مین ٹاٹ کے چھوٹے تھیلے لگا لیتے ہین تاکہ چھوٹی ضروری چیزین اور کھانا وغیرہ اوسمین رکھ لیا جاوے۔

جس اونٹ پر محض اسباب ہی لادا جاتا ہے اوسکے کرایہ مین بہ نسبت سواری کے اونٹ کے قریب ایک روپیہ کی کمی ہوتی ہے۔

حاجیون کے واسطے اونٹ بہم پہونچانا معلم یا اوسکے وکیل کا کام ہے۔ کرایہ ہر قافلے کے واسطے حاجیون کی آمد کے زمانے مین گورنر ترکی حسب موقع و مناسب ہر سال مقرر کر دیتا ہے اسلیے کرایہ اونٹ مین کچھ زیادہ دست برد نہین ہوتی اور کوئی

کرتا بھی ہے تو بہت قلیل جسکا ایسے سفر مین کچھ خیال نہین ہو سکتا۔

جن حاجیون کے ساتھ آدمی زیادہ اور اسباب بھی بہت اور بے ترتیب ہوتا ہے اونسے گاہ گاہ یہ شکایت سُننے مین آئی ہے کہ معلم نے مثلاً اسباب کے واسطے پانچ اونٹ تجویز کیے اور اونکا کرایہ پہلے لے لیا لیکن سب اسباب کو اپنی دانائی سے ترتیب کر کے چار اونٹون پر لاد دیا اور ایک اونٹ کا کرایہ غبن کر لیا اسلیے حجاج کو اول ہی سے اس امر کا لحاظ رکھنا مناسب ہے کہ اونکا اسباب ترتیب کے ساتھ صندوق یا تھیلون مین بند ہو تاکہ وہ خود بھی سوچ سکین کہ کتنے اونٹ اوسکے واسطے کافی ہونگے یہ بھی خیال رہے کہ حجاز کا اونٹ زیادہ بوجھ نہین اوٹھاتا ہے اسلیے خواہی نخواہی معلم سے تکرار بھی لازم نہین ہے۔

کرایہ کے غبن یا کسی تکلیف وزحمت کی اگر حاجیون کو شکایت ہو یا کوئی ضرب ونقصان اوٹھایا ہو تو بلا تکلف انگریزی کانسل کو اطلاع دینا چاہیے تاکہ فوراً اوسکی اصلاح اور آئندہ کیواسطے تنبیہ ہو جاوے۔

الغرض جدہ سے روانگی کے وقت ہم نے جسقدر عرض خدمت کیا ہے اوسکا ضرور خیال رہے اسباب سفر یعنی شغدف وسیڑھی وصراحی وغیرہ سب درست ومہیا ہو شغدف کی درستی یعنے اوسپر کپڑا لگانا صراحیان رکھنا معلم کے نوکر کر دیتے ہین اور اوسکا حق محنت معلم حساب مین لگا لیتا ہے یا آپ خود بطور انعام دیدیجیے گا۔

امر اگر آپکے ساتھ خورد سال بچے اور عورتون کا قافلہ زیادہ ہو اور سفر بھی اندھیری رات مین واقع ہو تو ایک مشعلچی کا ساتھ رکھنا مناسب ہے، جدہ سے ایک آدمی ساتھ لیا جاوے جسکی اجرت پانچ چھہ روپیہ ہوگی وہ تمام رات مشعل لیکر آپ کے اونٹ کے ساتھ چلے گا اور جہان اوترنے کی ضرورت ہوگی اوسکی روشنی مین دیکھ بھال کر آپ اپنا کام کر سکین گے۔ مشعلچی کی اجرت مقرر ہو جاتی ہے اور اوسکو مشعل اور کیروسین آئل خرید کر دینا ہوتا ہے مشعل ٹین کی بنی ہوئی روپیہ سوا روپیہ کو آتی ہے اور اوسمین دو بوتل تیل سماتا ہے جو ایک رات کو کافی ہوتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے

کہ اجرت و مشعل و تیل وغیرہ بطور ٹھیکہ مقرر کر لی جاوے اس صورت مین آپکو صرف نقد دینا
ہوگا اور شمع وغیرہ وہ خود ہم پہونچائیگا۔

اگر گاہ گاہ جدہ و مکہ مکرمہ کا راستہ پر خطر ہوتا ہے تو انگریزی کانسل سے
درخواست کرنے پر سرکار ترکی کے سوار ساتھ ہو سکتے ہین یہ سوار جدہ سے مکہ مکرمہ
تک برابر ساتھ رہینگے اور ہر طرح حفاظت کرینگے۔ یہ سوار راستے مین جہان جہان
انکی چوکیان ہین بدل جاتے ہین تبدیلی کے وقت رخصت ہونے والون کو کچھ
انعام دینا ہوتا ہے جسکی تعداد فی نفر ایک روپیہ یا ایک ریال ہونی چاہیے۔
جدہ سے مکہ مکرمہ تک چھ یا سات چوکیان ہین لیکن فی زمانہ راستہ بالکل صاف
اور بیخطر ہے اور جابجا چوکیان بنی ہوئی ہین کہ بالکل اندیشہ نہین رہا ہے اور جو مقامات
پرخوف تھے ان دو تین برس مین وہان جدید چوکیان قائم کر دی گئی ہین۔

جدہ سے عموماً ظہر و عصر کے درمیان مین روانہ ہوتے ہین لہذا راستے کیواسطے
کھانا پکا ہوا ہمراہ ہونا اچھا ہے راستے مین سوائے چاے دکانی کے اور کچھ نہین ملتا۔
کھانے کیواسطے غالباً یہ بہتر ہوگی کہ خشک کھانا ساتھ ہو اور ہر شغدف و شبری
مین روانگی سے پہلے رکھ دیا جاوے۔ شتربان راستے مین بلا ضرورت اونٹ نہین ٹھیراتے
ہین اسلیے جب جس کسیکو بھوک معلوم ہو اپنا کھانا جو اوسکے ساتھ ہے کھا سکے۔

جدہ سے چلے ہوے دوسرے دن صبح آپ حدہ (حاجطی) پہونچینگے
یہ مقام جدہ و مکہ مکرمہ کے نصف راستے سے کچھ زیادہ ہے اور چونکہ یہان پانی شیرین
ملتا ہے اور اونٹ والے جو اکثر اس راستے مین کام کرتے ہین اسی کے قریب
رہتے ہین اسلیے اس مقام کو منزل قرار دے لیا ہے یہان چند دوکانین اور
کافی خانے ہین اور بہ تعداد کثیر بے ڈھنگی چھوٹی چھوٹی جھونپڑیان لکڑیان گاڑ کر
اونپر گھاس وغیرہ بچھا کر بنا دی ہین۔ ان جھونپڑیون مین سوائے دھوپ سے ایک گونہ
محفوظ رہنے کے اور کوئی آرام نہین ہے۔ دن بھر یہان قیام ہوتا ہے۔ کھانے
چیز سوائے کھجور اور روٹی کے کچھ نہین ملتی ان تلاش یا کافی والے کو کہدے

انڈے اور مرغیاں میسر آجاتی ہین - جدہ سے چلنے والے مسافر اگر جدے ہی سے
گوشت و ترکاری وغیرہ ساتھ لاوین اور یہان لاکر درست کرلین تو بہتر ہے - ورنہ
چاول کھچڑی جو عموماً ہندی حاجیون کے ساتھ ہوتا ہے کافی ہے - اس مقام مین
قہوہ خانون کے سامنے ایک پختہ مسجد بھی بنی ہوئی ہے اور اوسکے ساتھ دو تین
کمرے بھی ہین مسافر اگر چاہین تو یہان ٹھہر سکتے ہین - جھونپڑی مین پڑرہنے کا کرایہ
فی ذی روح فرش گاہ ڈھائی قرش دینا ہوتا ہے اور پانی و لکڑی جسقدر آپ
خرچ کرین مالک قہوہ یا جھونپڑی والے کے ذمہ ہوگا - اس منزل مین کوئی بات
یا عمارت وغیرہ قابل تذکرہ نہین ہے -

جدہ سے قریب مغرب روانہ ہوکر اکثر نصف شب اور کبھی آخر شب تک مکہ مکرمہ
داخل ہوتے ہین یہ منزل بہ نسبت اول کے چھوٹی ہے - اس منزل مین جدہ سے
چل کر کوئی دو گھنٹے کے بعد وہ جگہ ملتی ہے جہان سے زمین حرم شروع ہوتی ہے اور
اوسکی شناخت کیواسطے رستے مین دو مینارے بنا دیے ہین - ان میناروں سے
بغیر احرام اختیار کیے ایام حج مین کسیکو بھی آگے بڑھنا درست نہین ہے اور یہانسے
کسی قسم کا شکار جائز نہین ہے -

شیعہ مذہب براہ راست مکہ مکرمہ کو نہین جاتے بلکہ وہ لوگ اول سعدیہ
جاکر احرام باندھتے ہین اور وہانسے مکہ مکرمہ کو جاتے ہین جدہ سے براہ سعدیہ
مکہ مکرمہ پہونچنے کو پانچ دن صرف ہوتے ہین اور اونٹ کا کرایہ گیارہ ریال دینا ہوتا ہے
چونکہ سعدیہ کا رستہ جاری نہین ہے صرف ایام حج مین صاحبان شیعہ ہی جاتے ہین
اسلیے جبتک کہ ایک جماعت کثیر اوسکی طرف عازم نہو ایک دو آدمی نہین جاسکتا -
ایرانی شیعہ جب بہ تعداد کثیر جمع ہوجاتے ہین اور ایک معقول قافلہ بن جاتا ہے
تو سفیر دولت ایران اوسکا انتظام کرکے روانہ کرادیتا ہے سرکار ترکی سے کچھ
سپاہی وغیرہ بھی بنظر حفاظت ساتھ جاتے ہین - ہندی حضرات شیعہ مذہب کو
بھی ایرانی قافلے کے ساتھ راحت ملتی ہے اور وہ خود بھی اکثر جبتک کہ ایرانی

قافلہ تیار ہو جدہ مین منتظر رہتے ہین۔
سعدیہ کی نسبت ہم اسقدر اور تفصیل کرنا مناسب جانتے ہین کہ یہ وہی مقام ہے جسکی محاذات سے ایک مقام فرض کرکے ہندسے آنے والے سمندر مین احرام باندھ لیتے ہین اور صاحبان شیعہ غالباً بنظر مزید احتیاط پانچ دن اونٹ کا سفر گوارا کرتے ہین لیکن ٹھیک اوس مقام پر جاکر جسکو رسول پاک نے مقرر کیا ہے احرام باندھتے ہین۔

مکۂ مکرمہ مین داخل ہونا

پہلے اس کے کہ حجاج مکۂ مکرمہ مین داخل ہون ہم مختصر حال اس پاک آبادی کا نذر ناظرین کرنا مناسب جانتے ہین۔ مکۂ مکرمہ اور اوسکے نواح وجوانب کے فضائل اور تاریخی حالات اگر بیان کرین تو بجاے خود ایک دفتر عظیم ہوگا بس ہمکو جہانتک لکھنا منظور ہے حالت موجودہ کا دکھانا مقصود ہے۔
مکۂ مکرمہ کی اصلی آبادی پہاڑون کے بیچ اور نشیب مین واقع ہے لیکن جیسی کہ مہاجرین کی زیادتی ہوتی اور مکانات کی ضرورت بڑھی لوگ پہاڑون پر آباد ہونا شروع ہوگئے چنانچہ فی زمانتا غالباً نصف آدمیون سے زیادہ پہاڑون پر رہتے ہین اور روز بروز نئے نئے عالیشان مکان بناتے چلے جاتے ہین نیز پہاڑ کے مکانات ہوا کے لحاظ سے بھی بہتر سمجھے گئے ہین۔
وسط آبادی مین حرم محترم بعمارت وسیع وعالیشان واقع ہے جسکی کامل تفصیل ہم بوجہ طوالت کتاب قلم انداز کرتے ہین۔ حرم کے اونیس دروازے ہین لیکن بعض دروازون مین کئی کئی در ہونیکے سبب سے چالیس در ہو جاتے ہین بعض دروازے نہایت بلند و محرابدار و شاندار ہین۔ حرم کے بیچ مین خانۂ کعبہ ہے جو شکل مربع کے بنا ہوا ہے اوراوسکا ایک ہی دروازہ ہے جو سطح فرش سے قد آدم بلندی پر ہے کواڑون پر چاندی کے پتر چڑھے ہین اوسپر سبز زری کا پردہ پڑا

رہتا ہے اور کل خانہ کعبہ بالکل سیاہ غلاف ریشمی سے ڈھکا رہتا ہے یہ غلاف ہر سال نیا تیار ہو کر سلطنت مصر سے آتا ہے۔

خانہ کعبہ کے بیرونی گوشۂ شمال مشرق مین سیاہ پتھر ایک چاندی کے حلقے مین لگا ہوا ہے جسکا نام سنگ اسود ہے اور حالت طواف مین اوسکو بوسہ دیتے ہین۔

خانہ کعبہ کے چہار طرف کئی کئی گز تک بطور حلقہ سنگ مرمر کا فرش ہے اور اس گول حلقے کی تمیز یا حد ستون ہاے چوبی سے کی گئی ہے جو مخصوص شب کی روشنی کے واسطے ہانڈیان آویزان کرنے کے لیے نصب ہین اس حلقے کو جو خانہ کعبہ اور ستون ہاے چوبی کے درمیان مین ہے مطاف کہتے ہین۔

خانہ کعبہ کے شمالی جانب مطاف کے اندر ہی ایک چھوٹی عمارت بنگلہ نما مع سائبان بنی ہوئی ہے دروازہ اسکا ہمیشہ مقفل رہتا ہے لیکن چہار طرف کی جالیون سے کچھ کچھ اندر سے بھی نظر پڑتا ہے اسکے اندر وہ مشہور پتھر رکھا ہوا ہے جسپر حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ کے وقت چڑھ کر کام کرتے تھے۔ بالفعل یہ سب عمارت زبان زد عام بلفظ مقام ابراہیم ہو گئی ہے۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز اسکے سائبان کے نیچے یا اوسکے قریب ادا کرنا موجب ثواب عظیم ہے۔ مقام ابراہیم کے قریب ہی چاہ زمزم ہے مگر اوسکا دروازہ مطاف مین نہین ہے۔ حرم کی محرابون وغیرہ مین جہان جہان موقع ہے سفید ہانڈیان آویزان ہین رات کو تمام حرم مین ایکہزار سے زیادہ ہر روز ہانڈیان روشن ہوتی ہین اور انمین زیتون کا تیل جلایا جاتا ہے دوسرے تیل کی ممانعت ہے۔

حرم کے ہر دروازے پر ایک دو آدمی دن رات بیٹھے رہتے ہین اور انھون نے الماریان بنا کر دروازہ حرم کے باہر دیوار سے لگا رکھی ہین حرم کے اندر جانے والونکی جوتیان ہر آدمی بحفاظت اوٹھا کر الماری مین رکھ دیتے ہین اور واپسی کے وقت بلا غلطی ہر ایک کا جوتا دیدیتے ہین۔ بعض حاجی ان آدمیون کو ہر روز اور بعض بعد انفراغ حج وقت مراجعت اونکی خدمت کا لحاظ کر کے ایکدفعہ بطور انعام کچھ دیدیا کرتے ہین۔

حضرت مولانا و سیدنا شریف عون باشا صاحب تمام ملک حجاز کے مالک ہین اور ہر برنا و پیر آپ کے زیر حکم ہین۔ روانگی حجاج بطرف مدینۂ منورہ حضرت کے ہی حکم سے ہوتی ہے اور اقوام عرب جو گاہ گاہ راستے مین حجاج کو ستایا کرتے ہین حضرت کے ہی رعب و انتظام سے خاموش رہتے ہین اور سرکشی و نافرمانی کی قرار واقعی سزا پاتے ہین۔ جب قافلہ قبل از حج یا بعد از حج مدینۂ منورہ جانیکو تیار ہوتا ہے تو حضرت سیدنا اونٹ والون کے سردارون کو حاضر حضور کراکے ایک اقرارنامہ حجاج کو بحفاظت مدینۂ منورہ لیجانے اور واپس لانے کا لکھوا لیتے ہین اور ہر ایک سردار کا ایک آدمی اوسکے یگانون مین سے بطور ضامن تا واپسی قافلہ زیر حراست رکھتے ہین۔

چونکہ سلطان ترکی خلیفۃ المومنین اور خادم حرمین ہین اسلیے مزید انتظام کی نظر سے ترکی فوج اور افسر بھی تمام حجاز مین حسب موقع رہتے ہین۔ مکہ مکرمہ مین سلطنت ترکی کی طرف سے جو حاکم رہتا ہے وہ تمام حجاز کا گورنر جنرل ہوتا ہے اور انتظامی امورات مین باتفاق حضرت شریف صاحب کامل دخل رکھتا ہے۔ بالفعل گورنر جنرل حجاز عالیجناب دولتلو اسماعیل حقی باشا ہین جو حضرت سلطان المعظم کے اعلی افسران عالی سے ہین اور سال گذشتہ مین یہان مامور ہوکر تشریف لائے ہین۔ جدہ و طائف و مدینۂ منورہ مین گورنر و نائب گورنر آپ کے ماتحت ہوتے ہین۔

چونکہ ہمکو اس رسالے مین تاریخی و تفصیلی حالات ملک و مملکت کی بابت لکھنا منظور نہین ہین اور غالبًا حجاج کو بھی ان معاملات سے زیادہ بحث نہین ہوتی۔ فضائل مکہ مکرمہ ہر شخص جانتا ہے کہ کسقدر بسیط ہین اسلیے مجبورًا مطلب اصلی کی طرف مائل ہوتے ہین۔

جدہ سے آنے والون کو شہر مکہ مکرمہ مین داخل ہونے کا ایک ہی راستہ ہے اور جبتک بالکل قریب آبادی نہ پہونچ جاتین مکانات نظر نہین آتے اور حرم و مینارہاے حرم تو شہر مین داخل ہونے پر بھی دکھائی نہین دیتے۔ آبادی مکہ مکرمہ مین داخل ہونے سے پہلے چند حس پوش قہوہ خانے ملتے ہین اور انکے قریب ایک باغ بھی نہایت

شاداب تھا مگر فی الحال نہ معلوم کسی بے غوری یا نملنے کافی مقدار پانی کے ویران ہوگیا ہے - ان قہوہ خانون مین آپ اپنے معلمون کو پاوین گے جو قافلے کی آمد کی خبر پاکر رات کو یہان آکر سوتے ہین یا علی الصباح آجاتے ہین اونٹون کی قطار کو دیکھتے ہی اپنے اپنے حجاج کو پکارتے ہین اور اونکو اپنے گھر لیجاتے ہین - ان قہوہ خانون سے دس پانچ ہی قدم کے فاصلے پر ایک قبرستان مین ایک گنبد شاندار نظر آتا ہے یہ مزار حضرت شیخ محمود ابن حضرت ابراہیم اوہم کا ہے اور یہین سے گویا آبادی مکہ مکرمہ شروع ہوتی ہے اکثر آدمی اس مزار پر فاتحہ پڑھ کر جاے قیام تک ازراہ ادب خانۂ کعبہ پیادہ جاتے ہین نیز بوجہ ہجوم اونٹ وشقادف احتیاطاً بھی پیدل ہی چلنا باعث امن ہے لیکن اس سے یہ مطلب نہین ہے کہ عورتین بھی پیدل ہوجاوین بلکہ مردونکا پیدل چلنا اور مستورات کے شقادف کو ایک دوسرے کے دھکے سے محفوظ رکھنا مناسب ہے -

قافلے کے پہونچتے وقت معلمین حجاج کو اپنے خاص مکان پر یا جو جگہ اونکے قیام کے واسطے تجویز کی ہو لیجاتے ہین اور اسباب سامان بحفاظت رکھواکر فوراً حرم شریف کی طرف رجوع کرتے ہین تاکہ اگر آپ رات مین پہونچے ہین تو نماز صبح بھی جماعت کے ساتھ حرم مبارک مین ادا ہوجاوے اور اوس کے بعد طواف وسعی سے جو ہر محرم کو ضرور ہے جلد فراغت مل جاوے اگر دن نکلے قافلہ پہونچا ہے تو ان ایام کے اوائین طپش شمس ستاتی ہے -

مستورات پردہ نشین کے واسطے بعد مغرب طواف وسعی کرنا بہتر ہے -

طواف وسعی کے بعد اگر آپ نے صرف عمرے کا احرام باندھا ہے تو بال کتراکر یا بالکل منڈواکر اصلی کپڑے پہن سکتے ہین اور اگر عمرہ وحج یعنی احرام قران اختیار کیا ہے تو بال نہ کٹوائیے گا بلکہ حج کے بعد آپ احرام سے نکلین گے -

طواف خانۂ کعبہ کے گرد سات دفعہ پھرنے کو کہتے ہین اور اس پھرنے مین معلم ساتھ ہوتا ہے اور دعا جو اوسکے واسطے مقرر ہے پڑھواتا جاتا ہے اسیطرح صفا و مروہ دو مقام حرم محترم سے باہر مگر متصل ہین سات دفعہ ایک مقام سے دوسرے

تک جانے کا نام سعی ہے یہ بھی معلم کی ہی وساطت سے ہوتا ہے۔

پہلے دن ہر معلم اپنے حجاج کو کھانا دیتا ہے اور بعض تین دن تک برابر دعوت کرتے ہیں تاکہ جبتک حجاج ترتیب اسباب کریں کھانا پکانیکی تکلیف سے بچیں اور حجاج اس مہمان نوازی کا بدل حسب حیثیت زر نقد سے کر دیتے ہیں۔

طواف وسعی کے بعد اگر بطور انعام کسیقدر معلم کی نذر کر دیا جاوے تو بہتر ہے کہ اوسکو اپنے پہلے دن کی جفاکشی کا حق ملجاوے اور فقراء و مساکین کو بھی اس نعمت ورحمت کی خوشی ہیں جو زیارت کعبہ سے نصیب ہوئی ہے صدقہ وخیرات دینا نہایت اولی ہے۔ جب یہ امر صریح ثابت ہے کہ مکہ مکرمہ کا ایک ثواب لاکھ اجر کا مستحق ہے تو خیرات میں جو کچھ خرچ کیا جاوے سراسر نفع ہی ہے۔

حرم میں ہر مطوف نے اپنے بیٹھنے کو ایک جگہ مقرر کر لی ہے کہ وہ مع اپنے حجاج کے وہاں فرش بچھا کر ہر روز بیٹھتے ہیں عموماً وہ جگہ خانہ کعبہ سے متصل ہوتی ہے پس ہر نماز کے وقت آپ اوس فرش پر جاکر بیٹھ سکتے ہیں صبح و مغرب کے وقت معلم بھی ضرور ہوتا ہے اور بعد نماز اپنے حجاج کو طواف کراتا ہے غرض طواف کرنے میں اگر آپکو مطوف کی ضرورت ہے تو جسوقت آپ مقرر کر دینگے معلم یا اوسکا آدمی طواف کراوے گا۔ اور اگر آپ خود کرنا چاہیں تو اختیار ہے خود کر سکتے ہیں لیکن معلم یا اوسکے بتائے ہوئے آدمی کے علاوہ اور آدمی کی وساطت سے کرنا نہ چاہیے اگر آپ کسی غیر آدمی کی وساطت سے طواف کرینگے تو بعد طواف وہ آپ سے زر نقد مانگے گا ممکن ہے کہ اوسوقت آپکی جیب خالی ہو اور پریشانی اوٹھانا پڑے اسلیے اپنے ہی معلم کی وساطت ضرور ہے۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے پہلے ہی دن یا جب آپکو اطمینان ہو جاوے اگر معلم کا تجویز کیا ہوا مکان پسند خاطر یا لائق آسائش نہیں ہے تو حسب مرضی دوسرا مکان تلاش کیجیے معلم آپ کو مختلف مکان دکھاوے گا اور کرایہ ٹھہرانے میں مدد دیگا۔ مکہ مکرمہ میں ہر قسم کا چھوٹا بڑا جیسا منظور ہو مکان مل سکتا ہے لیکن حرم کے

قریب کا مکان ہر نوع بہتر ہوتا ہے کہ حرم کے آنے جانے اور ہر وقت کی نماز وہین ادا کرنے مین آسانی ہوتی ہے۔

ساکنین مکہ مکرمہ مین مکان کے کرایہ کا دستور ماہواری نہین ہے بلکہ ہر مکان سال بھر کے کرایہ پر لیا جاتا ہے لیکن اہل مکہ مکرمہ حجاج کو اون کے ایام قیام تک ایک مقدار معین کر کے مکان خالی کر دیتے ہین جسمین حجاج کو اختیار رہے کہ تا واپسی مدینہ منورہ رہ سکتے ہین۔ حرم کے قریب ایک ایسا مکان جسمین چار پانچ آدمی معمولی طور سے گذر کر سکین پندرہ بیس ریال کو ملجاتا ہے لہٰذا اگر چند آدمی یکجا ہو کر رہین تو کفایت ہوتی ہے۔

بعد اطمینان مکان قیام آپ خاطر جمعی سے مکہ مکرمہ مین رہیے اور اوس وقت کو جو وہان کے قیام مین گذرے بہت غنیمت سمجھیے اور جہانتک ممکن ہے طواف کی کثرت رکھیے کہ طواف کا ثواب بیحد و بیحساب ہے۔

جبکہ مکہ مکرمہ مین ایک زمانہ معین تک قیام رہے تو ایک سلیپر یا جوتا جو نہایت ہلکا ہو خرید لینا چاہیے اور اوسکو کہین اور استعمال نکیا جاوے بلکہ صرف حرم مین اور طواف کے وقت پہنا جاوے۔ ایسے جوتے اور سلیپر مکہ مکرمہ مین بہت نازک اور ارزان ملتے ہین۔ پتھر کا فرش جو مطاف مین ہے جبکہ آفتاب سے گرم ہو جاتا ہے ایسے جوتے کے پہننے سے پیر کو اذیت نہین ہوتی۔

قیام مکۂ مکرمہ و زیارات

مکہ مکرمہ مین بازار و باغات و مقام تفریحات مثل ہند کے نہین ہین نہ وسیع راستے ہین نہ گاڑی بگھیون کی آمد و رفت جاری ہے اور غالباً ایسی تفریحات فضول سے یہان مناسبت بھی نتھی۔ حرم ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر دن رات آدمی اوسمین بیٹھا رہے تو دل نہین گھبراتا دن بھر یہان ہجوم رہتا ہے اور بعد عصر سے عشا تک تمام حرم آدمیون سے بھرا ہوتا ہے لہٰذا ایسے مجمع کو جہان علاوہ عبادت کے ہر فرقے اور مختلف ملکون کے

آدمی گو بوجہ نہ جاننے زبان کے ہمکلامی کا لطف نہ لے سکتے ہوں لیکن یکجا ایک
مقام پر جمع ہونا ہی انسان کے خیالات مجتمع رکھنے کو کافی ہے بہر طور سب سے زیادہ فضا
جو حرم میں ہے وہ کسی جگہ میسر نہیں ہو سکتی تاہم وقت فرصت ان مقامات کو جو ہم ذیل
میں لکھتے ہیں دیکھ لینا اور زیارت سے سعادت حاصل کرنا نہایت مناسب ہے اسی طرح
جہاں تک ہو سکے عمرے کا ثواب حاصل کرنا موجب اجر عظیم ہے۔

عمرہ لانا یا کرنے سے یہ عبارت ہے کہ مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلے پر
ایک مسجد باسم مسجد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موسوم ہے واقع ہے۔ یہ مسجد حد حرم
سے باہر ہے اور اسکے پاس ہی حد حرم ہے جو نسبت اور حدود کے شہر سے قریب ہے
لہذا وہاں تک جانا اور وہاں سے احرام باندھ کر مکہ معظمہ میں آنا اور طواف و سعی کرنا
اور بال اتروا کر احرام کھول لینا اسکا نام عمرہ ہے معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ سات عمرے
ایک حج کے برابر ہوتے ہیں۔ ماہ رمضان میں عمرہ کرنا زیادہ اچھا سمجھا گیا ہے جتنے
عمرے ہو سکیں بہتر ہی ہے لیکن ایک تو ہر حاجی کو ضرور ہے۔

بعض حاجی ایسا کرتے ہیں کہ اپنے گھر سے یا حرم سے احرام باندھ کر پیدل یا
گدھوں پر اوس مسجد تک جاتے ہیں اور مکہ معظمہ میں آکر طواف وغیرہ کے بعد
چاہ زمزم پر جا کر غسل کرتے ہیں گرمی کے موسم میں یہ غسل ایک عجیب فرحت بخشتا ہے
اور ساری تکان دور ہو جاتی ہے۔

اگرچہ مکہ مکرمہ کا ذرہ ذرہ پتھر و کنکر در و دیوار خاک و غبار قابل تعظیم و زیارت ہے
اور تمام عمر انسان اگر اس مادہ میں صرف کرے تب بھی پورا ہونا مشکل ہے چونکہ حاجی تھوڑے
دن اس مقام برکت نشان میں رہتے ہیں پس بفرصت تعطیل چند مشہور اور
ضروری مقام جو ذیل میں درج ہیں ضرور دیکھ لیں۔

۱۔ کعبہ معظمہ اندر سے۔ ایام حج میں چند بار کھولا جاتا ہے اور حجاج بلا تکلف
اندر داخل ہوتے ہیں

۲۔ مولد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳ مکان حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جسمین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئین۔ اسی مکان مین جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو فرمانے اور عبادت کا مقام بھی زیارت گاہ ہے۔

۴۔ مکان خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو دوکان کے نام سے مشہور ہے۔ اسی مکان کے نیچے مین مشہور حجر متکلم و حجر متکا بھی زیارت مین سب ہین

۵۔ مولد خلیفہ رابع حضرت علی کرم اللہ وجہہ

۶۔ مولد خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۷۔ دار الخیزران۔ صفا کے متصل ایک مکان ہے جسمین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل از نبوت عبادت فرماتے تھے۔

۸۔ جنت المعلیٰ۔ کنارہ آبادی پر ایک وسیع قبرستان ہے۔ اسی قبرستان مین مزار حضرت خدیجۃ الکبریٰ زوجہ اول حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و جناب آمنہ والدہ پیغمبر خدا کا بھی ہے۔

۹۔ جبل ابو قبیس۔ جہان معجزہ شق القمر واقع ہوا۔ یہی پہاڑ اول زمین پر رکھا گیا۔ اسی پہاڑ پر چڑھکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حج کی منادی کی۔ یہ پہاڑ بالفعل آبادی مکہ مکرمہ مین داخل ہے اسکے اوپر تک برابر مکانات تعمیر ہوتے چلے جاتے ہین۔ زوار اس پہاڑ پر اکثر بکری کی سری و پائے لیجاکر کھایا کرتے ہین۔

۱۰۔ جبل نور۔ اس پہاڑ پر شق الصدر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا گیا غار حرا بھی اسیکا نام ہے سورہ اقرا اسی پہاڑ پر نازل ہوئی ہے۔

۱۱۔ جبل ثور۔ مکہ مکرمہ سے قریب چار میل ہے اسکا راستہ بہت دشوار گذار ہے گو حال مین کسیقدر درست کیا گیا

ہے چوٹی تک بالکل سیدھا معلوم ہوتا ہے۔

۱۴۔ مسجد جنابہ عائشہ۔ مکہ مکرمہ سے تین میل جہان سے عمرہ لاتے ہین۔

مقامات بالا شہر و قرب وجوار مکہ مکرمہ مین واقع ہین ہم نے انکی بہت مختصر کیفیت لکھی ہے تفصیل و تشریح کامل کے واسطے ایک طول سکار ہے۔

ذیل کے مقامات مین عمرہ نماز ادا کرنا مستحسن و مستحب ہے

اندر خانہ کعبہ — مقام ابراہیم — رکن عراقی — حفرہ قریب دروازہ خانہ کعبہ

نزدیک باب کعبہ — چہار طرف کعبہ — حطیم زیر میزاب — مابین رکن یمانی و حجر اسود

رکن شامی کہ باب عمرہ اوسکے پیچھے ہو — جانب رکن یمانی۔

مقامات ذیل وہ ہین جنکو سالکان بے ریا اور زاہدان پاک نفس و باصفا نے قبولیت دعا کیواسطے مختص و مستثنی کیا ہے۔

۱۔ کعبہ معظم۔ — اندر و باہر چہار طرف۔
۲۔ حجر اسود۔ — خصوصاً دوپہر کے وقت۔
۳۔ مطاف۔ — در کعبہ کے سامنے۔
۴۔ ملتزم۔ — (یعنی مابین حجر اسود و خانہ کعبہ) نصف شب۔
۵۔ حطیم۔ — مغرب کے وقت۔
۶۔ میزاب۔ — (پرنالہ کعبہ) کے نیچے صبح کے وقت۔
۷۔ رکن یمانی۔ — صبح۔
۸۔ مابین رکن یمانی و دروازہ بند کعبہ۔
۹۔ درمیان رکن یمانی و حجر اسود۔
۱۰ مقام ابراہیم — صبح۔
۱۱۔ زمزم۔ — غروب آفتاب کے وقت۔

۱۲- صفا و مروہ- بعد عصر-
۱۳- بین المیلین- یعنی وہ ستون سنگی جو راہ صفا و مروہ مین بنے ہین-
۱۴- عرفات- بیری کے درخت کے نیچے زوال کے وقت اور جبل رحمت کے بائین طرف سورج ڈوبتے وقت
۱۵- مسجد خیف- یہ مسجد منا مین واقع ہے اور اسکا حال بھی ہم منا کے ساتھ ہی لکھین گے-

مشہور مساجد مکہ مکرمہ اور اسکے قرب و جوار مین حسب ذیل ہین اگر شائقین کوشش کرین اور زمانہ بھی فرصت دے تو ان سبکو دیکھنا ممکن ہے-

۱- مسجد خیف- منا مین-
۲- مسجد ابو قبیس- پہاڑ پر اسی مسجد پر حضرت بلال نے اول اذان دی تھی
۳- مسجد الشجرہ-
۴- مسجد الجن-
۵- مسجد الاجابہ-
۶- مسجد بیت العقبیٰ- منا کے راستے مین-
۷- مسجد الرایہ- مکہ مکرمہ کی فتح کے دن یہان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے نشان اسلامی اوڑایا گیا تھا-
۸- مسجد جیاد-
۹- مسجد ذی طوی-
۱۰- مسجد جعرانہ- یہ مسجد مکہ مکرمہ سے باہر اور دور ہے-
۱۱- مسجد عائشہ جہان سے عمرے کا احرام باندھتے ہین-
۱۲- مسجد منحر النبی- جہان سورہ انا اعطینا نازل ہوئی-
۱۳- مسجد الکبش- منا مین جہان حضرت ابراہیم نے قربانی فرمائی تھی-
۱۴- مسجد مجتبی- قریب مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم-

ہم نے اس باب مین مکہ مکرمہ اور اوسکے قرب وجوار کے تمامی مشہور متبرک مقامات جہانتک کہ معلوم ہو سکے اور جنمین سے اکثر ہم نے خود دیکھے ہین آگاہی ناظرین کے واسطے لکھدیے ہین لیکن سوا ے ان کے اور جسقدر جا ہاے مقدس معلوم ہون اور معتبر ساکنین مکہ مکرمہ سے اونکا نشان ملے تو اوئکی بھی زیارت کرنا عین سعادت ہے۔

اداے حج یعنی حالات عرفات و مزدلفہ و منا وغیرہ

اداے فرض حج کے واسطے جسکے لیے تمام اطراف عالم سے آدمی اس سرزمین پاک مین آتے ہین مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلے پر عرفات ہوتا ہے۔ ہم چونکہ اس سالے کو بطور ہدایت حجاج لکھ رہے ہین اور مسائل ہر چند ان غور اسلیے نہین ہے کہ حج کے مسائل بہت صاف اور سہل ہین اور بیشتر معلم و مطوف اپنے اپنے حجاج کو بترتیب تعلیم کر دیتے ہین لیکن وہ امور جو مخصوص اوقات و ممالک حاجیان سے متعلق ہین اور جنپر حالت غریب الوطنی مین ہر مسافر کو نگاہ ضرور ہے معلم بطور کامل نہین بتا سکتا نہ اوسکو اسقدر فرصت ہوتی ہے کہ ہر فرد بشر کو فرداً فرداً تعلیم و تلقین کرے اور غالباً وہ اسطرف توجہ بھی نہین کرتے لہذا جہانتک ہمارا تجربہ یاری دیتا ہے ہم ہر چیز کا انکشاف ناظرین پر کرتے ہین۔

مکہ مکرمہ سے حج کے جانے والے آپ تین قسم کے آدمی دیکھین گے ایک وہ جو ابھی حج کے قریب دو چار روز یا غایت ہفتہ پہلے ہندوستان سے مکہ مکرمہ مین داخل ہوے ہین اور اسوقت تک حج کا احرام کیے ہوے ہین۔

دوسرے وہ کہ حج سے بہت پہلے مکہ مکرمہ مین آگئے تھے زیارت مدینہ منورہ سے قبل از حج فیضیاب ہو چکے ہین۔ اگر انکا قافلہ مدینہ منورہ سے ایسے وقت واپس آیا ہے کہ حج مین دس بارہ روز کی دیر ہے تو یہ احرام باندھے نہونگے اور اگر قریب حج واپس آئے ہین تو ضرور راہ مدینہ منورہ سے جو احرام اختیار کیا ہے وہ قائم ہوگا۔ لیکن اکثر مدینہ منورہ سے آنے والے عمرے کا احرام باندھ کر آتے ہین اور بعد اداے

مناسک عمرہ اس احرام کو کھول کر حج کے واسطے نئے طور سے احرام کرتے ہین۔
تیسری وہ جماعت ہوگی کہ حج سے پندرہ بیس روز یا مہینہ بھر پہلے پہونچے ہین اور
مدینہ منورہ کو یہ بعد حج جاوین گے یہ بھی احرام باندھے نہون گے۔

جبکہ ماہ ذوالحجہ کا چاند ہوتا ہے تو ہر آدمی جان لیتا ہے کہ اب حج کو ایک ہفتہ
باقی ہے لہذا ہر آدمی کو لازم ہے کہ حج پر جانیکی تیاری کرے۔ تمام ادا سے فرائض
حج مین پانچ روز صرف ہوتے ہین اسلیے ان پانچ روز کی خورد و نوش و سواری و
خیمہ و جاے قیام کا بندوبست ضرور ہے۔

سب سے پہلے یہ امر ضرور قابل تشویش ہوگا کہ جب آپ حج کو جاوین تو اپنا اسباب
و زر نقد کہان اور کسکے پاس چھوڑ جاوین کیونکہ ایسے ہنگامے مین زر نقد و مستورات کا
زیور ساتھ لیے پھرنا کوئی معقول بات نہین ہے لہذا اس مشکل کی آسانی اور محض ہمدردی
و راحت رسانی حجاج کے واسطے اس بار اہم کو حافظ احمد حسین صاحب برادرزادہ جناب
تقدس مآب حاجی امداد اللہ صاحب نے اپنے ذمہ کرلیا ہے سالہا سال سے یہ قاعدہ چلا
آتا ہے کہ ہندوستان کے اکثر حاجی اپنا زر نقد اور زیور بحفاظت باندھ کر اور مہر لگاکر
وقت جانے حج کے حافظ صاحب کے پاس امانت رکھ دیتے ہین اور حج سے آکر حسب
ضرورت لے لیتے ہین یا بعد واپسی مدینہ منورہ لیتے ہین۔ جو حجاج کہ قبل از حج مدینہ منورہ کو
جاتے ہین وہ بھی ایسا ہی کرتے ہین اور مکہ مکرمہ مین آکر اپنی امانت واپس لیتے ہین۔
حافظ صاحب نے یہ نہایت مشکل کام اپنے ذمے لیا ہے اور یقیناً اگر ایسا بندوبست
نہوتا تو حجاج کو بہت دقت ہوتی۔ عرب مطوفون کو امانت دیجاتی تو اوسکے وصول
مین شک رہتا اور نہ عرب مطوف ایسی عمدگی و صفائی سے ہر آدمی کی امانت کا انتظام
کرسکتے۔ لہذا عین مصلحت یہی ہے کہ حجاج مدینہ منورہ یا حج کو جاتے وقت یا کسی وقت
مین بھی جبکہ وہ خود محفوظ نرکھ سکتے ہون حافظ صاحب کے سپرد کردین۔ اور تعجب
ہے کہ حافظ صاحب اس کام مین کسقدر مشکل اوٹھاتے ہین ہر شخص کی امانت علیحدہ
علیحدہ جیسی کہ اوسنے دی ہو رکھتے ہین اوسکی یادداشت کے واسطے ایک دفتر ہے

نام عقلمند کرتے ہین اور اس تکلیف کا کوئی معاوضہ یا حق حجاج سے نہین لیتے - واقعی یہ انھین کی ہمت ہے کہ ایسے مشکل کام کو مفت کرتے ہین - بہرطور حجاج کو اپنے زرنقد کی نگرانی لازمی بات ہے - ہم حجاج کو مجبور نہین کرتے کہ حافظ صاحب کے ہی پاس رکھین بلکہ جہان اپنا اطمینان ہو رکھ جاوین ساتھ لیجانا مناسب نہین ہے - اور باقی اسباب فرش و صندوق وغیرہ جس مکان مین ٹھہرین ہون رہین بند کر دینا کافی ہے -

مکہ مکرمہ سے حج کو جانے اور واپس آنے کے واسطے اونٹ کا انتظام معلم کے ذمے ہے ہر معلم اپنے حاجیون کے واسطے اونٹ بہم پہنچاتا ہے - اونٹ کا کرایہ اس سفر کے واسطے چار ریال سے سات ریال تک ہوتا ہے - شقدف آپ کا وہی کام آوے گا جو آپ نے جدہ سے خریدا ہے اور اگر نہین خریدا ہے تو یہان خرید ہو سکتا ہے اور کرایہ پر بھی ملنا ممکن ہے -

عرفات پر قیام کے واسطے اگر آپ کو علیحدہ رہنا منظور ہے تو ایک خیمہ کرایہ پر لینا یا خریدنا ضرور ہے - کھانے کا سامان بھی مع ظروف ساتھ ہونا چاہیے اور پانی کا برتن اس موقع پر کسیطرح بھولا نہ جاوے ورنہ عرفات مین پانی رکھنے کی سخت تکلیف ہو گی - اگر علیحدہ رہنا منظور ہے تو خیمہ اور پاخانہ ہمراہ ہونا ضروری بات ہے اور گو بغیر خیمے کے گذران ہو سکتی ہے لیکن پاخانہ ضرور ساتھ ہو - پاخانہ بھی مثل خیمے کے کرایہ پر مل سکتا ہے -

جو لوگ اپنا خیمہ علیحدہ نہین لیجاتے وہ معلم کے ساتھ رہتے ہین معلم اپنے بڑے بڑے خیمے لیجاتے ہین اور حجاج کو فی نفر کچھ کرایہ لیکر اون خیمون مین جگہ دے دیتے ہین - عموماً ایسے خیمے کا کرایہ فی آدمی ایک ریال ہوتا ہے یا جو کچھ آپسمین قرارداد ہو جاوے -

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی آدمی ملکر ایک خیمہ کرایہ کر لین اور علیحدہ رہین -

حج کے جانے کے واسطے عمدہ بات یہ ہے کہ معلم سے کہکر ایک عرب کا رہنے والا آدمی نوکر رکھ لیا جاوے کہ وہ ایام حج مین ساتھ رکھے - اوسکی خدمت

ہوگی کہ آپ کے شغدف کو کشاکش سے بچادے گا اسباب کی نگرانی کریگا خیمہ لگانے
مین مدد دے گا پانی و لکڑی و دیگر اشیائے خوردنی بہم پہونچادے گا۔ خوب سمجھ کے
آدمی میدان عرفات مین گولا کھون خیمے نصب ہون اپنے خیمے کو شناخت کر لیتے
ہین لیکن حجاج کو بہت مشکل ہوتی ہے اگر وہ اپنی جگہ سے تھوڑی دور جاتے
ہین تو پھر اوس جگہ کو نہین پا سکتے۔

حجاج اگر جبل عرافات یا دوسری جگہ مین جاوین تو معلم یا عرب نوکر کو ہمراہ
لے لین ورنہ اگر خود گئے اور خیمہ بھول گئے تو بہت حیران ہون گے اور دوسرے
دن منا مین اپنے ساتھیون سے ملین گے۔

ذی الحج کا چاند دیکھنے پر گو حج کا دن ہر شخص قائم کر سکتا ہے لیکن بغرض احتیاط
یا اگر کسی وجہ سے مثل ابر وغیرہ کے رویت ہلال مین شک ہوتا ہے تو اوسکی تصدیق
و تحقیق کے بعد ساتوین تاریخ کو حرم محترم مین خطبہ پڑھا جاتا ہے اور اسی ذیل مین
امام خطبہ خوان کچھ مناسک حج بھی بیان کردیتا ہے یہ خطبہ گویا منادی ہے
کہ مشتاقان حج آج ہر طرح تیار ہو رہین اور کل احرام باندھ کر حج کو روانہ ہون۔
خطبہ جب ہی پڑھا جاتا ہے جبکہ حج کا دن صاف معین ہو جاتا ہے اور درصورت
اختلاف علاوہ خطبے کے ہر گلی کوچے مین منادی بھی کرا دیجاتی ہے کہ جس سے ہر فرد بشر
واقف ہو جاتا ہے۔ بہرطور ساتوین تاریخ کو خطبہ سنکر ہر طرح تیار ہو جانا ضرور ہے
آٹھوین کو پاک و صاف ہو کر حرم مین حطیم مین احرام باندھنا چاہیے۔

آٹھوین کو صبح سے لوگ روانہ ہونا شروع ہو جاتے ہین محتاط لوگ ایسے
وقت مکہ مکرمہ سے چلتے ہین کہ منا مین ظہر کو پہونچین اور وہان پانچ وقت کی نماز
ادا کرین۔ بعض ایسا نہین کرتے ظہر کے بعد یا عصر کو روانہ ہوتے ہین بعض مغرب
یا کچھ بعد منا مین پہونچتے ہین رات پھر وہان رہتے ہین پچھلی رات یا نماز صبح کے بعد منا سے
چلکر نوین صبح کو میدان عرفات مین پہونچ جاتے ہین۔
منا وہ مقام ہے جہان عرفات پر جاتے وقت ایک رات قیام کرتے ہین

اور عرفات سے واپس جو کر تین روز وہان رہتے ہین - یہان بہت مکانات بنے ہوے ہین
جو سال بھر خالی رہتے ہین اور صرف ایام حج مین تین دن کے لیے آباد ہوجاتے ہین
لہذا قبل از روانگی عرفات منا کے مکان کا بندوبست کر لینا ضرور ہے - یہان جیسی
ضرورت ہو پورا مکان یا ایک دو درجہ مل جاتا ہے - جن صاحبون کو علحدہ مکانکی
ضرورت نہین وہ اپنے معلم کے مکان مین (بعض معلمون کے ذاتی مکان ہین بعض
کرایہ پر لیتے ہین) ٹھہر سکتے ہین اور معلم اوسیطرح جیسا کہ عرفات پر کچھ کرایہ لیکر
خیمے مین جگہ دیتی ہے یہان بھی دینگے -

الغرض حج کو جاتے وقت منا مین ایک رات بسر کرنا ہوگی گو یہان بازار تیار
ہوجاتا ہے اور سب چیز میسر آتی ہے تاہم کھانا گھر سے پکا ہوا ساتھ ہونا اچھا ہے تا کہ وہ
وقت جو کھانیکی تیاری و تلاش مین ضایع ہو عبادت مین گذرنا بہتر ہے -

منا مین چار چیزین جنکو ہم ذیل مین لکھتے ہین قابل دید و زیارت ہین لیکن آپ انکو
دو وقت جبکہ عرفات سے واپس آکر تین روز یہان قیام کرین بآسانی دیکھ سکتے ہین -

۱- تین شیطان - انپر لامحالہ ہر حاجی جاکر کنکریان مارتا ہے اور ضرور اونکو
جان سکتا ہے اونکے پورے حالات بخیال طول مضمون کے
ہم یہان نہین لکھ سکتے لیکن کتب ہاے مناسک
حج مین ملین گے -

۲- مسجد خیف - یہ ایک قدیم وسیع مسجد ہے اسکے مقدس ہونے مین بہت
روایتین بیان کی گئی ہین منجملہ اونکے یہ بھی ہے کہ ستر
نبیون نے ایک ساتھ یہان نماز پڑھی ہے -

۳- مسجد الکبش - آبادی منا سے متصل دامن کوہ مین واقع ہے حضرت ابرہیم علیہ السلام
نے اسی جگہ قربانی کی تھی -

۴- غار مرسلات - مسجد خیف کے قریب ہے اور اوسمین پتھر پر سر مبارک
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان ہے -

ان مقامات کے اکثر لوگ بلکہ سب ہی زیارت کرتے ہین اور نماز نفل پڑھ کر دعا مانگتے ہین۔

یاد ہوگا ابھی بیان ہو چکا ہے کہ آٹھوین کو مکہ مکرمہ سے چلتے ہین رات کو منا مین رہتے ہین صبح نوین کو منا سے چل کر قبل از زوال عرفات پر پہونچ جاتے ہین۔

میدان عرفات مین کسی جگہ زوال شمس سے غروب تک قیام کرنیکا نام حج ہے۔

عرفات مین کسی جگہ بھی ٹھہر رہنا داخل میدان عرفات اور ادا سے فرض حج کا حکم رکھتا ہے تاہم جبل عرافات یا جبل رحمت کے قریب جہان بڑی بڑی چٹانین سیاہ پتھرونکی ہین توقف کرنا اولا ہے۔ لیکن ایسے ہنگامے اور اسقدر مجمع مین جیسا کہ ان دنون حج مین ہوتا ہے جبل رحمت کے قریب سب حاجیون کو جگہ ملنا مشکل ہے۔ تمام میدان عرفات کہ کئی کوس کے گرد مین ہوگا خیمون سے بھرا ہوتا ہے پس جبل رحمت کے نیچے کہ تعداد خیام و حجاج کے مقابلے مین بہت ہی چھوٹی جگہ ہے سب آدمیون کو جگہ نہین مل سکتی اور اسمین کوشش کرنا بھی مفت تکلیف اوٹھانا ہے۔

مسجد نمرہ ایک مشہور مسجد ہے جو اسی میدان عرفات مین واقع ہے۔

عرفات کے قیام کا بہتر اور مستحسن طریقہ جو معتبر علما نے وثوق کے ساتھ لکھا ہے یہ ہے کہ عرفات پر پہونچکر اگر پانی ملنا ممکن ہو تو غسل کیا جاوے ورنہ وضو کافی ہے بعد ازان مسجد نمرہ مین آ بیٹھے اور عبادت مین مشغول رہے ظہر و عصر کی نماز ایک وقت مین ملا کر امام کے ساتھ پڑھے اور پھر حج کا خطبہ سنے جو پہاڑی کے اوپر ہوتا ہے۔ لیکن ہم پھر یہان تاکید کرنا مناسب جانتے ہین کہ پہاڑی پر چڑھنے اور تکلیف اوٹھانے سے بہتر ہے کہ اپنے قیام گاہ پر یاد الٰہی مین مصروف اور اپنی عمر گذشتہ اور اعمال کو یاد کرکے روتا رہے۔ اول تو پہاڑی پر چڑھنا مشکل ہے دوسرے آدمیونکی کثرت مانع ہوتی ہے۔ پس ایسی کوشش بے سود مین خطبہ بھی سننے مین نہ آویگا اور اپنی جگہ پر بیٹھکر جو ذکر و شغل ہوتا وہ بھی نہوگا۔

غرض جسقدر وقت عرفات پر گذرے ذکر الٰہی و عبادت مین مصروف رہنا چاہیے

اسوقت کو ضائع کرنا اچھا نہین ہے کیونکہ اسی وقت خاص کے واسطے آدمی گھربار دوست وعزیز واقارب کو چھوڑ کر یہان امید مغفرت پر آتا ہے اس موقع کو ہر طرح غنیمت سمجھے اور گریہ وزاری وعبادت مین کاٹے۔

عرفات سے بعد غروب شمس چلتے ہین اوسوقت بہت ہنگامہ ہوتا ہے اور رستہ کشادہ اونٹ کے نکلجانے کو نہین ملتا لازم ہے کہ اپنے قافلے سے جدا نہو اور نوکر کو تاکید رکھے کہ وہ اونٹ کے برابر چلے اور کشمکش سے اونٹ و شغدف کو بچاتا رہے اسباب ہوشیاری سے باندھکر اسباب کے اونٹ پر رکھدیا جاوے ورنہ اگر ایسے مجمع اور جلدی اور رات مین کوئی چیز گرگئی تو اوسکا ملنا مشکل ہوگا۔ بچونکی حفاظت وانکی کے وقت ضرور ہے اگر وہ ذرا بھی اپنی جاے قیام یا قافلے سے علیحدہ ہوے تو اون کی جان کا خطرہ ہے نہ معلوم کہان چلے جاوین یا اونٹون کے نیچے دب جاوین۔

عرفات سے چلکر دوڈھائی گھنٹے مین مزدلفہ پہونچتے ہین۔ یہ جگہ بھی پہاڑون کے بیچ مین واقع ہے۔ دوکاندار یہان دوکانین لگا رکھتے ہین ضرورت کی چیزین ملجاتی ہین۔ پانی بدو بیچتے پھرا کرتے ہین گو یہان نہر بھی ہے لیکن رات مین ہر شخص کو ملنا مشکل ہے عربی نوکر البتہ ڈھونڈھ نکالے گا۔ یہان آکر مغرب وعشا کی نماز ملاکر پڑھتے ہین ایک مسجد بھی یہان ہے اور مشہور جگہ یہان کی جسکا نام مقامہاے قبولیت دعا مین آپ دیکھینگے ایک پہاڑی مشعرالحرام نام ہے۔ یہان بھی ہم وہی بات بیان کرنا جیسا کہ عرفات کے پہاڑ پر چڑھنے کی بابت کہہ چکے ہین بہتر جانتے ہین۔

رات کے وقت قافلے سے جدا ہونا مستورات وبچون کو چھوڑنا مناسب بات نہین ہے۔ اکثر آدمی جو پرانی کتابون مین ان مقامون کے نام دیکھتے ہین وہ اپنے معلم سے ہمیشہ بحث وتکرار کیا کرتے ہین کہ اونکے اونٹ اوسی خاص مقام تک پہونچادیے جاوین لیکن خیال رہے کہ یہ امر غیر ممکن ہے۔ یکہ وتنہا وجریدہ آدمی البتہ ایسا کرسکتا ہے اور جہان چاہے جاسکتا ہے لیکن جنکے ساتھ اہل وعیال ہون اونکے مشکل ہے۔ نیز یکہ وتنہا آدمی بھی اگر واقف ہو تو چلا جاوےگا یا کوئی آدمی

مخصوص اوسکے ساتھ ہو کہ اوسکی خواہش کے موافق ہر جگہ لیجاوے۔ معلم سے بھی جسکے قافلے مین مثلاً بیس آدمی ہون اور اونمین سے دو آدمی جبل عرفات اور مشعر الحرام پر جانیکی خواہش کرین اونکو لیجانا مشکل ہوگا۔ مقام مزدلفہ کی قبولیت دعا اور عبادت کے واسطے ہر ماہر اسرار اور کاشف مسئلات نے تعریف کی ہے لہذا یہان آتے ہی مصروف عبادت رہنا ہر آئنہ اولی و برتر ہے۔

بعض آدمی مزدلفہ مین صرف اتنا قیام کرتے ہین کہ نماز ادا ہو جاوے کہانا کہالیوین اور کچھ معمولی ورد درود وغیرہ کا کرلین۔ جو لوگ تھوڑی دیر ٹھہرتے ہین اونکو اونٹون سے اسباب بھی اوتارنا ضرور نہین ہے شتربان اونٹ کو لدا ہوا ہی بٹھا دیتے ہین جو سامان لینا ہووے لیا جاوے اور باقی پھر حفاظت سے باندھ دیا جاوے۔ بعض آدمی تمام رات ٹھہرتے ہین اور اونٹون کو کھول دیتے ہین۔ مزدلفہ مین تمام رات رہنا اور عبادت کرنا اولی ہے لیکن جبکہ یہان رات بھر رہنے کا اتفاق ہو تو ضرور ہر طرف سے ہوشیار رہنا چاہیے کیونکہ یہان بالکل رات کا وقت ہوتا ہے اور اونٹون کو بے ترتیب بٹھا دیا جاتا ہے خیمہ وغیرہ یہان نہین لگاتے اسلیے اگر ذرا بھی غفلت ہوتی ہے تو اسباب چوری ہو جاتا ہے یہ مشہور بات ہے کہ چور اس جگہ ستاتے ہین اور وقت پاکر جو کچھ ہاتھ آجاتا ہے فوراً لیکر ادھر ادھر آدمیون مین بھاگ جاتے ہین لہذا حتی المقدور یہان ہوشیار رہنا اچھا ہے۔

اسی مقام مزدلفہ سے ہر آدمی کو اونچاس کنکریان زمین سے ڈھونڈھ کر چُننا یا جمع کرنا چاہیین جو کل صبح اور اوسکے بعد کام آتی ہین۔ یہ کنکریان چھوٹا اور چنے کی برابر ہون اور پتھر ہونا چاہیے مٹی یا اور کوئی دھات نہو انکو دھوکر کسی کپڑے مین باندھ لیا جاوے بعض آدمی اس کام کے واسطے ایک چھوٹی تھیلی گھر سے بناکر لیجاتے ہین تاکہ زیادہ حفاظت ہو اور کہین بھی رکھ دینے سے ضایع نہو جائین۔ اگر اتفاقیہ یہ کنکریان گرجائین یا ضایع ہو جائین تو منا مین کسی جگہ سے اور اوٹھا لی جاوین لیکن جو کنکریان لوگونکی پھینکی ہوئی شیطانون کے نیچے جمع ہو جاتی ہین اونکا لینا اور دوبارہ مارنا منع ہے

مزدلفہ سے جو لوگ نصف شب کو چلتے ہین وہ قریب صبح اور بعد نماز صبح چلنے والے کچھ دن چڑھے منا مین پہنچ جاتے ہین - منا وہی مقام ہے جسکا ہم ابھی بیان کر چکے ہین اور جہان مکہ مکرمہ سے چلکر سب حاجی ایک رات بسر کرتے ہین -

منا مین آپ وہان قیام کرین گے جہان جو مکان آپ نے قبل از روانگی حج کرایہ پر لے لیا ہے یا معلم کے ساتھ رہنا ہوگا پانی یہان بھی عمدہ اور صاف نہر کا ملتا ہے جا بجا آدمی بیچتے رہتے ہین - بعض حاجی جو علیحدہ مکان لیتے ہین اور اونکے ساتھ قافلہ بھی زیادہ ہوتا ہے وہ تین وزر کے خرچ کے موافق اپنے مکان مین قبل از روانگی حج پانی بھروا کر رکھتے ہین تاکہ منا مین پہنچتے ہی پانی کی تکلیف نہو - بعض معلم جنکے ذاتی مکانات ہین اپنے حجاج کے آرام کے واسطے حوض مین جو عموماً ہر مکان مین ہے پانی بھروا دیتے ہین - بہر طور بالفعل یہان پانی کی تکلیف نہین ہے -

اسباب وغیرہ اہتمام سے رکھکر اول یہ کام کرنا چاہیے کہ سات کنکریان اون کنکریون مین سے جو آپ نے مزدلفہ سے چنی ہین باوضو بڑے شیطان پر جائیے اور یہ ساتون کنکریان ایک ایک کرکے اوسپر ماریے - عورتونکے واسطے رات مین کنکریان مارنا بہتر ہے عرب مین قاعدہ ہوگیا ہے کہ عورتین رات ہی کو کنکریان مارتی ہین -

اگر آپ صرف حج کا احرام باندھے ہوے ہین تو کنکریان مارنے کے بعد وہین سے ایک کوچے مین چلے جائیے جہان صدہا حجام بیٹھے ملین گے یہان جیسا آپکو منظور ہو تھوڑے بال ترشوائیے یا سارا سر منڈوائیے اور جائے قیام پر آکر احرام کھولدیجیے اور اصلی کپڑے پہن لیجیے اور اوسکے بعد قربانی کے موقع پر جاکر بھیڑ بکری اونٹ جو منظور ہو خریدیے اور قربانی کیجیے - اگر تمتع یا قران کا احرام ہے تو کنکریان مار کر اول قربانی کرتے ہین پھر بال ترشوا کر یا سارا سر صاف کرا کے احرام کھولتے ہین -

قربانی کے واسطے ایک جگہ علیحدہ مقرر کردی گئی ہے لہذا وہین قربانی کرنا بہتر ہے اور دوسری جگہ پولیس متعینہ منا کرنے بھی ندے گا اور اگر چھپ کر آپ کرلین گے تو اوسکا فضلہ وہین پڑا رہیگا اور مکان کی ہوا بھی خراب ہوگی اسلیے حکام ترکی

نے ایک جگہ مقرر کر دی ہے کہ اوسکے سوا اور کہین قربانی نہین ہونے پاتی۔

چونکہ منا ایک چھوٹی جگہ ہے اور وہان آدمیون کا ہجوم زیادہ ہوتا ہے اسلیے صفائی کا خیال بیشتر مد نظر ہے قربانی کی جگہ بھی علیحدہ آبادی سے دور مقرر کرنے کی یہی وجہ ہے ۔ پاخانے منا کے ہر گلی کوچے مین بنے ہوے ہین اگرچہ بے احتیاط لوگ خیال نہین کرتے لیکن اونکو لازم یہی ہے کہ ان پاخانون مین پیخانہ جاوین۔

چونکہ منا مین بکثرت قربانی ہوتی ہے اور ہر طرف گوشت کی افراط ہو جاتی ہے اور حاجی بھی کئی روز کے تھکے ماندے ہوتے ہین اور بہت مسکین حاجی جنکا ہم اوائل کتاب مین بیان لکھ چکے ہین بوجہ گرانی حسب خواہش مکہ مکرمہ مین گوشت نہین پا سکتے یہان قربانی کا گوشت حد سے زیادہ کھاتے ہین اور عموماً یہ زیادہ خوری نقصان کرتی ہے اور اکثر حاجیون کو بدہضمی و پیچش ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ یہی بے احتیاطی وبائے ہیضہ پیدا کر دیتی ہے لہذا حجاج کو لازم ہے کہ جہانتک ممکن ہے گوشت کم کھاوین اور ادویۂ ہاضم کا استعمال رکھین۔ دو سال سے برابر وبائے ہیضہ ہوتی ہے اور ہزارہا جانین تلف جاتی ہین۔

ساکنان مکہ مکرمہ کا قاعدہ ہے کہ وہ ایام قیام منا مین گوشت بہت کم کھاتے ہین بلکہ بعض بالکل ہی نہین کھاتے اور سریع الہضم غذا پر بسر کرتے ہین۔

منا مین ایسی دوائین جو ہضم کے واسطے مفید ہین یا وبائے ہیضہ مین کار آمد ہین ساتھ رکھنا ضرور ہے ۔ اگر اونہو تو تین چار دوائین یعنی تیزاب گندھک پانی مین ملا ہوا آئل پیپرمنٹ کلوروڈائن عرق زنجبیل وغیرہ ضرور ہمراہ ہونا چاہیے۔

منا کی قربانی چونکہ ہر حاجی کو ضرور ہے اور جسے مقدور نہو وہ حسب مسئلہ روزے رکھے لہذا یہ امر قابل احتیاط ہے کہ قربانی کے واسطے بکرا گاے اونٹ جو کچھ خریدا جاوے خود دیکھ کر صاف مسلم خرید کیا جاوے اور اپنے ہاتھ سے یا اپنے سامنے قربانی بھی کرا دیجاوے بعض آدمی تکلیف و زحمت کے خیال سے اس کام کے

انجام دینے کو اپنے نوکر یا معلم کو مقرر کر دیتے ہین لیکن کبھی کبھی شکایت سنی گئی ہے کہ نوکر یا معلم نے از راہ خیانت قربانی نہین کی اسلیے نہایت ضرور ہے کہ احتیاط کیجاے اور قربانی آپنے ہاتھ سے یا سامنے کرا دی جاوے۔

منا مین اول ہی روز احرام کھولنے اور قربانی وغیرہ سے فارغ ہونیکے بعد اگر مکہ مکرمہ مین چلے جائیے اور طواف الزیارت کر آئیے تو بہتر ہے۔

منا سے مکہ مکرمہ بہت نزدیک ہے گدہا ہر وقت سواری کو ملتا ہے بارہ آنے عموماً کرایہ ہوتا ہے بعض دفعہ جانا اور واپس آنا ایک روپیہ ہی مین ہو جاتا ہے اسلیے آپ اس کام کو دو گھنٹے مین نہایت سہولت سے انجام دیسکتے ہین۔

عورتین بھی اگر پہلے ہی دن طواف الزیارت کرنا چاہین تو وہ اونٹ پر جا سکتی ہین وہی اونٹ والا جو آپ کو عرفات پر لیگیا ہے اور جسنے منا مین پہونچایا ہے اور جو اکثر آپ سے کھانا وغیرہ مانگنے آیا ہوگا آپ سے کچھ مزدوری لیکر مکہ مکرمہ کو لیجاوے گا اور بعد طواف واپس لے آوے گا۔

دوسرے دن بعد از زوال اکیس کنکریان کام مین لانا ہون گی یعنے تینون شیطانون پر سات سات مارنا ہونگی ابتدا اسے چھوٹے شیطان سے شروع ہوگی اور انتہا بڑے پر۔

تیسرے دن بھی اسیطرح بعد زوال تینون شیطانون پر کنکریان مارنا ہوگا۔ اسکے بعد آپکو اختیار ہے کہ فوراً مکہ مکرمہ کو چلے آئیے یا شام تک بلکہ دوسرے دن تک وہان رہیے۔ بعد زوال منا سے واپس ہونا اولا ہے لیکن بہت آدمی اس سے پہلے چلے آتے ہین۔ بعضے آدمی بنظر عبادت تیسرے دن بھی رہین رہنا پسند کرتے ہین لیکن زائد قیام کے واسطے قبل از روانگی حج انتظام مناسب ہے تاکہ معلم شتربان کو اسی شرط پر مقرر کرے کہ اوسکو ایک روز بعد اپنے مسافرون کو لانا ہوگا اور وہان قیام کی بابت بھی معلم کو خود ساتھ رہنا چاہیے یا کسی دوسرے آدمی نوکر وغیرہ کو حفاظت کے واسطے چھوڑنا ہوگا۔

روانگی قافلہ از مکہ مکرمہ بمدینہ منورہ

اے حاجیان طلبگاران رحمت ایزدی و شفاعت رسول صمدی کو انتہا درجہ کی آرزو ہو کہ
حج کے ساتھ آپ کو زیارت روضہ نبی کریم سے بھی مشرف ہونا ضرور ہے مگر چونکہ
یہ سفر خطرناک و پر تعب ہے اسلیے ہم اوسکا ضروری حال آپکے روبرو پیش کرتے ہیں
واضح ہو کہ مدینہ منورہ کو دو دفعہ حاجیون کا قافلہ جاتا ہے اور چونکہ
کامل اطمینان امن راہ و تعدی اقوام بدو جو اکثر اس راہ مین پہاڑون پر بستے ہین
نہو جاوے حضرت شریف صاحب روانگی قافلہ کی اجازت نہین دیتے کیونکہ مدینہ منورہ
کے راستے مین بعض جاہل بدو جو آپکے شتربان ہین آپ کو ستاتے ہین اور موقع پاکر اسباب
چورالیتے ہین اور مار بھی ڈالتے ہین۔ دوسرے ان شتربان یعنی بدوون کی باہمی عداوت
جو نسلاً بعد نسل چلی آتی ہے اور جبکہ وہ جنگل مین ایک دوسرے سے مقابل ہوتے
ہین تو اونکو اپنا بدلہ لینے کی فکر درپیش ہوتی ہے اور اس ذیل مین حاجیون کا نقصان
ہو جاتا ہے۔ غرض اس خوف سے محفوظ رہنے کا انتظام حضرت شریف صاحب کرتے
ہین اور عموماً تمام قافلہ بلا کسی نقصان کے جاتا اور واپس آتا ہے۔
مدینہ منورہ کو پہلا قافلہ حج سے پہلے جاتا ہے جو اکثر شوال کے آخر یا
ذیقعدہ کی پہلی دوسری کو مکہ مکرمہ سے روانہ ہوتا ہے اور حج سے چار پانچ روز
یا غایت ایک ہفتہ اول واپس آجاتا ہے۔
دوسرا قافلہ بعد حج آخر ذی الحج مین روانہ ہوتا ہے اور آخر محرم مین واپس آتا ہے۔
ان قافلون مین ہر ملک و ہر قوم کے آدمی ہوتے ہین۔ ہر قافلے کی تعداد پندرہ سے
بیس ہزار آدمی کی تخمینہ کی گئی ہے۔
مدینہ منورہ کا سفر قافلے کے ساتھ عجب لطف خیز مگر پر تعب بھی ہے۔
اونٹ کا کرایہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانے اور واپس آنے کا حسب منظوری
شریف صاحب مقرر ہو جاتا ہے اور اوس سے زیادہ کوئی نہین لینے پاتا بالفعل

چند سال سے شغدف لیجانے والے اونٹ کا کرایہ جسمین دو آدمی جاتے ہین تیس ریال و بتیس ریال ہو رہا ہے۔

مدینہ منورہ کے سفر کے واسطے جہانتک ممکن ہو اتنا کم اور ضروری اسباب ساتھ ہونا چاہیے کہ شغدف ہی مین آجاوے اور دوسرا اونٹ اسباب کے واسطے کرایہ نکرنا پڑے۔

راستے مین بلا ضرورت اونٹ سے اوترنا نہ چاہیے اور حتی الامکان اپنے ہمراہیون سے جدا اور دور نہونا چاہیے بعض وقت وہی شتربان جو آپکو لیے جاتا ہے آپکو قافلے سے دور دیکھ کر اس لالچ سے کہ شاید آپکی کمر مین کچھ ہو ستانے کا ارادہ کر بیٹھتا ہے۔

شتربان یعنی بدو کے ساتھ مراعات لازم ہے اوسکو کھانا حسب تنخواہ دینا چاہیے لیکن بالکل عاجزانہ برتاو بھی عقل کی بات نہین ہے۔

بدو کی قوم کچھ زبردست اور قوی نہین ہوتی اور عموماً لڑائی مین ثابت قدم بھی نہین ہین لیکن ہندیون نے عموماً اونسے عاجزانہ برتاو کر کے خود اونکو دلیری کا موقع دیا ہے۔ ترکی یا انی مصری وغیرہ اقوام کے ساتھ اونکا برتاو درشت نہین ہوتا غالباً اسکا یہی سبب ہوگا کہ اگر ان قومون مین سے کسیکے ساتھ کوئی بیجا برتاو کیا جاتا ہے تو وہ سب جمع ہو کر برسر مقابلہ آجاتے ہین اور اگر ہندیون کے ساتھ کوئی معاملہ واقع ہوتا ہے تو ہندی بھائی اپنی عادت کے بموجب کہ اونمین اتفاق نہین ہے اپنے بھائی کی حقارت دیکھتے ہین اور خاموش رہتے ہین اگر ایکدفعہ یہ دس بیس آدمی متفق ہو کر مقابلہ کر لیتے یا اب کر لین تو بدون کے دلمین جو انکی بزدلی سمائی ہوئی ہے نکلجاوے اور آئندہ کے واسطے رفتہ رفتہ یہ لوگ راہ پر آجاوین۔ لیکن جہانتک ممکن ہے حالت سفر اور وہ بھی ایسے شوار گذار راستے مین مصالحت ہی اچھی ہے اور جبکہ ایذارسانی حد کو پہونچ جاوے تو خاموش رہنا بھی مناسب نہین ہے۔ مدینہ منورہ کے راستے مین اگر شتربان سے چشمک ہو جاتی ہے تو گو وہ حالت مقابلہ مین جسمی نقصان نہپونچا سکے لیکن اور طرح سے دق کرتا ہے مثلاً پانی نہین لاتا یا جہان عمدہ پانی ملتا ہے اور جہان سے دوسری منزل کیواسطے ساتھ

لے لیتے ہین اوس مقام کو نہین بتاتا۔ راستے مین جو پانی ساتھ ہوا وسکو ضایع کردیتا ہے
شغدف کی بندش اگر خراب ہوجاوے تو اوسکو درست نہین کرتا۔ موقع پاکر اسباب
خود چرا لیتا ہے یا پھینک دیتا ہے غرض ان دشواریونکا خیال کرکے عدالت بہتر ہے۔
اس سفر مین زر نقد زیادہ ساتھ ہونا اچھا نہین ہے صرف احتیاج کے لائق
ہمراہ رکھنا بہتر ہے اور اوسکو بھی کپڑے وغیرہ کے ساتھ پوشیدہ رکھنا چاہیے کمر یا جیب
مین رکھنا خود اپنے کو جتانا اور وحشی مفلس بدو کو طمع دلانا ہے جنگلی عرب ایک پیسے کے
واسطے انسان کی جان ضایع کرنے مین تامل نہین کرتا۔
زیادہ روپیہ اگر مدینہ منورہ مین رکھا ہو تو نوٹ ساتھ رکھنا گو وہان کچھ خسارہ ہوگا بہتر ہے
نیز استنبولی اشرفی بھی مکہ مکرمہ سے ساتھ لیجانے مین وہان کچھ خسارہ نہین ہوتا۔
اگر اہل وعیال ساتھ ہون تو مکہ مکرمہ سے اپنے معلم یا اوسکے بتائے ہوئے آدمی کو
ساتھ لینا بہت آرام کا سبب کا ہوگا۔
باربرداری کے اونٹ کا کرایہ اکثر سواری کے اونٹ سے ایک دو ریال کم ہوتا
ہے تاہم بنظر کفایت ممکن ہے کہ دو تین حاجی ملکر اپنا اسباب ایک جا کرلین اور ایک اونٹ پر
لیجاوین۔ تاہم جہانتک ممکن ہے سامان بہت ہی کم ہونا چاہیے اور اس سفر مین فراہم سواری
اور جستی بھی کام مین لائی جاوے۔
مدینہ منورہ کا سفر اکثر گیارہ دن مین ختم ہوتا ہے بعضی منزلین بہت سخت مین
ظہر سے سوار ہوکر تمام رات چلتے ہین اور دوسرے دن آٹھ نو بجے جائے قیام پر پہونچتے ہین
ہم منازل کو نام بنام لکھنا فضول سمجھتے ہین کیونکہ سوائے دو تین مشہور مقامات کے اور
سب منزلون کے دو تین نام ہین یا ایک مقام جسکو ہم منزل قرار دین اور اوس سے نصف
میل کے فاصلے پر قافلہ ٹھہرے اور اوس جگہ کا کچھ اور نام ہو جیساکہ ہے اور بارہا اتفاق
ہوتا ہے تو ہمارے بیان کی مطابقت جاتی رہے گی لہذا ہم مشہور منازل کے نام اور کچھ کیفیت
لکھینگے اور ایک فہرست اون مساجد کی دینگے جو مابین مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ واقع ہین اور
قافلہ بھی انھین مساجد یا انکے قریب مین ٹھہرتا ہے۔

مدینہ منورہ کے سفر کے واسطے نہایت ضرور ہے کہ چند روز روانگی قافلہ سے پہلے
اپنے شغدف کو دیکھ لیا جاوے اور اگر مرمت کی حاجت ہو تو ہر طرح مضبوطی کے ساتھ
درستی کر لیجاوے۔ شغدف کے اوپر دری یا کپڑا جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہین لگانا لازم
ہے کیونکہ یہان گیارہ دن کا سفر ہوگا دن کی دھوپ اور رات کی شبنم سے بچنا نہایت
ضرور ہے اگر کپڑا سنگین و مضبوط نہوگا تو شبنم و دھوپ دونو کی تکلیف اوٹھانا پڑیگی ہر شغدف
مین چار صراحیان رکھنا چاہئین یعنی چارون بیرونی کونون مین زنبیل لگاکر احتیاط سے صراحیان
رکھی جاوین اور صراحی کی گردن ایک باریک ستلی یا ڈوری سے شغدف مین باندھی ہے تاکہ
اونٹ کی جنبش سے گر نہ جاوے صراحی کا اوڑات کا بھی ضرور خیال ہے۔ شغدف کی
اندرونی طرف ٹاٹ کے تھیلے تھیلیان لگائے جاوین اور ضروری سامان دیگچی لوٹہ
گلاس کپڑے وغیرہ اوسمین رکھا جاتا ہے۔

اگر ایک مزاج کے دو آدمی ایک شغدف مین سفر کرین تو تین چار جوڑے کپڑے
لوٹہ کٹورہ وغیرہ اور کئی دن کے کھانے کے لائق جنس بخوبی ہمراہ لے سکتے ہین۔
کئی منزلین رابق وغیرہ ایسی آتی ہین کہ وہان سب چیزین مل جاتی ہین اور ہر منزل پر قافلے
کی آمد پر بدو ترکاری مرغی اور انڈے اپنے مسکنون سے بیچنے کے واسطے قافلے مین
لے آتے ہین اور گوشت نا گیا ہر منزل مین ملتا ہے۔ بعض منزلون پر جہان پانی دور سے لانا
ہوتا ہے وہان پانی بھی اکثر بدو بیچنے کو لاتے ہین۔ الغرض اہتمام اور صبر کے ساتھ اگر سفر کیا جاوے
تو کوئی تکلیف نہین ہوتی اور اسباب و بار جہانتک کم ہوتا ہے راحت ملتی ہے۔

مدینہ منورہ کے سفر کے واسطے جیسی کہ آپ چار صراحیان شغدف کے بیرونی
کونون پر رکھینگے ہر شغدف مین ایک ایک چھوٹی مشک بھی رکھنی چاہیے تاکہ پانی کی
کسیطرح کمی اور تکلیف نہو۔ مشک مین پانی بھر کے شغدف کے نیچے لٹکا دیا جاتا ہے
اور بعض منزلون مین جہان صاف پانی نہین ملتا ان مشکون مین اول منزل کا پانی بھرا ہوا
کام آتا ہے۔ یہ مشکین ایام حج مین مکہ مکرمہ مین بکثرت ملتی ہین روپیہ سوا روپیہ قیمت ہوتی ہے
احتیاطاً ایک مشک زائد خالی ساتھ رہنا اچھا ہے شاید ایک راستے مین پھٹ جاوے

تو دوسری زائد جو ساتھ ہے وہ اوسکی قائم مقام ہوجاتے - روانگی سے کئی دن پہلے ان مشکون مین پانی بھروا کر دیکھ لینا چاہیے تاکہ اگر کوئی سوراخ ہو یا خراب ہو تو اوسکی مرمت کرلی جاوے نیز قبل از روانگی دو تین روز پانی بھرنا اور خالی کرنا اس واسطے بھی اچھا ہوگا کہ اوسکے نئے پن کی بو جاتی رہے گی - مشک کے ساتھ رسّی و ڈول بھی ضرور رہنا چاہیے ڈول یہان کے وضع کے مکہ مکرمہ مین ارزان بکتے ہین اور رسّی بھی سن وغیرہ کی بکثرت ملتی ہین ڈول کو شغدف مین کہین باندھ لیا جاوے لیکن رسّی کی حفاظت لازمی چیز ہے کام کے بعد اوسکو لپیٹ کر شغدف کے تھیلے مین رکھنا بہتر ہے -

رابق مکہ مکرمہ سے چوتھی اور صفرا وادی چھٹی منزل ہے ان دونون مقامون پر قصبون کی سی آبادی ہے اور ہر قسم کی چیز ملجاتی ہے اور پانی کی بھی یہان افراط ہے -

جو لوگ شہدار بدر کی زیارت کرنا چاہتے ہین وہ پانچوین منزل پر مستورہ سے جُدا ہو جاتے ہین اور ایک مقام شعیبہ پر ٹھہر کر دوسرے دن صفرا وادی پہونچتے ہین -

مساجد واقع راہ مدینہ منورہ جنکے نام ہم ذیل مین لکھینگے اگر غور کیا جاوے تو قافلہ انھین مسجدون کے قریب قیام کرتا ہے اور ممکن ہے کہ زمانہ سلف مین یہی منازل ہون -

جبکہ حاجی مدینہ منورہ پہونچتے ہین تو شغدف وغیرہ شہر کے باہر چھوڑ دیتے ہین اور اسباب لیکر داخل شہر ہوتے ہین - شغدف کی حفاظت کی بابت پہلے کچھ محافظ کو دیا جاتا تھا اور محافظ خود رکھنا ہوتا تھا لیکن بالفعل دو سال سے حکام ترکی نے اسکا اہتمام کیا ہے اور بکثرت محافظ مقرر کردیے ہین - حق حفاظت اونٹ کی فیس مین بڑھا لیا گیا ہے - یہ قاعدہ ہے کہ جتنے اونٹ بھر کر یا لدکر کسی جگہ سے باہر نکلتے ہین تو فی اونٹ کچھ فیس دینا ہوتی ہے سال گذشتہ مین مدینہ منورہ سے چلنے والے اونٹون پر مع حق حفاظت شغدف فی شتر ایک ریال لیا گیا تھا - معلوم سے یہان ایسی دل خراش تکلیف نہین ہوتی جیسی کہ جدہ و مکہ مکرمہ مین عائد آتی ہے کیونکہ جو تحقیق و تشخیص مکہ مکرمہ مین قائم ہوجاتی ہے پھر اوسمین حاجت تکرار نہین ہوتی اور اوسکے موافق ہر معلم مکہ مکرمہ اپنے سلسلے والے مطوف مقیم مدینہ منورہ کو مطلع کر دیتا ہے - عموماً حاجیون کا تجربہ اور بیان ہے کہ

وہ مدینۂ منورہ مین بہ نسبت مکہ مکرمہ کے ہر طرح راحت پاتے ہین۔

مدینۂ منورہ مین مکان کا ویسا ہی بندوبست ہوگا جیسا آپ کو مکہ مکرمہ مین پہلے پیش آچکا ہے معلم کے گھر ٹھہریے یا اپنا مکان علیحدہ کرایہ کو لیجیے۔ کرایہ حسب حیثیت وموقع مکان کے دینا ہوگا۔

مساجد واقع درمیان راہ مکہ مکرمہ ومدینۂ منورہ

مسجد عائشہ یعنی تنعیم جہان سے عمرے کا احرام کرتے ہین۔

مسجد معروف بہ میمونہ۔ حضرت میمونہ زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان دفن ہین۔

مسجد مرالظہران۔ واقع وادی فاطمہ

مسجد حلیص۔

مسجد عقبہ۔

مسجد جحفہ۔ شام سے آنے والے یہان سے احرام اختیار کرتے ہین۔

مسجد بدر۔

مسجد صفرا وادی۔

مسجد الغزالہ۔

مسجد صفیر روحا۔

مسجد عرق الطبیہ۔ روحا سے کچھ آگے واقع ہے۔

مسجد معرس۔ یہان سے مدینۂ منورہ قریب پانچ میل رہ جاتا ہے۔

مسجد ذوالحلیفہ۔ مسجد علی بھی اسکو کہتے ہین۔ مدینۂ منورہ سے آنے والے یہان سے احرام باندھتے ہین۔

زیارات مدینۂ منورہ

سرزمین مدینۂ منورہ نہایت سرسبز وشاداب ہے باغات ومیوہ جات کی

کثرت ورآب شیرین کی فراوانی ہے - حجاج جو جدہ و مکہ مکرمہ مین پانی کی تکالیف اوٹھاتے ہین اور
باغ و سبزہ زار کو ترس جاتے ہین اس سرزمین مقدس مین آکر اوسکا بدل ہوجاتا ہے لیکن افسوس
ہے کہ دستور قدیم کی پابندی اونکی حسرت پوری نہین ہونے دیتی صرف آٹھ روز وہان رہنا ملتا
ہے - وہ سال ہے بدقسمتی آٹھ روز کو بھی مانع ہے صرف تین روز رہنا میسر ہوتا ہے اور وہ بھی
نہایت تکلیف کے ساتھ - قافلہ وہ رہ سے شہر کے اندر داخل نہین ہونے پاتا بلکہ بیرون شہر
قیام کرتا ہے ہزارہا حاجی بچون کے ساتھ خیمہ و شامیانہ مین جو تمازت شدت کے نیچے دہوپ کے موسم مین
اس وقت کو گذارتے ہین اور جبتک کہ مکہ مکرمہ مین دوبارہ گئی قافلہ اندر داخل کیا جاویگا -

بہرطور جیسی حالت ہوتی اندر یا باہر کہین بھی ٹھہرنا ملے اکثر قافلہ صبح کو پہونچ جاتا ہے
مقتضائے ادب یہی ہے کہ جیسے ممکن ہو جب مدینہ منورہ کے باغات اور خصوص
مینار حرم نظر آنے لگین سواری سے اوتر آنا چاہیے -

ترتیب اسباب و انتظام قیام کے بعد پاک صاف ہوکر اور لباس نفیس پہنکر زیارت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے حرم مین جانا چاہیے - عصر و مغرب کے درمیان کا
وقت شرف زیارت کیواسطے نہایت مناسب ہے -

حرم مدینہ منورہ فرش و سامان روشنی سے خوب آراستہ ہے اور رات کی
روشنی بہت شفاف اور بکثرت ہوتی ہے -

حرم مدینہ منورہ مین بھی باب السلام سے داخل ہونا اچھا ہے معلم ورساتھ ہونا چاہیے
یہان اوسکی ہدایت کی بہ نسبت مکہ مکرمہ کے زیادہ ضرورت ہے تاکہ ناواقفگی مین کوئی بے ادبی
نہو جاوے اور جو آداب یہان کے واسطے مقرر ہین اونمین تقدیم و تاخیر نہ واقع ہو -

بعد شرف یابی زیارت روضہ اطہر و زیارات حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر
فاروق و زیارت حجرہ حضرت فاطمہ زہرہ جو داخل حرم شریف ہین جنۃ البقیع و دیگر مزارات
پر بھی بغرض فاتحہ خوانی و حصول سعادت جانا ضرور و مستحسن ہے - جنۃ البقیع مین تو جبتک
قیام ہو ہر روز ہی حاضر ہونا چاہیے اور جو زیارات بیرون شہر اور دور واقع ہین وہان بھی کم از کم
دو تین دفعہ ہو آنا نہایت لازمی ہے -

جنۃ البقیع مین ہزارہا صحابی رسول پاک وشہیدوا ولیاے وبزرگ مدفون ہین جنکی پوری فہرست اس مختصر بیان مین پیش کرنا مشکل ہے اور نیزا ونکے مزارون کے نشان ونام بھی مرورزمانہ نے گم کر دیے ہین تاہم ذیل مین جو نام لکھے جاتے ہین اونپر ہمکو ادرعموماً ساکنان عرب کو وثوق کامل ہے اور اونکی عمارت ونشان بھی باقی ہے۔

زیارات جو اندر احاطہ جنۃ البقیع کے واقع ہین

قبہ اہل بیت۔ اسمین حضرت امام حسن و زین العابدین و باقر وجعفر و جنابہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ علیہم اجمعین مدفون ہین اور سر مبارک امام حسین بھی بروایات یہین لاکر دفن کیا جانا کہا گیا ہے۔

قبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔

قبہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ وسلم۔

قبہ ازواج مطہرات۔ سواے حضرت خدیجۃ الکبری وحضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے۔

قبہ صاحبزادیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

قبہ حضرت عقیل برادر حضرت علی رضی اللہ عنہما۔

قبہ شیخ القراء حضرت نافع بن حضرت عمر رضی اللہ عنہما۔

قبہ امام مالک رضی اللہ عنہ۔

قبہ حلیمہ سعدیہ۔ دایہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

ذیل مین اون زیارات کے نام مرقوم ہین جو جنۃ البقیع سے باہر مگر شہر مین واقع ہین۔

حضرت عبداللہ۔ والد ماجد حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

عمات حضرت رسول اللہ صلعم۔

حضرت صفیہ پھوپھی رسول اللہ صلعم۔

حضرت فاطمہ والدہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہا۔

ابو سعید الخدری ابو ہریرہ۔

حضرت اسماعیل بن امام جعفر صادق علیہما السلام۔

مالک بن سنان پیرق بزار رضی اللہ عنہ۔

شہر کے باہر تقریباً چار میل کے فاصلے پر حضرت امیر حمزہ کا مزار ہے اور اوسکے قریب جو اماہم پہاڑ ہیں انہیں بہت مزار شہدائے احد کے واقع ہیں نیز مساجد و دیگر مقامات بھی یہان قابل زیارت ہیں میدان وہ جبل احد اسی جگہ کا نام ہے جہان مشہور لڑائی واقع ہوئی تھی اور جسمین حضرت امیر حمزہ شہید ہوے ہین۔ اس تمام میدان ہین جتنے مقام واقع ہین سبکی زیارت ضروریات سے ہے مزار شریف تک جانے کو گدہا و بگھی کرایہ کو ملتی ہے اور عموماً ایکدفعہ سب حاجی ضرور ہی جاتے ہین۔

اگر وبا نہو تو مدینہ منورہ مین دستور قدیم کے موافق آٹھ روز گاہ دس روز قیام نصیب ہوتا ہے لیکن اگر غور کیا جاوے تو یہ تھوڑا قیام کسقدر عالیمقام رکھتا ہے کہ اس عرصے مین سوائے مقامات متبرک کی زیارت کے اور کچھ کام نہین ہوتا اور اس قلیل عرصے مین تمامی زیارات پر آدمی جا بھی نہین سکتا بلکہ حسرت رہجاتی ہے اور نہ مانہ کسیطرح فضول حرکات یا سیر تماشے مین صرف نہونیکی وجہ سے صاف ظاہر ہے کہ کس درجہ خیالات کو پاک صاف اور دلمین محبت خدا و رسول پیدا کرتا ہے گناہون کو طبیعت سے نکالتا ہے اور آدمی کو مستحق نجات بنا دیتا ہے پس جسقدر وقت مدینہ منورہ مین گذرے علاوہ نماز کے جسکا ادا ہونا حرم مین ضرور ہے سارا وقت زیارات مین گذارنا چاہیے اور جتنا ہو سکے حرم پاک مین باادب بیٹھنا اور ورد درود اور قرآن شریف مین مصروف رہنا موجب ثواب عظیم ہے۔

مساجد مدینہ منورہ جنمین حضرت رسول اللہ صلعم نے نماز ادا فرمائی ہے

مسجد قبا۔ ہفتے کے دن وہان نماز پڑھنا باعث ثواب عظیم ہے۔

مسجد جمعہ۔ پہلا جمعہ حضرت رسول صلعم نے مدینہ منورہ مین داخل ہوکر اسی مسجد مین ادا فرمایا تھا۔

مسجد الفصیح معروف بہ مسجد شمس۔

مسجد بنی قریظہ۔ مشرق جانب مسجد الشمس۔

مسجد مشربہ ام ابراہیم۔ شمال مسجد قریظہ۔ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ کی ولادت اسی جگہ ہوئی تھی

مسجد بنی ظفر۔ اسی سفرہ حضرت پیغمبر خدا بھی کہتے ہین۔

مسجد الاجابہ۔ معروف بہ مسجد بنی معاویہ۔ بقیع مین۔

مسجد فاطمہ - بقیع مین -

مسجد الساقلہ - حضرت امیر حمزہ کے راستے مین -

مسجد الفتح - متصل جبل احد -

مسجد سلمان فارسی میدان جنگ احزاب -

مسجد بنی حرام - جبل سلع پر ایک گھاٹی مین -

مسجد القبلتین مدینہ منورہ سے قریب پانچ میل دُور ہے اور اسکے متصل مسجد حضرت ابوبکر صدیق و مسجد حضرت علی رضی اللہ عنہما بھی واقع ہین -

مسجد السقیا - ایک چھوٹی مسجد ہے اور مکہ مکرمہ کے راستے مین اول ہی ملتی ہے -

مسجد الرائبہ - شام کی راہ مین پہاڑی پر -

مسجد عینین - مغرب جانب مزار حضرت امیر حمزہ -

مسجد الوادی - اسکو مسجد العسکر بھی کہتے ہین -

مسجد مصلی عید - مسجد ابوبکر صدیق مسجد علی مسجد عمر فارق رضی اللہ عنہما ایک دوسرے سے قریب قریب واقع ہین -

چاہاے متبرک مدینہ منورہ

بیر اریس - معروف بہ بیر خاتم قریب مسجد قبا -

بیر غرس - مسجد قبا سے کچھ آگے -

بیر البضاعہ - راہ حضرت امیر حمزہ ایک باغ مین -

بیر بصنہ - جنۃ البقیع کے قریب ایک باغ مین -

بیر حاکہ - دیوار شہر سے باہر ابو طلحہ کے باغ مین -

بیر عہن - قریب مسجد الشمس ایک باغ مین -

بیر روما - شہر مدینہ منورہ سے قریب پانچ میل -

اس باب مین جسقدر مقام زیارت چاہ و مساجد ہمنے لکھے ہین ہر ایک کے متعلق اوسکا کم و بیش تاریخی حال و روایات اور واقعات بھی ہین لیکن افسوس ہے کہ ہم اس مختصر رسالہ

مین وہ سب کیفیت نظر ناظرین کرنے سے مجبور رہین۔
علاوہ ان مقامات متبرک کے بہت اور بھی ہین اونکو بھی بوجہ طوالت عرض بیان مین نہین لایا گیا اور کسیقدر یہ سبب بھی مانع تھا کہ اونکے نام صحیح یاد نہین ہے ہین اور سوا متبرک ہونے کے کوئی خاص فضیلت ہمنے نہین پائی لیکن جسقدر ہمنے لکھا ہے حتی الامکان واقف کار اور قدیم باشندگان مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ سے تحقیق بھی کر لیا ہے لیکن ہمارے بیان سے یہ مطلب کسیطرح نہین ہے کہ سولے ان مقامات کے اور کو دیکھا ہی نہ جاوے بلکہ ہمنے تو صرف ایک نمونہ دکھا دیا ہے اور حجاج کو جہانتک معلوم ہوسکے لازم ہے خود کوشش کرکے ہر مقام کو ضرور دیکھین اور فاتحہ پڑھین اور دعا مانگین۔
ہم یہ بھی التجا کرتے ہین کہ عرب کے اکثر مقامات کے نام مین توارد واقع ہو گیا ہے اور ہم نے بہت کوشش کرکے وہی نام قلمبند کیے ہین جو زیادہ مشہور ہین تاہم اگر کسی نام کا فرق معلوم ہو تو امید ہے کہ حجاج ہمپر نکتہ چینی نکرین گے۔

تبرکات

مکہ مکرمہ کا تبرک حقیقی جسکو قدرت نے مرتبۂ خصوصیت عطا فرمایا ہے زمزم ہے اور اوس کے بعد وہ چیز داخل تبرک ہوگی جو وہان بنائی جاوے یا جسنے حرم محترم مین استعمال ہونے کے سبب سے فضیلت پائی ہو۔ مثلاً غلاف کعبہ جسکو خانہ خدا پر چڑھانے سے برکت حاصل ہوتی ہے اور تسبیح عقیق البحر سیاہ و خرمہ جو یہان کے باشندے نہایت محنت سے بناتے ہین اور خریدار بھی اونکو کارخیر ہی مین استعمال کرتے ہین۔ سرمہ گو دوسری جگہ یعنی کوہ طور سے آتا ہے اور مکہ مکرمہ مین زمزم ملا کر پیسا جاتا ہے اور قابل استعمال ہوتا ہے اسکو دو برکتین حاصل ہین ایک کوہ طور سے آنا دوسرے یہان قابل استعمال ہونا۔
مدینہ منورہ کا تبرک صرف کھجور ہے اور چونکہ نبی کریم کو خود کھجور سے دلی رغبت تھی اور برکت دعا سے حضرت رسول مقبول آجتک جیسی کھجور مدینہ منورہ اور اوس کے نواح مین ہوتی ہم زمین کے کسی حصے مین نہین ہوتی لہذا یہ کھجور ہر طرح قابل تبرک اور یادگار سرور کائنات ہے۔

دوسری چیز مدینہ منورہ کی خاک شفا ہے ہم اِن بارے مین کچھ راے زنی نہین کرسکتے کہ اوسکو کیونکر استعمال کیا جاوے لیکن اوسکی برکت کا ثبوت معتبر روایتون سے پایا جاتا ہے اصل اسکی یہ ہے کہ جب کوئی بیمار حضرت نبی صلعم کے روبرو حاضر ہوتا تھا تو آپ ارشاد فرماتے تھے کہ اوس میدان مین لوٹو اور اوسکی خاک کو جسم پر لگاؤ اور برکت ارشاد حضور لوگون کو آرام بھی ہوجاتا تھا لہٰذا وہ جگہ خاک شفا کے نام سے نامزد ہو گئی اور ابتک حجاج اوسکو تبرکاً ساتھ لاتے ہین۔

تبرک جسکا نام ہے وہ یہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا اور یقین ہے کہ ناظرین ذی وقار او سالکان پرہیزگار بھی ہمارے اس بیان سے موافقت کرینگے۔

علاوہ ازین جدہ و مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ مین تمام دنیا کی چیزین ملتی ہین اور خصوصاً ظروف چینی گلکار و طلاکار ایسے نازک و نفیس یہان آتے ہین جو ہندوستان مین نہین ہوتے اور کپڑا بھی ریشمی و اونی ہر قسم و وضع کا جو یہان ملتا ہے ہندوستان مین نہین ملتا لیکن اگر ہمری راے ناقص ہے تو یہ نہین ہے کہ وہ سب ولایت کی چیزین جو یہان آکر بکتی ہین اونکو بخیال تبرک خریدنا درست نہین ہے البتہ احباب کے تحفے کے لائق متصور ہین۔ ہندوستان کی ساختہ بہت چیزین یہان آتی ہین جنکو غیر ولایت کے باشندے خریدتے ہین لیکن تبرک کسیطرح تصور نہین کرتے۔

ہماری راے مین اگر مکہ مکرمہ سے کسی دوست کیواسطے تحفتاً بھی کوئی چیز لائی جاوے تو ایسی ہی ہونی چاہیے جسکو مذہب سے تعلق ہو اگر آپکا دوست عالم و فاضل ہے تو یہان سے کتب عربی لیجانا چاہئین جو ہندوستان مین نایاب ہین اور صرف مصر و استنبول و شام سے آکر یہان بکتی ہین۔ امرا کے واسطے تسبیح مرجان یعنی مونگا ایک مناسبت رکھتی ہے اور یہان یہ تسبیح دس روپیہ سے لیکر پانچ سو روپیہ تک قیمت کی ملتی ہے۔ کہربا کی تسبیح بھی بیس پچیس تک کی ملجاتی ہے اور ترکیون مین یہ تسبیح زیادہ مقبول ہے۔

جانماز استنبولی ریشم و کلابتون کا کام کیا ہوا ایسی خوبصورت و باریک اور نازک کام کی ملتی ہین کہ اونکی صناعی کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور یہ جانمازین اسوقت تک ہندوستان مین بطور تجارت نہین گئی ہین صرف بعض آدمیون کو ہدیۃً البتہ بھیجی ہین۔ یہ جانمازین ہرگونہ لائق تحفہ ہین۔

ڈاک و تار برقی

ہندوستان کی ڈاک جو یورپ کو بمبی سے ہر ہفتے روانہ ہوتی ہے اوسمین عرب کے بھی خطوط شامل ہوتے ہین - انگریزی میل عرب کی ڈاک سویز مین علحدہ کر دیتا ہے اور سویز سے مصری میل جدہ کو لاتا ہے - بمبی سے سویز تک صاف موسم مین نو روز اور ایام طوفانی مین گیارہ روز مین میل پہونچتا ہے اور سویز سے چار روز مین مصری میل جدہ کو پہونچاتا ہے لہذا اگر ٹھیک میل کے دن بمبی سے خط روانہ ہو تو مکہ مکرمہ مین پندرھوین یا سترھوین دن پہونچ سکتا ہے - اگر اتفاقیہ مصری میل سویز مین انگریزی میل سے نہین ملتا ہے تو اور کوئی جہاز جو سویز سے جدہ کو آتا ہے عرب کی ڈاک لے آتا ہے ورنہ درصورت نہ ملنے جہاز کے آٹھ روز کا فرق ہو جاتا ہے یعنی جبتک کہ دوسرے ہفتے مین مصری میل روانہ ہو ڈاک سویز مین پڑی رہتی ہے -

جن دنون مکہ مکرمہ مین وبا ہوتی ہے تو ڈاک کے قانون مین کوئی پابندی نہین رہتی ہے گاہ گاہ دو تین جمعہ کی ڈاک ایکدفعہ جمع ہو کر جدہ پہونچتی ہے - ایام وبائی مین قرنطینہ کیوجہ سے مصری میل اپنی آمد و رفت ترک کر دیتا ہے اور دوسرے زائد جہاز بھی کم آتے ہین -

جدہ یا مکہ مکرمہ بلکہ عرب کی ہر جگہ سے تمام دنیا کے مقامات کو خط وزنی نصف اونس پر دو آنے کا ٹکٹ لگانا ہوتا ہے - عرب سے بیرنگ خط نہین بھیجا جاتا جس خط پر ٹکٹ نہو ڈاک خانے والے قبول نہین کرتے - ترکی ٹکٹ ہر قیمت کے ڈاکخانے مین ملتے ہین یہ بھی احتیاط رہے کہ ہندوستان مین جیسا ٹکٹ پر نام یا کچھ عبارت لکھ دیتے ہین یا لکیر بنا دیتے ہین یہان ترکی گورنمنٹ کے اصول کے خلاف ہے جس ٹکٹ پر لکھا ہوگا یا ذرا بھی نشان ہوگا ڈاک خانے مین نہ لیا جاوے گا - عرب مین ہندوستان کی طرح خط ڈاک خانے مین پھینک نہین آتے بلکہ مامور یا کارپرداز کو دینا ہوتا ہے اور وہ اسکو وزن کر کے ٹکٹ لگا دیتا ہے یا آپ نے اگر ٹکٹ چسپان دیا ہے تو وہ اسکو آزما کر قبول کرے گا - ترکی گورنمنٹ کے پوسٹ کارڈ بھی ہین جو انڈین کارڈ سے خوبصورت

ہین ایک کارڈ ایک آنے کو ملتا ہے۔

جدہ سے مکہ مکرمہ کو ہر روز ڈاک جاتی ہے اور وہان سے مدینہ منورہ کو ہفتے مین ایکبار۔

جدہ سے مکہ مکرمہ کو ایک قومی ڈاک بھی ہر روز جاتی ہے اور اسی ڈاک پر سب کاروائی اہل شہر و حاجیون کی ہوتی ہے۔ سرکاری ڈاک مین فی خط دو آنے خرچ ہوتے ہین اور قومی ڈاک مین فرستندہ کو کچھ دینا نہین ہوتا ہے نہ یہان ٹکٹ و بیرنگ کی بحث ہے مکتوب الیہ کو البتہ خط پہونچنے پر پاو قرش دینا ہوتا ہے۔

ساکنین جدہ و مکہ مکرمہ اور اصحاب تجارت پیشہ جنکی خط و کتابت ہر روز رہتی ہے وہ صرف ایک ریال سالانہ دیتے ہین اور اونکے خط بلا توقف اور بلا طلب اُجرت کے اونکے پاس پہونچا دیے جاتے ہین۔

قومی ڈاک مین پارسل پولندہ کچھ بھی ہو کرایہ ٹھہراکرے لیتے ہین اور حسب ہدایت پہونچا دیتے ہین پارسل کا کرایہ وزن پر نہین ہے بلکہ نظر و قیاس پر لیکن اگر اس ڈاک مین کچھ ہرج یا نقصان ہو جاوے تو ترکی گورنمنٹ اوسکی ذمہ دار نہین ہے۔

عرب سے ہندوستان یا کہین کو بھی منی آرڈر کا سلسلہ نہین ہے اور پارسل بھی نہین بھیجا جاتا صرف خط کسی وزن کے ہون جا سکتے ہین۔ اخبار و کونہ کھلی ہوئی کتابون کی آمد و رفت جاری ہے نمونہ بھی آ جاتا ہے لیکن کوئی چیز جسکا دکھائی دینا محال ہو نہین جا سکتی۔

خط و پارسل گوشہ کشادہ و اخبار کی رجسٹری کا قاعدہ جاری ہے خط کی رجسٹری اوسکے معمولی محصول سے دونہ لیکر کر دیجاتی ہے۔ رجسٹری سے صرف اسیقدر اطمینان ہے کہ رجسٹری شدہ لفافہ محفوظ رکھا جاتا ہے اور اوسکی تلفی کا گمان کم ہے لیکن اگر کسی رجسٹری شدہ لفافہ مین کوئی نوٹ بند ہو اور وہ گم ہو جاوے تو ترکی گورنمنٹ فرستندہ کے اظہار تعداد و مالیت کا یقین و اعتبار نکرے گی نہ اوس دعوی کا کچھ نتیجہ مفید ہوگا بلکہ وہ اپنے قانون کے موافق عمل درآمد کرے گی۔

جدہ و مکہ مکرمہ سے ہر ملک و ہر شہر کو سلسلہ تار برقی جاری ہے ہر جگہ کا فی لفظ مختلف محصول ہے لیکن ہندوستان کے ہر شہر کے واسطے فی لفظ قریب تین روپیہ کے

ہوتا ہے اونام و پتہ وغیرہ ہر چیز شمار کر لیا جاتا ہے - مدینہ منورہ سے تار کا سلسلہ نہین ہے -
ہندوستان کے باشندے جنکو ایام قیام عرب مین تار پر خبر دینا ہو اور اونکا
نام کئی ٹکڑون مین لکھا جاتا ہو اور پتے کے واسطے بھی اسی طرح کئی لفظ درکار ہوتے ہون
اور اگر آدھا نام یا کامل پتہ نہ لکھین تو مکتوب الیہ کو پہونچنے مین دشواری کا خیال ہو - اونکو
چاہیے کہ ایک چھوٹا نام تجویز کر کے دونون مقامون کے تار آفس مین اپنا تحریر کیا ہوا نام
اس ترکیب سے اونکو محصول کی تخفیف ہوگی اور تار بھی آسانی سے پہونچ سکے گا -
جدہ سے مکہ معظمہ تک تار کا فی لفظ قریب ایک آنے کے لیا جاتا ہے لیکن
اسمین بھی پتہ معاف نہین ہے - ترکی تار والے ہر زبان و ہر خط مین سوائے اردو کے
تار بھیج دیتے ہین چونکہ اردو زبان کا یہان رواج نہین ہے اسلیے اونکو تامل ہے
ورنہ اردو مین بھی بھیجنے مین دریغ نہوتا -

قہوہ خانجات عرب

ملک عرب مین دستور ہے کہ ہر محلے اور عام گذرگاہ اور مقامات تفریح پر کسی مکان یا
دوکان مین بر راہ قہوہ خانہ قائم کر لیتے ہین بیٹھنے کا سامان ملکی رواج کے موافق مہیا ہوتا ہے
ہر آدمی بلا تمیز و تخصیص اسمین جا سکتا ہے اور جو چیز چاہے قہوہ حقہ منظور ہو طلب کر سکتا ہے
مہتمم قہوہ خانہ بلا عذر ہر چیز مطلوبہ پیش کرے گا اور جبتک دل چاہے بیٹھے رہیے وہ مصر
متقاضی نہوگا چلتے وقت لازم ہے کہ خود اوسکو بلا کر جو کچھ چائے وغیرہ خریدا ہے اوسکی قیمت
دیدی جاوے اور دھیان رہے کہ آپ قبل از رخصت خود ادا نکرینگے بلکہ اوسکی طلب پر دینگے
تو وہ ناواقف خیال کرے گا - اس چائے و قہوہ کی قیمت مکلف قہوہ خانون مین آدھا قرش
اور معمولی مین اس سے بھی کم ہوتی ہے -
فرصت کے وقت قہوہ خانے مین بیٹھنے سے ایک تفریح بھی ہوتی اور ملکی رسم و رواج پر آگاہی ہوتی ہے
گرمی کے موسم مین اکثر عرب ایسے قہوہ خانون مین جو کنارہ شہر پر ہوا زیادہ
آنے کے موقع پر واقع ہین رات کو سویا بھی کرتے ہین اگر ہمارے حاجیون کو عربی زبان

سے کامل واقفیت ہو یا کوئی عرب اونکا رفیق ساتھ ہو تو وہ بھی شب گذاری کر سکتے ہین۔ کرایہ رات کے سونے کا ڈیڑھ قرش کبھی کچھ زیادہ دینا ہوگا۔ بچھونا گھر سے لیجانا پڑیگا قہوہ خانہ مین صرف چارپائی جسکو وہ کرسی کہتے ہین ملے گی۔

یہ بھی خیال رہے کہ اگر آپ قہوہ خانہ مین بیٹھے ہین اور کوئی آپ کا شناسا خصوصاً عرب آپ کے پاس سے گذرے تو اوسکی تواضع ضرور ہے۔ اگر کوئی واقف کار آپکے قریب اگر بیٹھنا چاہے تو حتی المقدور اوسکو اپنے پاس بلایا جاوے اور اگر کسی وجہ سے وہ دوسری جگہ رہنا پسند کرے تاہم اگر آپ اوس سے پہلے بیٹھے ہوئے ہین تو لازم ہے کہ آپ اوسکو قہوہ و چاء وغیرہ پلادین یعنی آپ اوسکی قیمت ادا کرین۔

واپسی وطن

حاجیون کو مکہ مکرمہ سے رخصت کے وقت عجیب طرح کی حسرت ہوتی ہے اور جبکہ وہ سامان روانگی تیار کرکے طواف الوداع کے واسطے حرم مین آتے ہین تو اونکے چہرونسے رنج و محن صاف نمایان ہوتا ہے اور اختتام طواف کے بعد جبکہ معلم الفاظ الوداعی پڑھواتا ہے اور نماز و دعا کے بعد حجر اسود کو بوسہ دیکر رخصت ہوتے ہین تو اوسوقت مایوسی اس قدر رجہ غلبہ کرتی ہے کہ بیشتر ہر آدمی بیساختہ رو پڑتا ہے۔

حج کے بعد اور مدینہ منورہ کے قافلہ واپس آنے پر جدہ مین جو جہاز موجود ہوتے ہین انکی خبر حاجیون کو اپنے معلمونکی معرفت ملتی رہتی ہے۔

مکہ مکرمہ سے روانہ ہوکر ایک دو روز جدہ مین قیام ہوتا ہے اور جلد جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہوجاتے ہین جاتے وقت ترنطینہ وغیرہ کا قصہ پیش نہین آتا اسلیے جدہ سے گیارہ سے چودہ دن مین جیسا کہ جہازنکی رفتار ہو مسافر بمبئی مین پہونچ جاتے ہین لہذا ضرور نہین ہے کہ کھانے پینے کا سامان اوسقدر زیادہ ساتھ لیا جاوے جتنا کہ ہندوستان سے چلتے وقت ہمراہ تھا۔ اور ظن غالب ہے کہ واپسی کے وقت حاجی اپنے ذاتی تجربے کے موافق بھی زیادتی اسباب گوارا نکرینگے۔ زائد اسباب و جنس وغیرہ کا جسکا واپس لانا ضرور نہین ہے مکہ مکرمہ

فقرائے ومساکین لیا جاوے سکے لائق ہو اسکو دیدی جاوین اور بجائے اوس انبار کے مکہ مکرمہ کے تبرکات لانا چاہئین۔

شغدف جدہ مین ہو بجکر بعض حاجی اپنے مطوف کو اور بعض کسی مسکین یا اہل جدہ یا مکہ مکرمہ کو جو اونکی خدمت مین رہا ہو دیدیتے ہین اور ایسا ہی ہونا بھی چاہیے ورنہ وہ چیز لانے کے قابل نہین بعض بیچ ڈالتے ہین مگر اسوقت مین جسکو دس ریال کو خریدا گیا ہو دو ریال کو بھی مشکل بکتا ہے جدہ مین آپ کو اونہی وکلائے مطوف کے مکانون مین جگہ ملیگی جہان آپ آتے وقت قیام کر چکے ہین اور کرایہ وغیرہ کا وہی اصول ہوگا جو پہلے تھا۔ جہاز کا کرایہ بھی انہین وکلاء کی معرفت ہوگا اور بعض وقت ویسی ہی تشویش واذیت پہونچی گی جو آپنے بمبئی مین دیکھی ہے تاہم جو جہاز بندر جدہ مین موجود ہو اور اوسکے ٹکٹ بھی بکتے ہون اوسکی روانگی یقینی ہوتی ہے حتی القدور جہاز کا ٹکٹ خریدنے مین یہان بھی کسیقدر ہوشیار رہنا ضرور ہے۔

اگر اتفاقیہ آپ ایسے وقت جدہ مین آئے جبکہ جہاز روانہ ہو گیا یا کوئی اور موجود نہو تو صرف دلالون کے کہنے پر بلا وثوق کامل صرف جہاز کے آنیکی خبر سنکر ٹکٹ خرید لینا مناسب نہین ہے کیونکہ ممکن ہے کہ غیر موجود جہاز جسکا ٹکٹ آپنے خرید لیا اور اوس مین جانیکو مجبور ہو گئے لیکن اوس سے پہلے کوئی اور جہاز آگیا تو آپکی روانگی مین تاخیر ہو جاویگی۔

طامس کوک اینڈ سن کا یا اور دوسری کمپنی کا واپسی کا ٹکٹ ہم نے اپنے تجربے کے موافق ہمیشہ نفع خیز دیکھا واپسی ٹکٹ بمبئی سے نہایت مناسب قیمت کو ملتا ہے ہمنے ہر طرح سے اندازہ کیا ہے اور ہزارہا حاجی بھی جانتے ہین کہ حج و مدینہ منورہ کے قافلے نکلنے کے بعد ہمیشہ جہاز تین روپیہ کو گئے ہین اس حساب سے فی آدمی کم از کم دس روپیہ کا فرق ہو جاتا ہے اور علی ہذا ہی حال دوسرے درجون کا بھی سمجھنا چاہیے۔

واپسی کے وقت کھانے پانی اور اسباب وغیرہ جہاز پر رکھنے کا وہی بندوبست ہوگا جیسا بمبئی سے آتے وقت کیا گیا ہے والسلام۔

حصۂ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر کام کی ابتدا اللہ کے نام سے چاہیے جس بات مین اول نام خدا اور ذکر رسول آجاتا ہے اوس مین بلا شبہ برکت ہوتی ہے اور وہ سلسلہ بخیر و خوبی از اول تا آخر انجام پاتا ہے اسلیے حضور نبی کریم صلعم نے قریب قریب ہر موقع و ضرورت کے واسطے دعائین تعلیم فرمائی ہین اور اونکا عمل ہر مسلمان پہ واجب ہے۔

اس رسالے مین ہم صرف وہ دعائین نظر حجاج کرتے ہین جو اونکو ہنگام حج مین ضرور ہین اور نیز دیگر دعائین بھی لکھے دیتے ہین جنکا ورد مقامات متبرکہ اور زیارت گاہ پر واقفان رموز دین نے تجویز کیا ہے ہمنے حتی المقدور اوسیقدر دعاون اکتفا کی ہے جنکا حفظ و ورد حجاج کو ضرور ہے اور معتبر علما مکہ مکرمہ سے ہر طرح تحقیق و تنقیح کر لی گئی ہے کہ یہی دعائین سہل و مختصر اور مروجہ ہین۔

اگرچہ مناسب یہی ہے کہ جو دعا جس موقع کے واسطے مقرر ہو چکی ہے اوسکا ہی استعمال احسن و اولی ہے لیکن اگر کسیکو سب یاد نہو سکین اور ہر جگہ کتاب بھی ساتھ رکھنی مین تکلف ہو تو جو کچھ یاد ہے یا جسکا ادا با آسانی ہو سکتا ہو یا کوئی رکوع و حصہ قرآن شریف کا کافی ہوگا اور مخصوص زیارت قبور کے واسطے اگر یہ دعائین جو ہم ذیل مین لکھین گے بطور کامل یاد نہو سکین تو کوئی حصہ قرآن پاک کا مثل سورۂ فاتحہ و قل وغیرہ بس ہے نیز درود شریف سب سے اولی ہے اور سورۂ

الھاک زیارات قبور کے لیے مخصوص ہے۔

۱۔ سفر حج کے ارادے سے گھر سے باہر آکر اول دو رکعت نماز ادا کرنا اور یہ دعا پڑھنا چاہیے پھر آیۃ الکرسی، سورہ اخلاص پڑھ کر سواری کی طرف متوجہ ہو۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ
وَالْاَصْحَابِ وَالْاِخْوَانِ اِحْفَظْنَا وَاِیَّاھُمْ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ وَعَاھَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ
عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ اَللّٰھُمَّ بِکَ
انْتَشَرْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِی
التَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ لِلْخَیْرَاتِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ۔

۲۔ جہاز پر سوار ہونے کی دعا۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىھَا
وَمُرْسٰىھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

۳۔ احرام قران یعنی حج و عمرے کی نیت۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْھِمَا
وَبَارِکْ لِیْ فِیْھِمَا نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِھِمَا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

۴۔ احرام تمتع یعنی عمرہ کی نیت۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْھَا وَبَارِکْ لِیْ
فِیْھَا نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

۵۔ احرام افراد یعنی صرف حج کی نیت۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْہِ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ
نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

۶۔ عبارت لبیک۔ جسکو حالت احرام میں وقتاً فوقتاً پڑھتے رہتے ہیں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

۷۔ زمین حرم یعنے میقات میں داخل ہونیکی دعا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ نیز اس دعا کے بعد لبیک بھی کہنا چاہیے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہکر درود شریف پڑھے اور اسوقت سے تا داخل ہونے مکہ مکرمہ کے حمد وثنا باریتعالی میں مشغول رہے۔

۸۔ شہر مکہ مکرمہ پر نظر پڑتے ہی یہ دعا پڑھنا چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِيْ بِهَا حَلَالًا۔

۹۔ مسجد الحرام یعنے حرم کعبہ میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھی جاوے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَنْ تَرْحَمَنِيْ وَتُقِيْلَ عَثَرَاتِيْ وَتَغْفِرَ ذُنُوْبِيْ وَتَضَعَ عَنِّيْ وِزْرِيْ۔

۱۰۔ حجر اسود کے قریب بنظر طواف جاکر پڑھنے کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ تَعْظِيْمِهٖ وَتَشْرِيْفِهٖ مِنْ حَجِّهٖ وَعُمْرَتِهٖ تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّمَهَابَةً۔

۱۱۔ نیت طواف۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ طَوَافَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ۔

لیکن یاد رہے کہ اگر طواف حج کا ہے تو لفظ حج اور اگر عمرے کا ہو تو لفظ عمرہ

کہا جاوے اور اگر طواف نفلی ہے تو دونوں لفظ عبارت بالا میں سے کم کر دیے جاویں

۱۲- نیت طواف کے بعد حجر اسود کے سامنے یہ دعا پڑھے اور اگر انبوہ مانع نہو تو حجر اسود کو بوسہ دیکر طواف شروع کرنا چاہیے۔

بعضے علماء نے طواف کے ہر پھیرے میں حجر اسود کو بوسہ دینا کہا ہے لیکن ایام حج میں ضرور کثرت خلق مانع ہوتی ہے لہذا آخر پھیرے میں اگر بآسانی ممکن ہو تو ضرور ہی بوسہ دیا جاوے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

۱۳- حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ۔

۱۴- طواف کے سات پھیروں میں مفصلہ ذیل سات دعائیں پڑھی جاویں اور ہر پھیرے اور اوسکی دعا کے ختم پر اس دعا کو بھی زیادہ کر لیا جاوے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

ادعیہ طواف

۱- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاِتِّبَاعًا بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

۲- اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ

وَالْعَصِيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

۴۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ سَعْيًا مَبْرُوْرًا وَحَجًّا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَعَمَلًا صَالِحًا مَقْبُوْلًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ

۵۔ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ وَاَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَوَجْهَكَ كَرِيْمٌ وَاَنْتَ يَا اَللّٰهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَيَقِيْنًا صَادِقًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَحَلَالًا طَيِّبًا وَتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ

وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَعَفْوًا عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ
وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ

۱۵— بعد طواف درمیان حجر اسود و دروازہ کعبہ ملتزم سے لپٹ کر یہ دعا پڑھیے
اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا
وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ
وَالْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا
وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ
بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ
يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ
وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَتُنَوِّرَ لِيْ فِيْ قَبْرِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ۔

۱۶— مقام ابراہیم کی طرف برائے ادائے نماز واجب الطواف جاتے وقت یہ پڑھتا جائے
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى۔

۱۷— دعا واسطے پڑھنے بعد نماز واجب الطواف کے۔
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ
فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا
يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرَضِّنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

۱۸— زمزم پیتے وقت دعائے ذیل پڑھی جاوے۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ
وَّسَقَمٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

۱۹— صفا پر جاتے وقت پڑھنے کی دعا۔
اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔

۲۰۔ نیت سعی مقام صفا پر کعبہ کے رخ کھڑے ہوکر اسطرح کیجاوے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْعٰی مَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ سَعْیَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

نیت سعی میں بھی یہ لحاظ رہے کہ اگر سعی صرف عمرے کے واسطے ہے تو لفظ حج نکھا جاوے اور بعد نیت کے دونون ہاتھ کانون تک اوٹھا کر اور یہ پڑھکر

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ صفاسی مروہ کیطرف چلنا چاہیے۔

۲۱۔ دعاے سعی جو صفا و مروہ کے سات پھیرون مین ختم کیجاتی ہے اس دعا کو سلم الیسی تدبیر سے ادا کرتے ہین کہ وہ سات مرتبہ جانے آنے مین ختم ہو جاتی ہے۔

اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهِ الْکَرِیْمِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا وَّمِنَ اللَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا شَیْءَ قَبْلَهٗ وَلَا شَیْءَ بَعْدَهٗ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ دَائِمٌ لَا یَمُوْتُ وَلَا یَفُوْتُ اَبَدًا بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَکَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ رَبِّ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ فَرِحِیْنَ مُسْتَبْشِرِیْنَ مَعَ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَکَفٰی بِاللّٰهِ عَلِیْمًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ دَعَوْنَاكَ هٰهُنَا
فَاغْفِرْ لَنَا كَمَا اَمَرْتَنَا اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ
لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا
مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ عَاجِلَهُ وَاٰجِلَهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ
اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ
بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ
فِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ
حَتّٰى تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ
وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ
الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْوَعْدُ الْاَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهُ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ
لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ
وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ
وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ
عِبَادَتِكَ يَا اللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ يَا اللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ

حَقَّ ذِكْرِكَ يَا اللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ يَا اللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا قَصَدْنَاكَ حَقَّ قَصْدِكَ يَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ بِالْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ رَبِّ تَمِّمْ بِالْخَيْرِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ـــ

۲۲ ـــ سعی کے بعد یہ دعا پڑھی جاتی ہے ـــ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا وَعَلٰى طَاعَتِكَ وَشُكْرِكَ اَعِنَّا وَعَلَى الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ الْكَامِلِ جَمِيْعًا تَوَفَّنَا وَاَنْتَ رَاضٍ عَنَّا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ـــ

۲۳ ـــ بال کترواتے یا سر منڈواتے وقت پڑھنے کی دعا ـــ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا وَقَضٰى عَنَّا نُسُكَنَا اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَاجْعَلْ لِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَامْحُ عَنِّيْ بِهَا سَيِّئَةً وَارْفَعْ لِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ الْعَالِيَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُحَلِّقِيْنَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اٰمِيْنَ ـــ

۲۴ ـــ شب عرفہ میں دعائے ذیل کو سنا میں ایکہزار بار پڑھنا قبولیت حاجات کے واسطے اثر عظیم رکھتا ہے ـــ

سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ عَرْشُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي النَّارِ سُلْطَانُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ

فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاءُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْھَوَاءِ رُوْحُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ

۴۵۔ عرفات میں بعد خطبہ دعائے ذیل کا ورد کیا جائے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ وَاعْصِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا بِالْھُدٰی وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا مُبَارَکًا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَمَرْتَنِیْ بِالدُّعَاءِ وَقَضَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ بِالْاِجَابَۃِ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ وَعْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَیْرٍ فَحَبِّبْہُ اِلَیْنَا وَیَسِّرْہُ لَنَا وَمَا کَرِھْتَ مِنْ شَرٍّ فَکَرِّھْہُ اِلَیْنَا وَجَنِّبْنَاہُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ صَدْرِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشَتُّتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ الرِّیَاحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّھْرِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ بِہٖ نَبِیُّکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِہٖ نَبِیُّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَنَحَلَ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَكُنْ لِّيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

۲۶۔ مشعر الحرام واقع مزدلفہ میں پڑھنے کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْحَرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

۲۷۔ منیٰ میں کنکریاں مارتے وقت ہر کنکری کے ساتھ یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِّلرَّحْمٰنِ۔

۲۸۔ قربانی ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ هٰذَا النُّسُكَ وَاجْعَلْهَا قُرْبَانًا لِّوَجْهِكَ وَعَظِّمْ اَجْرِيْ عَلَيْهَا۔

۲۹۔ خانہ کعبہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا۔

۳۰— دار خدیجۃ الکبریٰ کی زیارت کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اللّٰهم انی اسئلك بالبضعة الزهراء واولادها الحسن والحسین یسر امورنا وشرح صدورنا واختم بالصالحات اعمالنا اللّٰهم انی اودعت فی هذا المحل الشریف من یومنا هذا الی یوم القیمة خالصا مخلصا اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله۔

۳۱— دعا ہنگام زیارت مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اللّٰهم بجاه نبیك المصطفی ورسولك المرتضی وامینك علی وحی السماء طهر قلوبنا من كل وصف یباعدنا عن مشاهدتك ومحبتك وامتنا علی السنة والجماعة والشوق الی لقائك یا ذا الجلال والاكرام اللّٰهم انی اودعت فی هذا المحل الشریف من یومنا هذا الی یوم القیمة خالصا مخلصا اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

۳۲— زیارت دوکان حضرت ابوبکر رضؓ کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اللّٰهم اكتب لی یا الله عندك براءة وعتقا من النار وامانا من العذاب وجوازا علی الصراط ونصیبا الی الجنة وعاقبة الی الخیر وتوفنی مسلما مؤمنا والحقنی بالصالحین اللّٰهم انی اودعت فی هذا المحل الشریف من یومنا هذا الی یوم القیمة خالصا مخلصا اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

۳۳— مولد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اللّٰهم نور بالعلم قلبی واستعمل بطاعتك بدنی وخلص من الفتن سری واشغل بالاعتبار فكری وقنی شر وساوس الشیطان واجرنی منه یا رحمن بالصالحات اعمالنا اللّٰهم انی اودعت فی هذا المحل الشریف من یومنا هذا الی یوم القیمة خالصا مخلصا اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

۳۴۔ زیارت دار الخیزران کے وقت کی دعا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ اَنْتَ وَلِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوْدَعْتُ فِیْ ھٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِیْفِ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ خَالِصًا مُّخْلِصًا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

۳۵۔ دعا واسطے پڑھنے زیارت غار حرا جو جبل نور پہ واقع ہے۔

اَللّٰھُمَّ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ مَا اَنْسِہٖ وَصِدْقِہٖ یَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوْدَعْتُ فِیْ ھٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِیْفِ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ خَالِصًا مُّخْلِصًا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

۳۶۔ جبل ابو قبیس کی زیارت کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیٍّ ھَلَّلَ وَکَبَّرَ وَحَجَّ وَاعْتَمَرَ وَانْشَقَّ لَہُ الْقَمَرُ بِاِذْنِ اللّٰہِ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوْدَعْتُ فِیْ ھٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِیْفِ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ خَالِصًا مُّخْلِصًا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

۳۷۔ قبرستان جنت المعلیٰ میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَھْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَوْدَعْتُ عِنْدَکُمْ شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

۳۸۔ زیارت قبہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ پر یہ دعا پڑھنا چاہیے۔ (واقع جنت المعلیٰ)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا سَیِّدَتَنَا یَا خَدِیْجَۃُ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا زَوْجَۃَ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا زَوْجَۃَ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکِ وَاَرْضَاکِ

اَحْسَنَ الرِّضٰا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَأْوَاكِ اَوْدَعْتُ عِنْدَكِ شَہَادَۃَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

۳۹۔ زیارت حضرت جنابہ آمنہ رضی اللہ عنہا یوں پڑھنا چاہیے۔ (واقع جنت المعلی)

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا سَیِّدَتَنَا اٰمِنَۃُ یَا اُمَّ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَأْوَاكِ اَوْدَعْتُ عِنْدَكِ شَہَادَۃَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

۴۰۔ زیارت حضرت قاسم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ پڑھو (جنت المعلی)

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا قَاسِمَ ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَأْوَاكَ اَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَہَادَۃَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

۴۱۔ زیارت حضرت عبدالرحمن ابن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ ہے۔ واقع جنت المعلی

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقِ الْاَكْبَرِ خَلِیْفَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ صِدِّیْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَكَ وَمَأْوَاكَ اَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَہَادَۃَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

ذیل مین ہم وہ دعائین درج کرتے ہین جو حرم پاک مدینہ منورہ اور زیارات واقع متعلق اوسکے مین پڑہی جاتی ہین اور اونکو حتی المقدور ایسے سلسلے اور ترتیب سے لکھا جاتا ہے جو اونکے واسطے مروج ہے اور معلم بہی اس ترتیب کا ضرور لحاظ رکھتے ہین۔
اس موقع پر ہم حجاج کی خدمت مین یہ التماس بہی مناسب جانتے ہین کہ بعض مواقع یا زیارات جنکے واسطے کوئی دعا مخصوص نہین ہے یا جو اس کتاب مین

وہ نہ پا وینگے اوس سے یہ مقصود نہ تصور کرلیا جاوے کہ اوس مقام پر بوجہ خاص دعا نہونیکے کچھہ پڑھائی نہ جاوے بلکہ جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے کوئی حصہ قرآن شریف اور درود شریف و الحمد و قل وغیرہ جو یاد ہو یا جو پڑھ سکتے ہوں ورد کرلینا کافی ہے یا کوئی دعاے ماثورہ۔

۴۲۔ شہر مدینہ منورہ مین داخل ہوتے وقت دعای ذیل پڑھی جاوے۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِي مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ أَوْلِيَائَكَ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ وَاخْلِصْنِي مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِيْهَا قَرَارًا وَّرِزْقًا حَلَالًا حَسَنًا۔

۴۳۔ مسجد نبوی یعنی حرم مدینہ منورہ مین داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظَّالِمِيْنَ إِلَّا خَسَارًا۔

۴۴۔ دعاے مندرجہ ذیل کو درمیان روضۃ النبی و منبر مبارک اور محراب النبی کے سامنے کھڑا ہوکر پڑھنا چاہیے۔ نیز دو رکعت نماز تحیۃ المسجد بھی قبل از دعا پڑھنا ضرور ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذِهِ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ شَرَّفْتَهَا وَكَرَّمْتَهَا وَمَجَّدْتَهَا وَعَظَّمْتَهَا وَنَوَّرْتَهَا بِنُوْرِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهُ وَمَا ثِرَهُ الشَّرِيْفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا

یَا اللّٰہُ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَتَحْتَ لِوَائِہٖ وَاَمِتْنَا عَلٰی مَحَبَّتِہٖ وَسُنَّتِہٖ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِہِ الْمَوْرُوْدِ بِیَدِہِ الشَّرِیْفَۃِ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً لَّا نَظْمَاءُ بَعْدَھَا اَبَدًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔

۴۵۔ سلام واسطے پڑھنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْکَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَقُرَّۃَ اَعْیُنِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَمَالَ مُلْکِ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ حَقِّکَ الْعَظِیْمِ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ ھَاشِمٍ یَا طٰہٰ یَا یٰسٓ یَا بَشِیْرُ یَا سِرَاجُ یَا مُنِیْرُ یَا مُقَدَّمَ مَجْلِسِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَھَا اَنَا یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ جِئْتُکَ ھَارِبًا مِنْ ذَنْبِیْ وَمِنْ عَمَلِیْ وَمُسْتَشْفِعًا وَمُسْتَجِیْرًا بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فَاشْفَعْ لِیْ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ یَا کَاشِفَ الْغُمَّۃِ یَا سِرَاجَ الظُّلْمَۃِ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَیْنَاکَ زَائِرِیْنَ وَقَصَدْنَاکَ رَاغِبِیْنَ وَعَلٰی بَابِکَ الْعَالِیْ وَاقِفِیْنَ وَبِحَقِّکَ عَارِفِیْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِیْنَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِکَ مَحْرُوْمِیْنَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَاَسْئَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی بِکَ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ وَالشَّفَاعَۃَ الْعُظْمٰی فِیْ یَوْمِ الْمَشْھُوْدِ

شعر

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرَابِ اَعْظُمُہٗ ... فَطَابَ مِنْ طِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ
نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ ... فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

اَنْتَ الْحَبِیْبُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَنْتَ الشَّفِیْعُ یَا شَفِیْعَ اللّٰہِ اَنْتَ الْمُشَفَّعُ اَنْتَ الَّذِیْ
تُرْجٰی شَفَاعَتُکَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ اَشْھَدُ اَنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ وَجَلَیْتَ الظُّلْمَۃَ
وَجَاھَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ وَعَبَدْتَ رَبَّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ
جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْ وَالِدِیْنَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَنَسْئَلُکَ
الشَّفَاعَۃَ اَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْعَرْضِ یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ
مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اِشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِجِیْرَانِنَا
وَلِمَشَائِخِنَا وَلِاُسْتَاذِنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَقَلَّدَنَا عِنْدَکَ بِدُعَاءِ الْخَیْرِ
وَالزِّیَارَۃِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

۴۶ — بعد ادا کرنے سلام حضرت رسول اللہ صلعم زیارت حضرت ابوبکر صدیق یہ طرح پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اَبَا بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَی التَّحْقِیْقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا
فِی الْغَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ وَحُبِّ رَسُوْلِہٖ حَتّٰی تَخَلَّلَ
بِالْعَبَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ
وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ
وَصِھْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ —

۴۷ — زیارت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہ طرح کیا جاوے —

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاطِقًا
بِالْحَقِّ وَالصَّوَابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَنَفِیَّ الْمِحْرَابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُظْھِرَ
دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُکَسِّرَ الْاَصْنَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْفُقَرَاءِ
وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَیْتَامِ اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّکَ سَیِّدُ الْبَشَرِ لَوْ کَانَ
نَبِیٌّ مِّنْ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ
مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ

وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ـ

۴۸ـ بعد دونوں زیارت بالا کے کسی جگہ ان دونوں کے درمیان میں کچھ ہٹ کر اسقدر پڑھنا چاہیے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مُعِيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ـ

۴۹ـ سلام واسطے پڑھنے اوپر ملائک مقرب کے ـ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا جِبْرَئِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مِيْكَائِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِسْرَافِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عِزْرَائِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلٰئِكَةَ الْمُقَرَّبِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ كَافَّةً عَامَّةً اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ـ

۵۰ـ جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مطہرہ کی جانب رخ کر کے یہ پڑھنا چاہیے ـ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فِي الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّيِّدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْكَوْكَبَيْنِ الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الشَّابَّيْنِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ اَبِيْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوَاكِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى اَبِيْكِ الْمُصْطَفٰى وَبَعْلِكِ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى وَابْنَيْكِ الْحَسَنَيْنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ـ

۵۱ـ باب جبرئیل کے پاس کھڑا ہو کر اہل جنت البقیع کے واسطے اس طرح پڑھا جاوے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَقِيْعِ يَا اَهْلَ الْجَنَابِ الرَّفِيْعِ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُوْنَ لَا تَنْسَوْا اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ

فیہا و ان اللہ یبعث من فی القبور انسکم اللہ تعالیٰ شرفکم اللہ تعالیٰ بقول
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ

۵۲ — شہدائے احد پر اسطرح سلام پڑھا جاوے —

السلام علیک یا سیدنا حمزۃ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب السلام
علیک یا عم رسول اللہ السلام علیک یا عم نبی اللہ السلام علیک یا عم
حبیب اللہ السلام علیک یا عم المصطفیٰ السلام علیک یا سید الشہداء
ویا اسد اللہ ویا اسد رسولہ السلام علیکم یا شہداء یا سعداء السلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار السلام علیکم یا شہداء احد
کافۃ عامۃ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ —

۵۳ — ان سب دعا و سلاموں کے بعد جو اوپر بیان کیگئی ہیں پھر سر شریف
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف جاکر او رباادب کھڑا ہوکر یہ دعا پڑھنی چاہیے —

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین
رءوف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب
العرش العظیم ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما اللھم صل وسلم وبارک علیہ اللھم انی اسئلک بحرمۃ
ھذا النبی الکریم ان ترزقنی ایمانا کاملا ثابتا دائما تباشر بہ قلبی ویقینا صادقا حتی
اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی وعلما نافعا وقلبا خاشعا ولسانا ذاکرا
وولدا صالحا ورزقا واسعا وحلالا طیبا وتوبۃ نصوحا وصبرا جمیلا واجرا
عظیما وعملا صالحا مقبولا وتجارۃ لن تبور یا نور النور یا عالما بما فی الصدور
اخرجنی وجمیع المسلمین من الظلمات الی النور فی الدنیا والاٰخرۃ توفنی
مسلما والحقنی بالصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین یا رب العالمین —

۵۴ — دعا کے آخر میں قبلہ رخ ہوکر پڑھی جاوے —

اللھم لا تدع لنا فی مقامنا ھذا الشریف بین یدی سیدنا

رسول اللہ ذنبا الا غفرتہ ولا ھما یا اللہ الا فرجتہ ولا عیبا یا اللہ الا سترتہ ولا مریضا یا اللہ الا شفیتہ وعافیتہ ولا مسافرا یا اللہ الا رددتہ ولا غائبا یا اللہ الا وشیتہ ولا عدوا یا اللہ الا خزلتہ ودمرتہ ولا فقیرا یا اللہ الا اغنیتہ ولا حاجۃ یا اللہ من حوائج الدنیا والآخرۃ لک فیہا اصلاح الا قضیتہا ویسرتہا اللھم اقض حوائجنا ویسر امورنا واشرح صدورنا وتقبل زیارتنا وامن خوفنا واستر عیوبنا واغفر ذنوبنا واکشف کروبنا واختم بالصالحات اعمالنا واردد غربتنا الی اھلنا واولادنا سالمین غانمین مستورین من عبادک الصالحین من الذین لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون برحمتک یا ارحم الراحمین یا رب العالمین

واضح ہو کہ دعاے نمبر ۴۶ سے تا نمبر ۴۵ مسجد نبوی کے اندر ہی پڑھی جاتی ہین

زیارات مدینہ منورہ مین قبرستان جنت البقیع ومیدان احد ایسی جگہ ہین کہ انسان کو اگر تاریخی واقعات پر عبور ہو تو اسلام کی شوکت وصولت کی جسکو اگرچہ چودہ سو برس گذرے ہین ایک تصویر نظرون کے سامنے پھر جاویگی اور کسقدر جوش مین لانیوالی پر اثر کشمکش دل مین ولولہ پیدا کریگی کہ ہمارے پیشوایان راہ طریقت اور صراط حقیقت اس چہار دیواری اور میدان مین منزل گذین ہین اس مختصر جگہ مین کیسے کیسے دلیر وشجاع جنہون نے اپنی دولت وثروت جوانی وحکمرانی کو اسلام پر تصدق کر دیا اور انھین کی فتح وظفر پر ہم آجتک فخر کر رہے ہین انھین کی بہادرانہ کارگذاری نے ہم کو راہ راستہ دکھائی ہے انھین کی بدولت و طفیل سے ہمارے دل و دماغ مین اب تک اثر شجاعت باقی ہے مدفون ہین پھر ان حضرات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق وجان نثاری اور چونکہ سب خصوصی کے سبب سے تھا اور اب تک باقی ہے ہماری حاضری اور فاتحہ خوانی کو اور بھی دوبالا مرتبہ عقیدت اور سعادت بخشتا ہے۔

ہم ان زیارات کی دعاؤن کو بھی اسی سلسلہ سے لکھتے ہین کہ اول اندرون

احاطۂ جنت البقیع سی شروع کرکے اور اوسکے بعد بیرون احاطہ وواقع آبادی وبیرون آبادی پہ ختم کرینگے۔

جبکہ حجاج زیارت جنت البقیع کو جاوین تو اول دروازہ قبرستان پر دعاے نمبر ۵۱ پڑھین اور اسیطرح مزار حضرت امیر حمزہ وشہداے احد رضی اللہ عنہم کی زیارت کے وقت دعاے نمبر ۵۲ کو پڑھین۔ چونکہ یہ دونون دعائین حرم نبوی مین بھی پڑھی جاتی ہین اسلیے اونکا اعادہ ضرور نتھا محض تفہیم کیواسطے نمبر بتا دینا کافی ہے۔

۵۵۔ دعاے وقت زیارت روضہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْتَحْيَتْ مِنْكَ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِهٖ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِهٖ وَسِرَاجِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۵۶۔ دعاے وقت زیارت حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کے نیز اوسی چند صحابی اسی قبہ مین مدفون ہین۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِىِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ حَوْلَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضٰكُمْ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَمَاوٰكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۵۷۔ وقت زیارت روضۂ ازواج مطہرات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ نَبِىِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ

یا ازواج المصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنکن وارضاکن احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلکن ومسکنکن ومحلکن ومأواکن السلام علیکن ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

۵۸۔ وقت زیارت صاحبزادیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۔

السلام علیکن یا بنات رسول اللہ السلام علیکن یا بنات نبی اللہ السلام علیکن یا بنات حبیب اللہ السلام علیکن یا بنات المصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنکن وارضاکن احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلکن ومسکنکن ومحلکن ومأواکن السلام علیکن ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

۵۹۔ وقت زیارت اہلبیت کے ۔

السلام علیک یا سیدنا عباس یا عم رسول اللہ السلام علیک یا عم نبی اللہ السلام علیک یا عم حبیب اللہ السلام علیک یا عم المصطفیٰ السلام علیک یا سیدنا امام حسن المجتبیٰ السلام علیک یا سیدنا امام زین العابدین السلام علیک یا سیدنا امام محمد ن الباقر السلام علیک یا سیدنا امام جعفر ن الصادق السلام علیکم یا اھل بیت النبوۃ ومعدن الرسالۃ رضی اللہ تعالیٰ عنکم وارضاکم احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلکم ومسکنکم ومحلکم ومأواکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

۶۰۔ وقت زیارت حلیمۃ السعدیہ دایہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

السلام علیک یا سیدتنا یا حلیمۃ السعدیۃ یا مرضعۃ رسول اللہ السلام علیک یا مرضعۃ نبی اللہ السلام علیک یا مرضعۃ المصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنک وارضاک احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک ومحلک ومأواک السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

۶۱۔ وقت زیارت شہداء بقیع کے حسب روایات شہداء بقیع کا کوئی مخصوص قبہ نہیں ہے

السلام علیکم یا شہداء یا سعداء یا نجباء یا نقباء یا اھل الصدق والوفاء السلام علیکم یا مجاھدین فی سبیل اللہ حق جہادہ سلام علیکم

بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ اَهْلِ الْبَقِيْعِ كَافَّةً عَامَّةً وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۱۲۔ وقت زیارت شیخ القراء سیدنا نافع رضی اللہ عنہ کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا نَافِعُ شَيْخَ الْقُرَّاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلٰى بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوٰلَكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

۱۳۔ وقت زیارت حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِمَامَ مَالِكِ صَاحِبَ الْمَذْهَبِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ دَارِ الْهِجْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوٰلَكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۱۴۔ وقت زیارت حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَقِيْلَ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَخَا عَلِيِّ بْنِ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ حَوْلَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَمَاوٰلَكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۱۵۔ زیارت حضرت سعید الخدری ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا سَعِيْدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَاوِيَ اَحَادِيْثِ النَّبَوِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوٰلَكَ اَفَاضَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَبَرَكَاتِ عُلُوْمِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

۱۶۔ وقت زیارت حضرت فاطمہ بنت اسد یعنی والدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ بِنْتَ اَسَدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ عَمِّ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ عَمِّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ كَفَّنَهَا النَّبِيُّ بِقَمِيْصِهٖ وَلَحَدَهَا بِيَمِيْنِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوٰكِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ــــ

۶۷ ــ وقت زیارت عمات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ــ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُنَّ وَاَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَحَلَّكُنَّ وَمَاْوٰكُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ــــ

۶۸ ــ وقت زیارت حضرت عبداللہ والدماجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۶۹ ــ وقت زیارت حضرت مالک انصاری بن سنان بیرق دار کے ــ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مَالِكَ الْاَنْصَارِيَّ الْبَيْرَقِيَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ــــ

۷۰ ــ وقت زیارت حضرت اسماعیل ابن امام جعفر صادقؑ کے جو بقیع سے مغرب کیطرف واقع ہے اور نیز وقت زیارت حضرت علی بن امام جعفر صادقؑ کے دعائے ذیل پڑھنی چاہیے لیکن صرف نام بدل دیا جاوے ــ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِمَامِ جَعْفَرِنِ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَہْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ــــ

۷۱ ــ وقت زیارت حضرت زکی الدین جبکا مزار جبل سلع کے قریب واقع ہے ــ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا زَکِیَّ الدِّیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَہْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ــ

۷۲ ــ مسجد قبا میں دعاء ذیل پڑھنی چاہیے ــ

اَللّٰہُمَّ اِنَّ ہٰذَا الْمَسْجِدُ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَمُصَلّٰی نَبِیِّنَا وَحَبِیْبِنَا وَسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ عَلٰی صَدْرِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ اَللّٰہُمَّ طَہِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَاَعْمَالَنَا مِنَ الرِّیَاءِ وَفُرُوْجَنَا مِنَ الزِّنَا وَاَلْسِنَتَنَا مِنَ الْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَاَعْیُنَنَا مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ ــــ

۷۳ ــ مسجد قبلتین میں شرف زیارت کے لیے یہ دعا مخصوص کی گئی ہے ــــ

اَللّٰہُمَّ اِنَّ ہٰذَا الْمَسْجِدُ قِبْلَتَیْنِ وَمُصَلّٰی نَبِیِّنَا وَحَبِیْبِنَا وَسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ عَلٰی صَدْرِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْہِکَ فِی السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰہَا فَوَلِّ وَجْہَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَللّٰہُمَّ کَمَا بَلَّغْتَنَا فِی الدُّنْیَا زِیَارَتَہٗ وَمَعَارِفَہُ الشَّرِیْفَۃَ فَلَا تَحْرِمْنَا یَا اَللّٰہُ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَتَحْتَ لِوَائِہٖ وَاَمِتْنَا عَلٰی مَحَبَّتِہٖ وَسُنَّتِہٖ وَاسْقِنَا

مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَرِيْئَةً لَا نَظْمَاءُ بَعْدَهَا اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط۔

۷۴۔ مدینہ منورہ سے رخصت کے وقت روضہ اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ حاضر ہو کر کلمات وداعی اسطرح عرض کرے۔

اَلْوَدَاعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْفِرَاقُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلْاَمَانُ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰخِرَ الْعَهْدِ لَا مِنْكَ وَلَا مِنْ زِيَارَتِكَ وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَيْنَ يَدَيْكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَصِحَّةٍ وَسَلَامَةٍ اِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جِئْتُكَ وَاِنْ مُتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَتِيْ وَاَمَانَتِيْ وَعَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهِيَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

۷۵۔ طواف الوداع۔

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ يَا مُعِيْدُ اَعِدْنِيْ وَيَا سَمِيْعُ اَسْمِعْنِيْ يَا جَبَّارُ اُجْبُرْنِيْ يَا سَتَّارُ اُسْتُرْنِيْ يَا رَحْمٰنُ اِرْحَمْنِيْ يَا رَادُّ اُرْدُدْنِيْ اِلٰى بَيْتِكَ هٰذَا وَارْزُقْنِي الَيْهِ الْعَوْدَ ثُمَّ الْعَوْدَ كَرَّاتٍ بَعْدَ مَرَّاتٍ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اكْتُبِ السَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ وَالْغَنِيْمَةَ لَنَا وَلِعَبِيْدِكَ الْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ وَالْغُزَاةِ وَالْمُسَافِرِيْنَ وَالْمُقِيْمِيْنَ فِيْ بَرِّكَ وَبَحْرِكَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ عَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ يَسَارِيْ وَمِنْ قُدَّامِيْ وَمِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ حَتّٰى تُوَصِّلَنِيْ اِلٰى اَهْلِيْ وَبَلَدِيْ فَاِذَا اَوْصَلْتَنِيْ اِلٰى اَهْلِيْ وَبَلَدِيْ اَسْئَلُكَ لَا تُخْلِنِيْ مِنْ رَحْمَتِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَا اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَنَا صَاحِبًا فِيْ سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِيْ اَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْءَ اِلَيْنَا اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ

اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ هٰذَا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِىْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِىْ وَارْحَمْنِىْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِىْ وَارْزُقْنِىْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّىْ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِىْ بِبَصَرِىْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّىْ وَاَرِنِىْ مِنَ الْعَدُوِّ ثَارِىْ وَانْصُرْنِىْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِىْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ اطْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَكَاٰبَةَ الْمُنْقَلَبِ اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يَبْلُغُ خَيْرًا وَسَتْرًا مِّنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا الْاَرْضَ اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا فِىْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِىْ اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِىْ مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ وَمِنْ خَلْفِىْ وَعَنْ يَمِيْنِىْ وَعَنْ شِمَالِىْ وَمِنْ فَوْقِىْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِىْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

۷۶ ـ جب کہ حج سے مشرف ہو کر انسان خشکی یا تری کی بعد اپنی ملک کی حد میں پہنچے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِهَا قَرَارًا وَارْزُقْنَا حَسَنًا اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ط

۷۷ ـ وطن یعنے اپنے شہر میں پہونچتے وقت پڑھنے کی دعا ـ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ ـ

۷۸ ـ گھر میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھنی چاہیے ـ

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا ـ

لـــ ـــهـــ

[illegible] دفتر [illegible]

[illegible] عدد [illegible]

[illegible]

[illegible]

بتفصیل [illegible]

[illegible]

جمع [illegible]

2

[illegible]

حصہ سوم

کرایہ ریلوے مقامات ذیل سے بمبئی تک

از مقام	براہ	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
		روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
آگرہ	جیپور اجمیر احمد آباد	۵۲	۶	۰	۲۶	۳	۰	۸	۱۳	۰
الور	اجمیر احمد آباد	۵۲	۶	۰	۲۶	۳	۰	۸	۴	۰
احمد آباد	بمبئی برودہ ریلوے	۱۹	۶	۰	۹	۱۱	۰	۳	۱۱	۰
انبالہ	دہلی اجمیر	۶۱	۱	۰	۲۳	۱	۰	۱۱	۲	۰
احمد نگر	دہوند اور گریٹ انڈین پنینسولا ریلوے	۱۳	۱۰	۰	۶	۱۴	۰	۲	۱۴	۰
اجمیر	راجپوتانہ مالوہ اور بمبئی برودہ ریلوے	۴۳	۳	۰	۲۲	۶	۰	۶	۷	۰
آرہ	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۷۷	۸	۰	۳۸	۱۲	۰	۱۳	۷	۰
امرتسر	فیروز پور اجمیر	۷۳	۲	۰	۳۶	۱۰	۰	۱۲	۱۴	۰
الہ آباد	براہ جبل پور	۵۹	۱۴	۰	۲۹	۱۵	۰	۱۲	۱۰	۰
امراؤتی	بمبئی ریلوے	۲۶	۳	۰	۱۳	۲	۰	۵	۷	۳
اٹاوہ	کانپور جبل پور	۷۹	۳	۰	۳۹	۱۰	۰	۱۳	۱۰	۰
ایٹہ (از کاسگنج)	راجپوتانہ مالوہ و برودہ ریلوے	۵۹	۵	۰	۲۹	۱۲	۰	۹	۹	۰
اندور	راجپوتانہ و بمبئی ریلوے	۲۸	۱۴	۰	۱۴	۱۱	۰	۵	۹	۰
بانکی پور	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۸۰	۵	۰	۴۰	۳	۰	۱۳	۱۳	۰
بریلی	علیگڈہ آگرہ و برودہ ریلوے	۶۳	۴	۰	۳۱	۶	۰	۱۱	۰	۰
برودہ	بمبئی برودہ ریلوے	۱۵	۸	۰	۷	۱۲	۰	۳	۴	۰
بیلگام	براہ پونہ	۲۲	۱۲	۰	۱۱	۷	۰	۴	۱۴	۰
بنارس	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۶۸	۹	۰	۳۴	۳	۰	۱۲	۴	۰
بھرت پور	اجمیر احمد آباد	۵۲	۶	۰	۲۶	۳	۰	۸	۸	۰

کرایہ ریلوے مقامات ذیل سے بمبئی تک

از مقام	براہ	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
		روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
بھوپال	اٹارسی و بمبئی ریلوے	۳۲	۹	۰	۱۶	۵	۰	۶	۱۴	۰
بہار (پٹنہ)	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۸۱	۰	۰	۴۰	۸	۰	۱۳	۱۴	۰
بداپون (آنولہ)	علیگڈھ تونڈلہ اجمیر	۶۲	۷	۰	۳۱	۰	۰	۱۰	۱۲	۰
بارابنکی	کانپور اٹارسی	۵۵	۵	۰	۲۷	۸	۰	۱۱	۱۱	۰
بنگلور	پونہ و مرہٹہ ریلوے	۴۶	۹	۰	۲۳	۶	۰	۹	۱۲	۰
بھروچہ	بمبئی بڑودہ ریلوے	۱۲	۱۲	۰	۶	۶	۰	۲	۱۱	۰
برہان پور	بمبئی ریلوے	۱۹	۶	۰	۹	۱۱	۰	۴	۱	۰
بجنور (نگینہ)	علیگڈھ آگرہ اجمیر	۶۴	۱۱	۰	۳۲	۰	۰	۱۱	۶	۰
بردوان	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۱۰۵	۱۳	۰	۵۲	۱۵	۰	۱۷	۴	۰
بھاگلپور	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۹۳	۴	۰	۴۶	۱۰	۰	۱۵	۱۰	۰
بہاولپور	فیروزپور اجمیر	۸۴	۱۴	۰	۴۲	۸	۰	۱۵	۱	۰
پالن پور	احمد آباد	۴۵	۱۴	۰	۱۳	۲	۰	۴	۲	۰
پیلی بھیت	بریلی علیگڈھ آگرہ اجمیر	۶۶	۱۰	۰	۳۲	۴	۰	۱۱	۶	۰
پونہ	بمبئی ریلوے	۷	۷	۰	۳	۱۲	۰	۱	۹	۰
پشاور	فیروزپور اجمیر	۸۸	۸	۰	۴۴	۵	۰	۱۵	۱۱	۰
پٹیالہ	دہلی اجمیر	۶۲	۱۳	۰	۳۳	۱۵	۰	۱۱	۱۱	۰
جاورہ	راجپوتانہ ریلوے	۵۹	۱۲	۰	۳۱	۴	۰	۸	۱۰	۰
جونپور	بنارس الہ آباد جبلپور	۷۰	۴	۰	۳۴	۱۵	۰	۱۲	۱۲	۰
جالندھر	فیروزپور اجمیر	۷۶	۳	۰	۳۸	۲	۰	۱۳	۸	۰
جبلپور	بمبئی ریلوے	۳۸	۸	۰	۱۹	۴	۰	۸	۰	۰
جیپور	اجمیر احمد آباد	۴۹	۱۲	۰	۲۵	۱۴	۰	۷	۵	۰
حیدرآباد دکن	بمبئی ریلوے	۳۴	۵	۰	۱۵	۶	۰	۶	۱	۰

کرایہ ریلوے مقامات ذیل سے بمبئی تک

از مقام	براہ	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
		روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
دہلی	جیپور اجمیر احمد آباد	۵۵	۱۰	۰	۲۷	۱۳	۰	۹	۴	۰
دیناپور	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۷۹	۱۲	۰	۳۹	۱۴	۰	۱۳	۱۲	۰
دربھنگہ	الہ آباد جبلپور	۹۲	۷	۰	۴۶	۳	۰	۱۵	۶	۰
راولپنڈی	فیروزپور اجمیر	۸۲	۰	۰	۴۱	۱	۰	۱۴	۹	۰
رتلام	کھنڈوہ و بمبئی ریلوے	۳۴	۱۰	۰	۱۷	۱۲	۰	۶	۵	۰
ریواڑی	جیپور اجمیر احمد آباد	۵۲	۶	۰	۲۶	۳	۰	۸	۱۲	۰
سورت	بمبئی بروده	۱۰	۷	۰	۵	۶	۳	۲	۳	۰
سہارنپور	براہ راجپوتانہ	۵۷	۱۰	۰	۳۱	۵	۰	۱۰	۱۱	۰
سیالکوٹ	فیروزپور اجمیر	۷۷	۴	۰	۳۸	۶	۰	۱۳	۹	۰
شاہجہانپور	علیگڑھ آگرہ اجمیر	۶۵	۵	۰	۳۲	۴	۰	۱۱	۹	۰
شولہ پور	بمبئی ریلوے	۱۷	۱۱	۰	۸	۱۴	۰	۳	۱۱	۰
علیگڑھ	جیپور احمد آباد	۵۸	۶	۰	۲۹	۳	۰	۹	۱۰	۰
غازی پور	الہ آباد جبلپور	۷۲	۹	۰	۳۶	۴	۰	۱۴	۱۲	۰
فرخ آباد	راجپوتانہ مالوہ و بمبئی بروده ریلوے	۶۴	۱۰	۰	۳۲	۹	۰	۱۰	۵	۰
فتح پور	الہ آباد جبلپور	۶۶	۱۲	۰	۳۳	۴	۰	۱۱	۱۵	۰
فیض آباد	مغل سرائے جبلپور	۷۴	۳	۰	۳۶	۱۱	۰	۱۳	۱۳	۰
فیروزپور	دہلی اجمیر احمد آباد	۶۷	۷	۰	۳۳	۱۲	۰	۱۱	۴	۰
کراچی	فیروزپور اجمیر	۱۱۹	۲	۰	۵۹	۱۰	۰	۲۰	۱۳	۰
کانپور	اٹارسی	۵۲	۶	۰	۲۶	۳	۰	۱۰	۱۴	۰
کوئٹہ	فیروزپور اجمیر	۱۳۲	۷	۰	۶۱	۴	۰	۲۱	۱۴	۰
گورکھپور	اجودھیا کانپور اٹارسی	۶۶	۲	۰	۳۳	۱۰	۰	۱۳	۱۰	۰

کرایہ ریلوے مقامات ذیل سے بمبئی تک

از مقام	براہ	درجہ اول روپیہ	درجہ اول آنہ	درجہ اول پائی	درجہ دوم روپیہ	درجہ دوم آنہ	درجہ دوم پائی	درجہ سوم روپیہ	درجہ سوم آنہ	درجہ سوم پائی
گوالیار	جھانسی اٹارسی	٤٧	١٠	٠	٢٣	١٣	٠	٩	١٥	٠
گیا	الہ آباد جبلپور	٨٥	١١	٠	٤٢	١٣	٠	١٤	٩	٠
لدھیانہ	فیروزپور اجمیر	٧٨	٦	٠	٣٩	٤	٠	١٣	٥	٠
لکھنؤ	کانپور اٹارسی	٥٤	٩	٠	٢٧	٢	٠	١١	٨	٠
لاہور	فیروزپور اجمیر	٧١	٢	٠	٣٥	١٠	٠	١٢	٧	٠
متھرا	اچھنیرہ اجمیر احمد آباد	٥٤	٨	٠	٢٧	٤	٠	٨	١٥	٠
میرٹھ	دہلی اجمیر	٥٣	٣	٠	٢٩	٢	٠	٩	١٣	٠
مدراس	رائچور	٤٩	١١	٠	٢٤	١٤	٠	٨	٨	٠
مرادآباد	علیگڑھ آگرہ اجمیر	٦٢	٧	٠	٣١	٠	٠	١٠	١٢	٠
مظفرنگر	دہلی اجمیر	٥٥	٦	٠	٣٠	٢	٠	١٠	٤	٠
مظفرپور	جبلپور	٩٣	١	٠	٤٦	٩	٠	١٥	٦	٠
ملتان	فیروزپور اجمیر	٨٠	١٣	٠	٤٠	٧	٠	١٤	٦	٠
میسور	پونہ	٥١	١٥	٠	٢٦	١	٦	١٠	١٤	٠
مرزاپور	کانپور اٹارسی	٦٨	٤	٠	٣٧	٤	٠	١٣	٢	[illegible]
مرشدآباد (عظیم گنج)	جبلپور	١٠٧	١	٠	٥٣	١	٠	١٧	٩	٠
ناگپور	بمبئی ریلوے	٣٢	٨	٠	١٦	٤	٠	٦	١٢	٠
نصیرآباد	اجمیر	٤٤	٥	٠	٢٢	٠	٠	٧	٩	٠
نیمچ	کھنڈوہ بمبئی ریلوے	٤١	١	٠	٢١	٣	٠	٧	٣	٠
ہردوئی	لکھنؤ کانپور جھانسی اٹارسی	٥٧	٨	٠	٢٨	٧	٠	١٢	٥	٠
ہوڑہ (کلکتہ)	الہ آباد جبلپور	١١٤	٠	٠	٥٦	٠	٠	١٨	٣	٠
٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠

یادداشت پتہ و نشان احباب ہنگامِ سفر

نام	مقام سکونت	مفصل پتہ

یادداشت پتہ و نشان احباب بہنگام سفر

نام	مقام سکونت	مفصل پتہ

یادداشت پتہ ونشان احباب ہنگام سفر

نام	مقام سکونت	مفصل پتہ

یادداشت پتہ و نشان احباب شریک ہم سفر

نام	مقام سکونت	مفصل پتہ

یادداشت سامان سفر و واقعات

تاریخ	تجویز و واقعات وغیرہ

یادداشت سامان سفر و واقعات

تاریخ	تجویز و واقعات وغیرہ

یادداشت سامان سفر و واقعات

تاریخ	تجویز و واقعات وغیرہ

یادداشت سامان سفر و واقعات

تاریخ	تجویز و واقعات وغیرہ

یادداشت سامان سفر و واقعات

تاریخ	تجویز و واقعات وغیرہ

یادداشت سامان سفر و واقعات

تجویز و واقعات وغیرہ	تاریخ

یادداشت سامان سفر و واقعات

تاریخ	تجویز و واقعات وغیرہ

یادداشت سامان سفر و واقعات

تاریخ	تجویز و واقعات وغیرہ

جنوری سنہ ۱۸۹۲ء — جمادی الاول سنہ ۱۳۰۹ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
جمعہ	۱	۲۹	
شنبہ	۲	جمادی الآخر	
یکشنبہ	۳	۲	
دوشنبہ	۴	۳	
سہ شنبہ	۵	۴	
چہارشنبہ	۶	۵	
پنجشنبہ	۷	۶	
جمعہ	۸	۷	
شنبہ	۹	۸	
یکشنبہ	۱۰	۹	
دوشنبہ	۱۱	۱۰	
سہ شنبہ	۱۲	۱۱	
چہارشنبہ	۱۳	۱۲	
پنجشنبہ	۱۴	۱۳	
جمعہ	۱۵	۱۴	
شنبہ	۱۶	۱۵	
یکشنبہ	۱۷	۱۶	
دوشنبہ	۱۸	۱۷	
سہ شنبہ	۱۹	۱۸	
چہارشنبہ	۲۰	۱۹	
پنجشنبہ	۲۱	۲۰	
جمعہ	۲۲	۲۱	
شنبہ	۲۳	۲۲	
یکشنبہ	۲۴	۲۳	
دوشنبہ	۲۵	۲۴	
سہ شنبہ	۲۶	۲۵	
چہارشنبہ	۲۷	۲۶	
پنجشنبہ	۲۸	۲۷	
جمعہ	۲۹	۲۸	
شنبہ	۳۰	۲۹	
یکشنبہ	۳۱	۳۰	

فروری سنہ ۱۸۹۲ء — رجب سنہ ۱۳۰۹ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
دوشنبہ	۱	۱	
سہ شنبہ	۲	۲	
چہارشنبہ	۳	۳	
پنجشنبہ	۴	۴	
جمعہ	۵	۵	
شنبہ	۶	۶	
یکشنبہ	۷	۷	
دوشنبہ	۸	۸	
سہ شنبہ	۹	۹	
چہارشنبہ	۱۰	۱۰	
پنجشنبہ	۱۱	۱۱	
جمعہ	۱۲	۱۲	
شنبہ	۱۳	۱۳	
یکشنبہ	۱۴	۱۴	
دوشنبہ	۱۵	۱۵	
سہ شنبہ	۱۶	۱۶	
چہارشنبہ	۱۷	۱۷	
پنجشنبہ	۱۸	۱۸	
جمعہ	۱۹	۱۹	
شنبہ	۲۰	۲۰	
یکشنبہ	۲۱	۲۱	
دوشنبہ	۲۲	۲۲	
سہ شنبہ	۲۳	۲۳	
چہارشنبہ	۲۴	۲۴	
پنجشنبہ	۲۵	۲۵	
جمعہ	۲۶	۲۶	
شنبہ	۲۷	۲۷	
یکشنبہ	۲۸	۲۸	
دوشنبہ	۲۹	۲۹	
۰	۰	۰	
۰	۰	۰	

[illegible] — شعبان سنه ۱۳۰۹

روز	تاریخ [illegible]	تاریخ عربی	کیفیت
سه‌شنبه	۱	۱	
چهارشنبه	۲	۲	
پنجشنبه	۳	۳	
جمعه	۴	۴	
شنبه	۵	۵	
یکشنبه	۶	۶	
دوشنبه	۷	۷	
سه‌شنبه	۸	۸	
چهارشنبه	۹	۹	
پنجشنبه	۱۰	۱۰	
جمعه	۱۱	[illegible]	
شنبه	۱۲	۱۲	
یکشنبه	۱۳	۱۳	
دوشنبه	۱۴	۱۴	
سه‌شنبه	۱۵	۱۵	
چهارشنبه	۱۶	۱۶	
پنجشنبه	۱۷	۱۷	
جمعه	۱۸	۱۸	
شنبه	۱۹	۱۹	
یکشنبه	۲۰	۲۰	
دوشنبه	۲۱	۲۱	
سه‌شنبه	۲۲	۲۲	
چهارشنبه	۲۳	۲۳	
پنجشنبه	۲۴	۲۴	
جمعه	۲۵	۲۵	
شنبه	۲۶	۲۶	
یکشنبه	۲۷	۲۷	
دوشنبه	۲۸	۲۸	
سه‌شنبه	۲۹	۲۹	
چهارشنبه	۳۰	یکم رمضان	
پنجشنبه	۳۱	۲	

اپریل سنہ ۱۸۹۲ع رمضان سنہ ۱۳۰۹ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
جمعہ	۱	۳	
شنبہ	۲	۴	
یکشنبہ	۳	۵	
دوشنبہ	۴	۶	
سہ شنبہ	۵	۷	
چہارشنبہ	۶	۸	
پنجشنبہ	۷	۹	
جمعہ	۸	۱۰	
شنبہ	۹	۱۱	
یکشنبہ	۱۰	۱۲	
دوشنبہ	۱۱	۱۳	
سہ شنبہ	۱۲	۱۴	
چہارشنبہ	۱۳	۱۵	
پنجشنبہ	۱۴	۱۶	
جمعہ	۱۵	۱۷	
شنبہ	۱۶	۱۸	
یکشنبہ	۱۷	۱۹	
دوشنبہ	۱۸	۲۰	
سہ شنبہ	۱۹	۲۱	
چہارشنبہ	۲۰	۲۲	
پنجشنبہ	۲۱	۲۳	
جمعہ	۲۲	۲۴	
شنبہ	۲۳	۲۵	
یکشنبہ	۲۴	۲۶	
دوشنبہ	۲۵	۲۷	
سہ شنبہ	۲۶	۲۸	
چہارشنبہ	۲۷	۲۹	
پنجشنبہ	۲۸	۳۰	
جمعہ	۲۹	یکم شوال	
شنبہ	۳۰	۲	
۰	۰	۰	

مئی سنہ ۱۸۹۲ع — شوال سنہ ۱۳۰۹ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
یکشنبہ	۱	۳	
دوشنبہ	۲	۴	
سہ شنبہ	۳	۵	
چہارشنبہ	۴	۶	
پنجشنبہ	۵	۷	
جمعہ	۶	۸	
شنبہ	۷	۹	
یکشنبہ	۸	۱۰	
دوشنبہ	۹	۱۱	[illegible]
سہ شنبہ	۱۰	۱۲	
چہارشنبہ	۱۱	۱۳	
پنجشنبہ	۱۲	۱۴	
جمعہ	۱۳	۱۵	
شنبہ	۱۴	۱۶	
یکشنبہ	۱۵	۱۷	
دوشنبہ	۱۶	۱۸	
سہ شنبہ	۱۷	۱۹	
چہارشنبہ	۱۸	۲۰	
پنجشنبہ	۱۹	۲۱	
جمعہ	۲۰	۲۲	
شنبہ	۲۱	۲۳	
یکشنبہ	۲۲	۲۴	
دوشنبہ	۲۳	۲۵	
سہ شنبہ	۲۴	۲۶	
چہارشنبہ	۲۵	۲۷	
پنجشنبہ	۲۶	۲۸	
جمعہ	۲۷	۲۹	
شنبہ	۲۸	یکم ذیقعدہ	
یکشنبہ	۲۹	۲	
دوشنبہ	۳۰	۳	
سہ شنبہ	۳۱	۴	

۱۳۱۵/۱۱/۵ [illegible]

ذیقعده سنه ۱۳۱۵

روز	[illegible]	[illegible]	کیفیات
چهارشنبه	۱	۵	
پنجشنبه	۲	۶	
جمعه	۳	۷	
شنبه	۴	۸	
یکشنبه	۵	۹	
دوشنبه	۶	۱۰	
سه شنبه	۷	۱۱	
چهارشنبه	۸	۱۲	
پنجشنبه	۹	۱۳	
جمعه	۱۰	۱۴	
شنبه	۱۱	۱۵	
یکشنبه	۱۲	۱۶	
دوشنبه	۱۳	۱۷	
سه شنبه	۱۴	۱۸	
چهارشنبه	۱۵	۱۹	
پنجشنبه	۱۶	۲۰	
جمعه	۱۷	۲۱	
شنبه	۱۸	۲۲	
یکشنبه	۱۹	۲۳	
دوشنبه	۲۰	۲۴	
سه شنبه	۲۱	۲۵	
چهارشنبه	۲۲	۲۶	
پنجشنبه	۲۳	۲۷	
جمعه	۲۴	۲۸	
شنبه	۲۵	۲۹	
یکشنبه	۲۶	غره ذیحجه	
دوشنبه	۲۷	۲	
سه شنبه	۲۸	۳	
چهارشنبه	۲۹	۴	
پنجشنبه	۳۰	۵	

جولائی سنہ ۱۸۹۲ء ذیحجہ سنہ ۱۳۰۹ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
جمعہ	۱	۶	
شنبہ	۲	۷	
یکشنبہ	۳	۸	
دوشنبہ	۴	۹	
سہ شنبہ	۵	۱۰	
چہارشنبہ	۶	۱۱	
پنجشنبہ	۷	۱۲	
جمعہ	۸	۱۳	
شنبہ	۹	۱۴	
یکشنبہ	۱۰	۱۵	
دوشنبہ	۱۱	۱۶	
سہ شنبہ	۱۲	۱۷	
چہارشنبہ	۱۳	۱۸	
پنجشنبہ	۱۴	۱۹	
جمعہ	۱۵	۲۰	
شنبہ	۱۶	۲۱	
یکشنبہ	۱۷	۲۲	
دوشنبہ	۱۸	۲۳	
سہ شنبہ	۱۹	۲۴	
چہارشنبہ	۲۰	۲۵	
پنجشنبہ	۲۱	۲۶	
جمعہ	۲۲	۲۷	
شنبہ	۲۳	۲۸	
یکشنبہ	۲۴	۲۹	
دوشنبہ	۲۵	۳۰	
سہ شنبہ	۲۶	یکم محرم سنہ ۱۳۱۰ھ	
چہارشنبہ	۲۷	۲	
پنجشنبہ	۲۸	۳	
جمعہ	۲۹	۴	
شنبہ	۳۰	۵	
یکشنبہ	۳۱	۶	

اگست سنہ ۱۸۹۲ء — محرم سنہ ۱۳۱۰ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت خاصہ
دوشنبہ	۱	۷	
سہ شنبہ	۲	۸	
چہارشنبہ	۳	۹	
پنجشنبہ	۴	۱۰	
جمعہ	۵	۱۱	
شنبہ	۶	۱۲	
یکشنبہ	۷	۱۳	
دوشنبہ	۸	۱۴	
سہ شنبہ	۹	۱۵	
چہارشنبہ	۱۰	۱۶	
پنجشنبہ	۱۱	۱۷	
جمعہ	۱۲	۱۸	
شنبہ	۱۳	۱۹	
یکشنبہ	۱۴	۲۰	
دوشنبہ	۱۵	۲۱	
سہ شنبہ	۱۶	۲۲	
چہارشنبہ	۱۷	۲۳	
پنجشنبہ	۱۸	۲۴	
جمعہ	۱۹	۲۵	
شنبہ	۲۰	۲۶	
یکشنبہ	۲۱	۲۷	
دوشنبہ	۲۲	۲۸	
سہ شنبہ	۲۳	۲۹	
چہارشنبہ	۲۴	یکم صفر	
پنجشنبہ	۲۵	۲	
جمعہ	۲۶	۳	
شنبہ	۲۷	۴	
یکشنبہ	۲۸	۵	
دوشنبہ	۲۹	۶	
سہ شنبہ	۳۰	۷	
چہارشنبہ	۳۱	۸	

صفر سنه ۱۳۱۰ھ		سپتامبر سنه ۱۸۹۲ ع	
کیفیت	تاریخ قمری	تاریخ انگریزی	روز
	۹	۱	پنجشنبه
		۲	جمعه
	۱۱	۳	شنبه
	۱۲	۴	یکشنبه
	۱۳	۵	دوشنبه
	۱۴	۶	سه شنبه
	۱۵	۷	چهارشنبه
	۱۶	۸	پنجشنبه
	۱۷	۹	جمعه
	۱۸	۱۰	شنبه
	۱۹	۱۱	یکشنبه
	۲۰	۱۲	دوشنبه
	۲۱	۱۳	سه شنبه
	۲۲	۱۴	چهارشنبه
	۲۳	۱۵	پنجشنبه
	۲۴	۱۶	جمعه
	۲۵	۱۷	شنبه
	۲۶	۱۸	یکشنبه
	۲۷	۱۹	دوشنبه
	۲۸	۲۰	سه شنبه
	۲۹	۲۱	چهارشنبه
	۳۰	۲۲	پنجشنبه
	یکم ربیع الاول	۲۳	جمعه
	۲	۲۴	شنبه
	۳	۲۵	یکشنبه
	۴	۲۶	دوشنبه
	۵	۲۷	سه شنبه
	۶	۲۸	چهارشنبه
	۷	۲۹	پنجشنبه
	۸	۳۰	جمعه
	۰	۰	۰

اکتوبر ۹۲ ۱۸ء — ربیع الاول ۱۳۱۰ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
شنبہ	۱	۹	
یکشنبہ	۲	۱۰	
دوشنبہ	۳	۱۱	
سہ شنبہ	۴	۱۲	
چہارشنبہ	۵	۱۳	
پنجشنبہ	۶	۱۴	
جمعہ	۷	۱۵	
شنبہ	۸	۱۶	
یکشنبہ	۹	۱۷	
دوشنبہ	۱۰	۱۸	
سہ شنبہ	۱۱	۱۹	
چہارشنبہ	۱۲	۲۰	
پنجشنبہ	۱۳	۲۱	
جمعہ	۱۴	۲۲	
شنبہ	۱۵	۲۳	
یکشنبہ	۱۶	۲۴	
دوشنبہ	۱۷	۲۵	
سہ شنبہ	۱۸	۲۶	
چہارشنبہ	۱۹	۲۷	
پنجشنبہ	۲۰	۲۸	
جمعہ	۲۱	۲۹	
شنبہ	۲۲	۳۰	
یکشنبہ	۲۳	یکم ربیع الثانی	
دوشنبہ	۲۴	۲	
سہ شنبہ	۲۵	۳	
چہارشنبہ	۲۶	۴	
پنجشنبہ	۲۷	۵	
جمعہ	۲۸	۶	
شنبہ	۲۹	۷	
یکشنبہ	۳۰	۸	
دوشنبہ	۳۱	۹	

نومبر سنہ ۱۸۹۲ء　　ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
سہ شنبہ	۱	۱۰	
چہارشنبہ	۲	۱۱	
پنجشنبہ	۳	۱۲	
جمعہ	۴	۱۳	
شنبہ	۵	۱۴	
یکشنبہ	۶	۱۵	
دوشنبہ	۷	۱۶	
سہ شنبہ	۸	۱۷	
چہارشنبہ	۹	۱۸	
پنجشنبہ	۱۰	۱۹	
جمعہ	۱۱	۲۰	
شنبہ	۱۲	۲۱	
یکشنبہ	۱۳	۲۲	
دوشنبہ	۱۴	۲۳	
سہ شنبہ	۱۵	۲۴	
چہارشنبہ	۱۶	۲۵	
پنجشنبہ	۱۷	۲۶	
جمعہ	۱۸	۲۷	
شنبہ	۱۹	۲۸	
یکشنبہ	۲۰	۲۹	
دوشنبہ	۲۱	۳۰	
سہ شنبہ	۲۲	یکم جمادی الاولیٰ	
چہارشنبہ	۲۳	۲	
پنجشنبہ	۲۴	۳	
جمعہ	۲۵	۴	
شنبہ	۲۶	۵	
یکشنبہ	۲۷	۶	
دوشنبہ	۲۸	۷	
سہ شنبہ	۲۹	۸	
چہارشنبہ	۳۰	۹	

دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء — جمادی الاول سنہ ۱۳۱۰ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
پنجشنبہ	۱	۱۰	
جمعہ	۲	۱۱	
شنبہ	۳	۱۲	
یکشنبہ	۴	۱۳	
دوشنبہ	۵	۱۴	
سہ شنبہ	۶	۱۵	
چہارشنبہ	۷	۱۶	
پنجشنبہ	۸	۱۷	
جمعہ	۹	۱۸	
شنبہ	۱۰	۱۹	
یکشنبہ	۱۱	۲۰	
دوشنبہ	۱۲	۲۱	
سہ شنبہ	۱۳	۲۲	
چہارشنبہ	۱۴	۲۳	
پنجشنبہ	۱۵	۲۴	
جمعہ	۱۶	۲۵	
شنبہ	۱۷	۲۶	
یکشنبہ	۱۸	۲۷	
دوشنبہ	۱۹	۲۸	
سہ شنبہ	۲۰	۲۹	
چہارشنبہ	۲۱	یکم جمادی الثانی	
پنجشنبہ	۲۲	۲	
جمعہ	۲۳	۳	
شنبہ	۲۴	۴	
یکشنبہ	۲۵	۵	
دوشنبہ	۲۶	۶	
سہ شنبہ	۲۷	۷	
چہارشنبہ	۲۸	۸	
پنجشنبہ	۲۹	۹	
جمعہ	۳۰	۱۰	
شنبہ	۳۱	۱۱	

یادداشت نمبرہاء کرنسی نوٹ

تاریخ	کہاں سے لیا گیا	نمبر نوٹ	احاطہ	تاریخ طبع نوٹ	تعدادی

یادداشت نمبر ہائے کرنسی نوٹ

تاریخ	کہاں سے لیا گیا	نمبر نوٹ	احاطہ	تاریخ طبع نوٹ	تعدادی

یادداشت نمبرہائے کرنسی نوٹ

تاریخ	کہاں سے لیا گیا	نمبر نوٹ	احاطہ	تاریخ طبع نوٹ	تعدادی

یادداشت نمبرہائے کرنسی نوٹ

تاریخ	کہاں سے لیا گیا	نمبر نوٹ	احاطہ	تاریخ ادائیگی نوٹ	تعداد رقم

نقشہ جمع - یعنے زر نقد جو ساتھ ہے یا بہنگام سفر وصول ہوا اسکو لکھنے کیواسطے

تاریخ آمدنی	ذریعہ آمدنی	تعداد بحساب روپیہ			تعداد بحساب ریال		اشرفی	
		روپیہ	آنہ	پائی	ریال	قرش		
میزان گذشتہ								
میزان								

نقشہ جمع یعنی زر نقد جو ساتھ ہو یا ہنگام سفر وصول ہو اور اسکے لکھنے کیواسطے

تاریخ آمدنی	ذریعۂ آمدنی	تعداد بحساب روپیہ			تعداد بحساب ریال		اشرفی	
		روپیہ	آنہ	پائی	ریال	قرش		
میزان گذشتہ								
میزان								

اخراجات

تاریخ	جنس	تعداد	قیمت بحساب روپیہ			قیمت بحساب سعودی ریال		
			روپیہ	آنہ	پائی	ریال	قرش	
میزان گذشتہ								
میزان								

اخراجات

تاریخ	جنس	تعداد	قیمت بحساب روپیہ			قیمت بحساب ریال		
			روپیہ	آنہ	پائی	ریال	قرش	
میزان گذشتہ								
میزان								

اخراجات

تاریخ	جنس	تعداد	قیمت بحساب روپیہ			قیمت بحساب ریال		
			روپیہ	آنہ	پائی	ریال	قرش	
میزان گذشتہ								
میزان								

اخراجات

تاریخ	جنس	تعداد	قیمت بحساب روپیہ			قیمت بحساب ریال		
			روپیہ	آنہ	پائی	ریال	قرش	
میزان گذشتہ								
میزان								

اخراجات

تاریخ	جنس	تعداد	قیمت بحساب روپیہ			قیمت بحساب ریال		
			روپیہ	آنہ	پائی	ریال	قرش	
میزان گزشتہ								
میزان								

اخراجات

تاریخ	جنس	تعداد	قیمت بحساب روپیہ: روپیہ	آنہ	پائی	قیمت بحساب ریال: ریال	قرش	
میزان گذشتہ								
۹ ر	[illegible]	۵ [illegible]						
میزان								

جنوری سنه ۱۸۹۳ع	جمادی الثانی سنه ۱۳۱۰	بهمن ماه سنه ۱۳۰۲ف	کیفیت
۱	۱۲	۲۸	
۲	۱۳	۲۹	
۳	۱۴	۳۰	
۴	۱۵	اسفندارمذ سنه ۱۳۰۲	
۵	۱۶	۲	
۶	۱۷	۳	
۷	۱۸	۴	
۸	۱۹	۵	
۹	۲۰	۶	
۱۰	۲۱	۷	
۱۱	۲۲	۸	
۱۲	۲۳	۹	
۱۳	۲۴	۱۰	
۱۴	۲۵	۱۱	
۱۵	۲۶	۱۲	
۱۶	۲۷	۱۳	
۱۷	۲۸	۱۴	
۱۸	۲۹	۱۵	
۱۹	۳۰	۱۶	
۲۰	رجب	۱۷	
۲۱	۲	۱۸	
۲۲	۳	۱۹	
۲۳	۴	۲۰	
۲۴	۵	۲۱	
۲۵	۶	۲۲	
۲۶	۷	۲۳	
۲۷	۸	۲۴	
۲۸	۹	۲۵	
۲۹	۱۰	۲۶	
۳۰	۱۱	۲۷	
۳۱	۱۲	۲۸	

بقیه

یوم	فبروری سنه ۱۸۹۳ع	رجب سنه ۱۳۱۰	اسفندار سنه ۱۳۰۲ ق
چهارشنبه	۱	۱۳	۲۹
پنجشنبه	۲	۱۴	۳۰
جمعه	۳	۱۵	غره فروردین سنه
شنبه	۴	۱۶	۲
یکشنبه	۵	۱۷	۳
دوشنبه	۶	۱۸	۴
سه‌شنبه	۷	۱۹	۵
چهارشنبه	۸	۲۰	۶
پنجشنبه	۹	۲۱	۷
جمعه	۱۰	۲۲	۸
شنبه	۱۱	۲۳	۹
یکشنبه	۱۲	۲۴	۱۰
دوشنبه	۱۳	۲۵	۱۱
سه‌شنبه	۱۴	۲۶	۱۲
چهارشنبه	۱۵	۲۷	۱۳
پنجشنبه	۱۶	۲۸	۱۴
جمعه	۱۷	۲۹	۱۵
شنبه	۱۸	۳۰	۱۶
یکشنبه	۱۹	غره شعبان سنه	۱۷
دوشنبه	۲۰	۲	۱۸
سه‌شنبه	۲۱	۳	۱۹
چهارشنبه	۲۲	۴	۲۰
پنجشنبه	۲۳	۵	۲۱
جمعه	۲۴	۶	۲۲
شنبه	۲۵	۷	۲۳
یکشنبه	۲۶	۸	۲۴
دوشنبه	۲۷	۹	۲۵
سه‌شنبه	۲۸	۱۰	۲۶
چهارشنبه	.	.	.

مارچ سنہ ۱۸۹۳ع	شعبان سنہ ۱۳۱۰	فروردی سنہ ۱۳۰۲ فصلی
۱	۱۱	۲۷
۲	۱۲	۲۸
۳	۱۳	۲۹
۴	۱۴	۳۰
۵	۱۵	۳۱
۶	۱۶	غرہ اردی بہشت
۷	۱۷	۲
۸	۱۸	۳
۹	۱۹	۴
۱۰	۲۰	۵
۱۱	۲۱	۶
۱۲	۲۲	۷
۱۳	۲۳	۸
۱۴	۲۴	۹
۱۵	۲۵	۱۰
۱۶	۲۶	۱۱
۱۷	۲۷	۱۲
۱۸	۲۸	۱۳
۱۹	۲۹	۱۴
۲۰	غرہ رمضان	۱۵
۲۱	۲	۱۶
۲۲	۳	۱۷
۲۳	۴	۱۸
۲۴	۵	۱۹
۲۵	۶	۲۰
۲۶	۷	۲۱
۲۷	۸	۲۲
۲۸	۹	۲۳
۲۹	۱۰	۲۴
۳۰	۱۱	۲۵
۳۱	۱۲	۲۶

	اردی بہشت سنہ ۱۳۰۲ فصلی	رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۰ھ	اپریل سنہ ۱۸۹۳ء	یوم
	۲۷	۱۳	۱	شنبہ
[illegible]	۲۸	۱۴	۲	یکشنبہ
	۲۹	۱۵	۳	دوشنبہ
بوقت صبح [illegible]	۳۰	۱۶	۴	سہ شنبہ
	۳۱	۱۷	۵	چہارشنبہ
	خورداد	۱۸	۶	پنجشنبہ
	۲	۱۹	۷	جمعہ
صبح [illegible]	۳	۲۰	۸	شنبہ
	۴	۲۱	۹	یکشنبہ
	۵	۲۲	۱۰	دوشنبہ
	۶	۲۳	۱۱	سہ شنبہ
	۷	۲۴	۱۲	چہارشنبہ
	۸	۲۵	۱۳	پنجشنبہ
	۹	۲۶	۱۴	جمعہ
	۱۰	۲۷	۱۵	شنبہ
	۱۱	۲۸	۱۶	یکشنبہ
شب [illegible]	۱۲	۲۹	۱۷	دوشنبہ
[illegible] خطبہ [illegible]	۱۳	۳۰	۱۸	سہ شنبہ
[illegible]	۱۴	یکم شوال	۱۹	چہارشنبہ
۳	۱۵	۲	۲۰	پنجشنبہ
۵	۱۶	۳	۲۱	جمعہ
۶	۱۷	۴	۲۲	شنبہ
۷	۱۸	۵	۲۳	یکشنبہ
۸	۱۹	۶	۲۴	دوشنبہ
۹	۲۰	۷	۲۵	سہ شنبہ
۱۰	۲۱	۸	۲۶	چہارشنبہ
۱۱ گلبرگہ سے روانہ ہوئے	۲۲	۹	۲۷	پنجشنبہ
۱۲	۲۳	۱۰	۲۸	جمعہ
۱۳	۲۴	۱۱	۲۹	شنبہ
۱۴ [illegible]	۲۵	۱۲	۳۰	یکشنبہ

می ۱۹۲۴ ع	سوال ۱۳۴۲	خورداد ۱۳۰۳ ف	
غره	۱۳	۲۶	۱۵ [illegible] ۱۳۰۲
۲	۱۴	۲۷	۱۶
۳	۱۵	۲۸	۱۷
۴	۱۶	۲۹	۱۸
۵	۱۷	۳۰	۱۹
۶	۱۸	۳۱	۲۰
۷	۱۹	۳۲	۲۱
۸	۲۰	غره تیر	۲۲
۹	۲۱	۲	۲۳
۱۰	۲۲	۳	۲۴
۱۱	۲۳	۴	۲۵
۱۲	۲۴	۵	۲۶
۱۳	۲۵	۶	۲۷
۱۴	۲۶	۷	۲۸
۱۵	۲۷	۸	۲۹
۱۶	۲۸	۹	۳۰
۱۷	۲۹	۱۰	غره [illegible] ۱۳۰۳
۱۸	غره ذیقعده	۱۱	۲
۱۹	۲	۱۲	۳
۲۰	۳	۱۳	۴
۲۱	۴	۱۴	۵
۲۲	۵	۱۵	۶
۲۳	۶	۱۶	۷
۲۴	۷	۱۷	۸
۲۵	۸	۱۸	۹
۲۶	۹	۱۹	۱۰
۲۷	۱۰	۲۰	۱۱
۲۸	۱۱	۲۱	۱۲
۲۹	۱۲	۲۲	۱۳
۳۰	۱۳	۲۳	۱۴
۳۱	۱۴	۲۴	۱۵

یوم	جون ۱۸۹۴ ع	ذیقعده ۱۳۱۰	غره تیرماه ۱۳۰۳	۱۶ [illegible] ۱۳۱۰
پنجشنبه	۱	۱۵	۲۵	۱۶
جمعه	۲	۱۶	۲۶	۱۷
شنبه	۳	۱۷	۲۷	۱۸
یکشنبه	۴	۱۸	۲۸	۱۹
دوشنبه	۵	۱۹	۲۹	۲۰
سه شنبه	۶	۲۰	۳۰	۲۱
چهارشنبه	۷	۲۱	۳۱	۲۲
پنجشنبه	۸	۲۲	غره اردیبهشت	۲۳
جمعه	۹	۲۳	۲	۲۴
شنبه	۱۰	۲۴	۳	۲۵
یکشنبه	۱۱	۲۵	۴	۲۶
دوشنبه	۱۲	۲۶	۵	۲۷
سه شنبه	۱۳	۲۷	۶	۲۸
چهارشنبه	۱۴	۲۸	۷	۲۹
پنجشنبه	۱۵	۲۹	۸	غره ذیقعده ۱۳۱۰
جمعه	۱۶	غره ذیحجه	۹	۲
شنبه	۱۷	۲	۱۰	۳
یکشنبه	۱۸	۳	۱۱	۴
دوشنبه	۱۹	۴	۱۲	۵
سه شنبه	۲۰	۵	۱۳	۶
چهارشنبه	۲۱	۶	۱۴	۷
پنجشنبه	۲۲	۷	۱۵	۸
جمعه	۲۳	۸	۱۶	۹
شنبه	۲۴	۹	۱۷	۱۰
یکشنبه	۲۵	۱۰	۱۸	۱۱
دوشنبه	۲۶	۱۱	۱۹	۱۲
سه شنبه	۲۷	۱۲	۲۰	۱۳
چهارشنبه	۲۸	۱۳	۲۱	۱۴
پنجشنبه	۲۹	۱۴	۲۲	۱۵
جمعه	۳۰	۱۵	۲۳	۱۶

جولائی ۱۸۹۳ ع	ذوالحجه ۱۳۱۰	امرداد ۱۳۰۲	ذیقعده ۱۳۱۰
۱	۱۶	۲۴	۱۷
۲	۱۷	۲۵	۱۸
۳	۱۸	۲۶	۱۹
۴	۱۹	۲۷	۲۰
۵	۲۰	۲۸	۲۱
۶	۲۱	۲۹	۲۲
۷	۲۲	۳۰	۲۳
۸	۲۳	۳۱	۲۴
۹	۲۴	[illegible]	۲۵
۱۰	۲۵	۲	۲۶
۱۱	۲۶	۳	۲۷
۱۲	۲۷	۴	۲۸
۱۳	۲۸	۵	۲۹
۱۴	۲۹	۶	ـ
۱۵	۳۰	۷	[illegible]
۱۶	محرم ۱۳۱۱	۸	۲
۱۷	۲	۹	۳
۱۸	۳	۱۰	۴
۱۹	۴	۱۱	۵
۲۰	۵	۱۲	۶
۲۱	۶	۱۳	۷
۲۲	[illegible]	۱۴	۸
۲۳	[illegible]	۱۵	۹
۲۴	۹	۱۶	۱۰
۲۵	۱۰	۱۷	۱۱
۲۶	۱۱	۱۸	۱۲
۲۷	۱۲	۱۹	۱۳
۲۸	۱۳	۲۰	۱۴
۲۹	۱۴	۲۱	۱۵
۳۰	۱۵	۲۲	۱۶
۳۱	۱۶	۲۳	۱۷

یوم	اگست ۱۸۹۳	محرم ۱۳۱۱	سهر نور ۱۳۰۲	[illegible] ۱۳۱۱	
=	غره	۱۷	۲۴	۱۷	۱۸
چارشنبه	۲	۱۸	۲۵	- ۱۸	۱۹
پنجشنبه	۳	۱۹	۲۶	- ۱۹	۲۰
جمعه	۴	۲۰	۲۷	- ۲۰	۲۱
شنبه	۵	۲۱	۲۸	- ۲۱	۲۲
یکشنبه	۶	۲۲	۲۹	- ۲۲	۲۳
دوشنبه	۷	۲۳	۳۰	- ۲۳	۲۴
=	۸	۲۴	۳۱	- ۲۴	۲۵
چارشنبه	۹	۲۵	غره مهر	- ۲۵	۲۶
پنجشنبه	۱۰	۲۶	۲	- ۲۶	۲۷
جمعه	۱۱	۲۷	۳	- ۲۷	۲۸
شنبه	۱۲	۲۸	۴	- ۲۸	۲۹
یکشنبه	۱۳	۲۹	۵	- ۲۹	غره صفر ۱۳۱۱
دوشنبه	۱۴	غره صفر ۱۳۱۱	۶		- ۲
=	۱۵	۲ صفر ۱۳۱۱	۷		- ۳
چارشنبه	۱۶	- ۳	۸		- ۴
پنجشنبه	۱۷	- ۴	۹		- ۵
جمعه	۱۸	- ۵	۱۰		- ۶
شنبه	۱۹	- ۶	۱۱		- ۷
یکشنبه	۲۰	- ۷	۱۲		- ۸
دوشنبه	۲۱	- ۸	۱۳		۹
=	۲۲	- ۹	۱۴		- ۱۰
چارشنبه	۲۳	- ۱۰	۱۵		- ۱۱
پنجشنبه	۲۴	- ۱۱	۱۶		- ۱۲
جمعه	۲۵	- ۱۲	۱۷		- ۱۳
شنبه	۲۶	۱۳	۱۸		- ۱۴
یکشنبه	۲۷	- ۱۴	۱۹		- ۱۵
دوشنبه	۲۸	- ۱۵	۲۰		۱۶
=	۲۹	- ۱۶	۲۱		- ۱۷
چارشنبه	۳۰	۱۷	۲۲		- ۱۸
پنجشنبه	۳۱	- ۱۸	۲۳		- ۱۹

سنه ۱۸۹۳ ع سبتمبر	۱۳۱۱ صفر	۱۳۰۲ مهر	
غره	۱۹	۲۴	۳۰ صفر
۲	۲۰	۲۵	۲۱
۳	۲۱	۲۶	۲۲
۴	۲۲	۲۷	۲۳
۵	۲۳	۲۸	۲۴
۶	۲۴	۲۹	۲۵
۷	۲۵	۳۰	۲۶
۸	۲۶	غره آبان	۲۷
۹	۲۷	۲	۲۸
۱۰	۲۸	۳	۲۹
۱۱	۲۹	۴	
۱۲		۵	
۱۳		۶	
۱۴		۷	
۱۵		۸	
۱۶		۹	
۱۷		۱۰	
۱۸		۱۱	
۱۹		۱۲	
۲۰		۱۳	
۲۱		۱۴	
۲۲		۱۵	
۲۳		۱۶	
۲۴		۱۷	
۲۵		۱۸	
۲۶		۱۹	
۲۷		۲۰	
۲۸		۲۱	
۲۹		۲۲	
۳۰		۲۳	

یوم	سنه ۱۹۴۳ اکتوبر	۱۳۶۲ ق ربیع الاول	سنه ۱۳۲۲ آبان
یکشنبه	۱		۳۴
دوشنبه	۲		۳۵
سه‌شنبه	۳		۳۶
چهارشنبه	۴		۳۷
پنجشنبه	۵		۳۸
جمعه	۶		۳۹
شنبه	۷		۴۰
یکشنبه	۸		آذر
دوشنبه	۹		۲
سه‌شنبه	۱۰		۳
چهارشنبه	۱۱		۴
پنجشنبه	۱۲		۵
جمعه	۱۳		۶
شنبه	۱۴		۷
یکشنبه	۱۵		۸
دوشنبه	۱۶		۹
سه‌شنبه	۱۷		۱۰
چهارشنبه	۱۸		۱۱
پنجشنبه	۱۹		۱۲
جمعه	۲۰		۱۳
شنبه	۲۱		۱۴
یکشنبه	۲۲		۱۵
دوشنبه	۲۳		۱۶
سه‌شنبه	۲۴		۱۷
چهارشنبه	۲۵		۱۸
شنبه	۲۶		۱۹
جمعه	۲۷		۲۰
شنبه	۲۸		۲۱
یکشنبه	۲۹		۲۲
دوشنبه	۳۰		۲۳
سه‌شنبه	۳۱		۲۴

نومبر سنه ۱۸۹۶ عیسوی	سنه ۱۳۱۴ [illegible]	سنه ۱۳۰۵ [illegible]
غره		۲۵
۲		۲۶
۳		۲۷
۴		۲۸
۵		۲۹
۶		غره [illegible]
۷		۲
۸		۳
۹		۴
۱۰		۵
۱۱		۶
۱۲		۷
۱۳		۸
۱۴		۹
۱۵		۱۰
۱۶		۱۱
۱۷		۱۲
۱۸		۱۳
۱۹		۱۴
۲۰		۱۵
۲۱		۱۶
۲۲		۱۷
۲۳		۱۸
۲۴		۱۹
۲۵		۲۰
۲۶		۲۱
۲۷		۲۲
۲۸		۲۳
۲۹		۲۴
۳۰		۲۵
		~~۲۶~~
		~~۲۷~~

۱۳۰۲	۱۳۱۱ ربیع الثانی	۱۸۹۴ ع دسمبر	روز
۲۶		غره	جمعه
۲۷		۲	شنبه
۲۸		۳	یکشنبه
۲۹		۴	دوشنبه
غره		۵	سه شنبه
۲		۶	چهارشنبه
۳		۷	پنجشنبه
۴		۸	جمعه
۵		۹	شنبه
۶		۱۰	یکشنبه
۷		۱۱	دوشنبه
۸		۱۲	سه شنبه
۹		۱۳	چهارشنبه
۱۰		۱۴	پنجشنبه
۱۱		۱۵	جمعه
۱۲		۱۶	شنبه
۱۳		۱۷	یکشنبه
۱۴		۱۸	دوشنبه
۱۵		۱۹	سه شنبه
۱۶		۲۰	چهارشنبه
۱۷		۲۱	پنجشنبه
۱۸		۲۲	جمعه
۱۹		۲۳	شنبه
۲۰		۲۴	یکشنبه
۲۱		۲۵	دوشنبه
۲۲		۲۶	سه شنبه
۲۳		۲۷	چهارشنبه
۲۴		۲۸	پنجشنبه
۲۵		۲۹	جمعه
۲۶		۳۰	شنبه
۲۷		۳۱	یکشنبه